www.neweramagazine.com
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
از حیات نور
ضربِ یاراں
New Era Magazine

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضربِ یاراں

از حیات نور

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

مسکراہٹوں سے اذیتوں تک کا سفر ہے

چلیں ساتھ طے کرتے ہیں۔۔۔۔۔

ہالہ بنتِ عثمان کیا آپ کو زین العابدین سے نکاح قبول ہے۔

حاکان صاحب نے اس سے اجازت مانگی تھی مگر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر بالکل معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس سے اجازت مانگنے کی بھی ضرورت ہے۔۔

اچھی خاصی بے شرموں کی طرح نکاح پر دانت نکال کے ہنس رہی تھی۔

ہائے حاکان انکل مجھے تو بہت دیر سے قبول ہے میں تو کب سے کوششیں کررہی تھی کہ کوئی پوچھے تو سہی مگر اتنی دیر لگ گئی اس سب م۔۔۔اب ذرہ جلدی سے زین سے بھی پوچھ لیں تاکہ میں اپنے سسرال جاؤں۔۔

ہالہ فوراً سے سب کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے حاکان صاحب کو سرگوشی کرتے ہوئے بولی تھی۔

خاموش ہوجاؤ لڑکی یہاں تمہارا نکاح ہورہا ہے کوئی مزاق نہیں ہے اب ہنستی ہوئی نہ نظر آؤ تم۔۔

حاکان صاحب نے اسکے کان کھینچے تھے۔ جس پر وہ درد سے کراہی تھی۔

ہالہ جلدی اٹھو بیٹا عزہ کا فون آیا ہے حاکان بھائی کے گھر معاملات خراب

ہیں۔۔چلو جلدی کرو جانا ہے وہاں

ہالہ کی والدہ جزلہ صاحبہ اسکے پاس بھاگی بھاگی آئیں تھیں۔

حاکان انکل کیا ہوا آپ کے گھر کے حالات کیوں خراب ہیں؟ پھر لڑ پڑے ہیں بیوی سے کیا؟

ہالہ نے منہ بسورتے ہوئے انہے دیکھا تھا۔

اٹھ جاؤ ہالہ۔۔۔

ہالہ کی والدہ نے ٹھنڈے گلاس کا جگ سوتی ہوئی ہالہ پر پھینکا تھا۔

زیادتی کی تھی اسے ایک حسین خواب سے جگا کر۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہڑبڑاتے ہوئے اٹھی تھی۔

اماں یار کیا ہیں آپ۔۔۔کتنی بری بات ہے کوئی تیسری دفعہ ہے کہ آپ نے میرا نکاح نہیں ہونے دیا۔۔۔ہر بار خواب سے جگا دیتی ہیں۔۔کیا ہوا ہے؟

ہالہ اسے سوتے میں اٹھانے پر کافی خفا ہوئی تھی۔

ہوسکتا ہے کہ تمہارا نکاح واقعی نہ ہونا ہو اس لئے ہر دفعہ رک جاتا ہے۔۔۔

جزلہ بیگم نے اسکا بستر ٹھیک کرنا شروع کیا تھا۔

اماں آپ کو پتا ہے نہ کہ خواب سن کر جو پہلے الفاظ منہ سے نکلیں وہی اس

کی تعبیر ہو جاتی ہے۔۔

پھر کیوں میرے لئے بد دعائیں کررہی ہیں۔ اللہ نہ کرے کہ میرے اور زین کے درمیان کچھ بھی ایسا ہو۔

ہالہ بستر سے اٹھ کے خفا ہوتے ہوئے واشروم گئی تھی۔ اور اس بات پر جزلہ بیگم کافی پریشان ہوئیں تھیں کہ انہیں اس کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

جزلہ بیگم کو انکے شوہر نے ہالہ کی پیدائش پر ہی طلاق دیدی تھی کیونکہ وہ بھی کچھ انہیں لوگوں میں سے تھے جن کے خاندان میں بیٹی کی پیدائش پر عورت چھوڑ دی جاتی ہے۔ بچپن سے اب تک انہوں نے ہالہ کی ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کی تھی کہ کہیں کسی دن وہ یہ نہ کہ دے کہ مجھے میرے باپ یا دوسرے رشتوں کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے زین کو ناپسند کرتے ہوئے بھی انہوں نے ہالہ کی محبت کی خاطر ہاں کی تھی۔

اچھا سنو جلدی سے آجاؤ ہالہ حاکان بھائی کی طرف جانا ہے تم نے۔

جزلہ بیگم واش روم کے دروازے کے باہر کھڑی دروازے کے ساتھ سر لگائے بولیں تھیں۔۔

اچھا نہ اماں آئی میں بس

ہالہ نے اندر سے ہی جواب دیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جزلہ بیگم اسکا کمرہ ٹھیک کر کے اسکے کپڑے الماری سے نکال کر اسکے بیڈ پر رکھ کے باہر آچکیں تھیں۔

ہالہ وائٹ ٹی پر ڈینم اوورآل پہنے دو پونیوں میں بال آگے کو کئے ہوئے کالونی میں سب کو سلام دعا کرتے ہوئے کچھ دور حاکان صاحب کے گھر پہنچیں ہی تھی کہ انکے گھر کا شور سن کر چینخ پڑی۔۔

اللہ اللہ۔۔۔ اللہ معاف کرے کیا میلہ لگایا ہوا ہے آپ لوگوں نے گھر توبہ ہے بھئی۔۔۔۔۔کیا چاہتے ہیں کہ کسی جنگل سے بھیڑ بکریاں نکال کر آپ لوگوں کو وہاں لے جایا جائے۔۔

کیا ہوا ہے کس بات سے جھگڑ رہے ہیں آپ سب؟

ہالہ حاکان صاحب کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی۔۔

حاکان صاحب اپنی عمر کے ہاتھوں مجبور تھے ورنہ ان کی جوانی کافی قہقہوں میں گزری تھی۔۔جیسے جیسے بوڑھے ہورہے تھے بات بات پر چڑنا۔۔۔اپنی بیوی سے لڑتے رہنا۔۔۔۔بے جا غصہ کرنا انکی عادت بنتا جارہا تھا۔۔

ہالہ نے چونکہ اپنی ساری زندگی اسی کالونی میں گھومتے پھرتے گزاری تھی تو وہاں کے رہنے والوں کے مسئلے اس کے اپنے مسئلے ہوتے تھے۔۔

حاکان انکل سے تو دوستی اسکی ویسے ہی بہت گہری تھی کیونکہ وہ حاکان صاحب کو بچپن سے ہی چپکے سے آکر سگریٹ پکڑا جایا کرتی تھی۔۔

میرا اس عورت کے ساتھ بالکل گزارا نہیں ہے بھئی۔۔میں بتارہا ہوں اگر میں مرگیا تو میرے مرنے کی پہلی اور اہم وجہ یہ عورت ہوگی

حاکان صاحب نے اپنی بیوی وردہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔جو کافی دیر سے انکی کڑوی باتیں سن کر رونے میں مصروف تھیں۔۔اور اپنی اکلوتی اولاد عزہ کے ساتھ لگی ہوئیں تھیں۔۔

ارے حاکان انکل حد کرتے ہیں آپ بھی۔۔۔۔۔اب اس عمر میں آپ سے کون شادی کرے گا بھلا۔۔۔۔۔جاؤ عزہ انہیں پانی لاکر دو۔۔۔۔۔اور آپ تو چپ کریں وردہ آنٹی آپ کو پتا تو ہے انکے مزاج کا

ہالہ نے انہیں اپنے قریب کرتے ہوئے چپ کروایا تھا۔۔

مجھے پتا ہے ہالہ میں نے زندگی گزاری ہے انکے ساتھ۔۔۔مگر کچھ دن سے یہ بہت چڑ چڑے ہوگئے ہیں۔۔اچھے الفاظ نہیں ادا کرتے۔۔آخر میں کب تک برداشت کروں گی انکے یہ الفاظ

وردہ بیگم پھر سے رونے لگیں تھیں۔۔

میں اچھے الفاظ استعمال نہیں کرتا؟ وردہ بیگم تم اپنی ذمہ داری خود سہی سے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں نبھا رہی ہو اور سنو ایسی عورتوں کے گھر نہیں چلا کرتے وردہ بیگم۔۔۔

حاکان صاحب غصے میں اٹھے تھے۔۔

بس بس حاکان انکل۔۔۔ بس کریں یہ لڑائی جھگڑا۔۔شیطان بہت خوش ہوتا ہے میاں بیوی کی لڑائی کروا کے۔۔۔۔۔۔

آپ دونوں یوں کریں نہ کہ کہیں سیر کیلیئے چلے جائیں۔۔پتا ہے ایسے آپ فریش ہوجائیں گے۔۔روز روز وہی سب کر کے بھی انسان تنگ آجاتا ہے اپنی زندگی سے۔۔۔۔۔۔کیا خیال ہے؟

ہالہ نے انہیں مشورہ دیا تھا جس پر عزہ اور وردہ بیگم تو متفق ہو گئیں تھیں مگر حاکان صاحب راضی نہیں ہوئے تھے۔۔

حاکان انکل خود سوچیں... تھوڑا سا ماحول چینج ہوگا۔۔تھوڑی سی خوش ہو نگی وردہ آنٹی سیر سے تو آپ کو نہیں لگتا کہ اپنی ذمہ داریاں اچھے سے نبھاسکیں گی؟

مطلب یہ ہے کہ روز روز وہی سب کر کہ انسان کا دماغ خراب ہو چکا ہوتا ہے۔۔اسے تھوڑی سی ہوا چاہئے ہوتی ہے پھر سے کام کرنے کیلیئے۔۔

بالکل تازہ ہوا۔۔۔ سمجھ رہے ہیں نہ کیا کہنا چاہتی ہوں میں

ہالہ نے حاکان صاحب کے قریب ہوکر انہیں سرگوشی کی تھی۔۔

ہاں۔۔۔ صحیح کہ رہی ہو تم ہالہ۔۔۔ تمہاری بات میں وزن ہے کافی

حاکان صاحب اس سے متفق ہوتے ہوئے بولے تھے۔۔

بالکل اسی وزن کی تو میں نے بات کی ہے

ہالہ نے انکے کندھے پر تھپکی دی تھی۔۔

ٹھیک ہے پھر ہم صبح نکلیں گے۔۔۔ تیار رکھنا اپنی ماں کو عزہ

حاکان صاحب ہالہ کو سر پر پیار دیتے ہوئے کہ کر کمرے کی طرف گئے تھے۔۔

شکریہ ہالہ۔۔۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھیں بیٹا اور جیسے تم محبتیں بانٹتی ہو نہ اللہ تمہیں بہت محبت کرنے والے لوگ دیں۔۔خوش رہو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وردہ بیگم جو ابھی ابھی روتے ہوئے چپ ہوئیں تھیں ہالہ کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہ کر گئیں تھیں۔۔

ہالہ انکی باتوں پر مسکرائی تھی اور سوچنے لگی تھی کہ محبت کرنے والا انسان تو اسے پہلے ہی مل چکا ہے۔۔

اسے تو زین مل چکا ہے اور زین کے خیال سے ہی وہ مسکرائی تھی۔۔

ایک اور احسان ہوگیا تمہارا مجھ پر ہالہ۔۔۔ اب تو یاد بھی نہیں پڑتا کہ کن کن کا بدلہ لوٹانا ہے تمہیں۔۔مگر کبھی جو تمہیں میری ضرورت ہو کہیں بھی تو پلیز مجھے بتانا۔۔مجھے تمہارے احسان اتارنے ہیں

عزہ نے ہالہ کو گلے سے لگایا تھا کیونکہ اس نے انکا گھر ٹوٹنے سے بچایا تھا۔۔ اور کتنی ہی دفعہ وہ یہ سب کرچکی تھی مگر اس نے کبھی جتلایا نہ تھا۔۔

انسانوں کے گھر کتنے کچے ہوتے ہیں نہ عزہ۔۔۔۔۔ایک نرم ہوا آتی ہے اور یہ گرنے لگتے ہیں۔۔صرف ایک نرم ہوا آتی ہے۔۔۔

ہالہ عزہ کے ساتھ چلتے ہوئے دروازے تک آئی تھی۔۔

صحیح کہہ رہی ہو ہالہ۔۔۔۔۔یہ کچے گھر صرف ایک نرم ہوا کی مار ہوتے ہیں۔۔آپ کچھ سنبھالتے ہیں تب تک کچھ اور گرجاتا ہے۔۔اور اسی کوشش میں آپ تباہی اپنی ذات تک لے آتے ہیں۔۔پھر گھر کیا آپ خود کو بھی نہیں بچا سکتے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ نے ہالہ کی بات مکمل کی تھی۔۔

اچھا اچھا۔۔۔اب تم ان باتوں میں میرے احسان مت بھول جانا۔۔۔جارہی ہوں میں اور ہاں۔۔۔۔۔ان دونوں کو کسی اچھی جگہ بھیجنا تاکہ حاکان انکل تھوڑے سے فریش ہوجائیں۔۔...اوکے؟

ہالہ دروازہ کھول کے باہر نکلی ہی تھی کہ اس نے عزہ کو یاد دہانی کروائی۔۔

اوکے میڈم۔۔۔

عزہ نے ہالہ کے جانے کے بعد دروازہ بند کیا تھا اور مسکراتے ہوئے اندر آئی

تھی۔۔

کیا بنا ہالہ؟ کوئی مسئلہ حل ہوا؟

ہالہ جو گھر میں داخل ہونے کے بعد میز پر بیٹھی بوتل منہ سے لگائے پانی پی رہی تھی جزلہ بیگم فوراً سے اس کے قریب والی نشست پر بیٹھیں تھیں۔۔

اماں آپ لوگوں کے گھروں میں نظریں رکھے ہوئے ہیں کیا؟

ہالہ نے نیلی پلاسٹک کی پانی کی بوتل کو بند کرکے واپس سے اس گول میز پر رکھا تھا جہاں سے اس نے بوتل اٹھائی تھی۔۔

اللہ توبہ ہالہ تم اپنی ماں کو ایسا ویسا سمجھتی ہو۔۔۔

جزلہ بیگم جو سوال پوچھتے ہوئے اپنا چہرہ اسکے قریب کر بیٹھیں تھیں۔۔۔اسکی اس بات پر ایک تیز جھٹکے سے دور ہوئیں تھیں۔۔

نہیں تو۔۔۔۔۔میں نے بھلا یہ کب کہا ہے اماں۔۔۔

ہالہ نے نفی میں سرہلایا تھا۔۔۔۔۔جیسے وہ اس جرم کا انکار کررہی ہو جو اس نے ابھی ابھی کیا ہے۔۔۔۔

کہاں تو تم نے کچھ یوں ہی ہے۔۔۔۔۔ہاں اب بات کو بدل دو تو یہ ایک اور بات ہے بھئی۔۔۔

جزلہ بیگم جیسے ہلکی سی خفا ہوئیں تھیں۔۔

ارے نہیں اماں میں تو بس یہ کہ رہی تھی کہ آپ اتنی فکر نہیں کیا کریں۔۔۔۔۔آپ کی یہ بیٹی ہے نہ سب پریشانیوں سے لڑنے کیلئے۔۔۔۔۔تو بس جہاں جاتی ہے مسئلے سلجھ جاتے ہیں۔۔۔پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں۔۔۔

ہالہ اپنی کرسی سے اٹھ کر جزلہ بیگم کی کرسی کے پیچھے آکر انکے سر پر بوسہ دیتی ہوئی بولی تھی۔۔

اللہ تمہیں پریشانیوں سے محفوظ کریں میری بچی... بس مجھ سے دیکھا نہیں جاتا کسی کا گھر ٹوٹتا ہوا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جزلہ بیگم کے ذہن میں بیس سال پہلے ٹوٹے جانے والے گھر کا منظر چلا تھا۔۔۔۔۔بیس سال پہلے والی طلاق کڑوی یادوں کی طرح ابھری تھی۔۔۔۔۔جزلہ بیگم نے اسے ہاتھ سے پکڑ کے اپنے سامنے بٹھا کر اسکے ہاتھ چومے تھے۔۔

پریشانیوں سے یاد آیا... آج زین نے مجھے مورننگ میسج نہیں کیا اماں۔۔۔۔۔اللہ خیر کرے سب ٹھیک ہی ہو۔۔۔۔۔ایسا تو کبھی نہیں کرتے زین۔۔۔

ہالہ جزلہ بیگم کا ہاتھ چھڑوا کر اپنا فون تلاش کرنے لگی تھی تاکہ وہ زین کی خیریت معلوم کرسکے...اور یہ ہاتھ چھڑوانا جزلہ بیگم کو بہت برا محسوس ہوا تھا۔۔

زین یاد بھی آیا تو پریشانیوں سے۔۔۔۔۔ہائے میری بیٹی۔۔۔

جزلہ بیگم نے خود کلامی کرتے ہوئے افسوس کیا تھا۔۔

امی میرا فون نہیں مل رہا آپ نے دیکھا ہے کیا؟

ہالہ اب اپنی جگہ سے اٹھ کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی تھی۔۔

اپنے کمرے میں دیکھ لو میری جان وہیں ہوگا۔۔۔۔۔اور ہالہ محبت کیلئے ماں کا ہاتھ مت چھوڑنا کبھی۔۔۔۔۔ماں کی بہت قربانیاں ہوتی ہیں اولاد کیلئے۔۔۔

جزلہ بیگم وہاں سے جاتے ہوئے کچھ دیر رُکیں اور پھر ہالہ سے مخاطب ہوکر سمجھانے لگیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکی یہ بات ہالہ کا دل چیرتی ہوئی گئی تھی۔۔ہالہ نے کبھی محسوس نہیں کروایا تھا مگر وہ اپنی ماں کی ہر قربانی سے بخوبی واقف تھی۔۔وہ اپنے باپ کا سلوک اچھے سے جانتی تھی۔۔

ہالہ کو اپنی اس حرکت پہ کافی افسوس ہوا تھا...مگر جزلہ بیگم تب وہاں سے جاچکی تھیں۔۔ہمیں ہماری بہت سی حرکتوں پر افسوس ہوتا ہے مگر تب وقت تو جاچکا ہوتا ہے تو کیوں نہ وہ کام ہی نہ کیا جائے جو پچھتاوے کا سبب بنے۔۔

ماؤں کیلئے قربانیاں دی جاتی ہیں جیسے وہ اولاد کیلئے دیتی ہیں بغیر صلے کے۔۔۔۔۔لیکن ماں کو محبت کیلئے یا کسی بھی اور شہ کیلئے قربان نہیں کیا

جاتا۔۔

ورنہ آپ کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔آپ کو بھی وہی شخص قربان کرجاتا ہے جس کیلئے آپ نے ماں کو قربان کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔یہ تو ایک قرض ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

جو آپ کو دنیا میں ہی چکانا پڑتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یا میرے مالک کہاں چلا گیا میرا فون۔۔۔۔۔۔سارا گھر دیکھ چکی ہوں۔۔اللہ جی اگر زین کے میسج ہوئے اور میرے ریسپونس نہ دینے پر پھر سے چڑھ گئے تو کیا کروں گی میں۔۔۔ہائے۔۔۔۔۔۔سوچ ہالہ کچھ سوچ۔۔۔۔۔آخر ایک رات میں یہ فون کہاں چلا گیا۔۔

ہالہ پریشانی میں سر پکڑ کر اپنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔جزلہ بیگم جو ابھی اسکا گندا کمرہ ٹھیک کر کے گئیں تھیں وہ اسے فون ڈھونڈنے کے چکر میں ہی خراب کرچکی تھی۔۔نیوی بلیو کلر میں پردے... بیڈشیٹ...کارپٹس تک اسکے نیوی بلیو کلر میں تھے۔۔۔اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی معلوم ہوتا تھا کسی اندھیرے جنگل میں داخل ہوچکے ہیں۔۔روشنیاں وہاں کچھ فائدہ نہ دیتی تھیں۔۔ کون یقین کریگا کہ محبتیں اور مسکراہٹیں بانٹنے والی لڑکی کو اندھیرا پسند ہو۔۔۔ لوگوں کو روشنیوں کا پتا دینے والی کا اپنا کمرہ ہر طرح کی روشنی سے پاک

تھا۔۔

ہاں مگر کمرے کہ ایک طرف اس نے اپنے سنوئی کیلئے خوبصورت جگہ تیار کی ہوئی تھی۔۔

ہالہ کو شروع سے ہی کتے بہت پسند تھے اور دوسال پہلے ہی اس کی امی نے اسے وہ تحفہ میں دیا تھا۔۔۔۔ہالہ کے کمرے میں اسکا آنا ممنوع تھا کیونکہ اسے گھر کے باہر کافی جگہ دی گئی تھی مگر پھر بھی ہالہ کبھی کبھار اسے وہاں لے آیا کرتی تھی۔۔

ایسا نہیں تھا کہ اسکا کمرہ چھوٹا تھا مگر جب وہ اپنے کمرے میں چیزیں بکھیر لیتی تھی تو معلوم ہوتا تھا کہ یے کسی جانور کی غار ہے۔۔

ہالہ یہ تمہارا فون گھر ہی رہ گیا تھا

عزہ ابھی ابھی اسکے کمرے میں اسکا فون لئے داخل ہوئی تھی۔۔

ہائے سچی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ کا شکر ہے یہ ملا تو سہی۔۔لاؤ دکھاؤ مجھے

ہالہ اتنی خوش ہوئی تھی کہ اس نے فوراً سے اس سے فون چھین کر بیڈ پر بیٹھ کر چیک کرنا شروع کیا تھا۔۔

زین کے میسج آرہے تھے۔۔۔۔۔ہمیں تو پتا ہی نہ چلتا کہ تمہارا فون ادھر ہے اگر زین نہ ہوتا۔۔۔۔۔مطلب کتنا عجیب انسان ہے ایک لمحہ کو فون نہیں روکا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے۔۔۔۔۔تب سے مسلسل فون پہ فون۔۔۔۔۔افففففف

عزہ اس کے ڈریسنگ کے پاس کھڑی اسکے فون پہ آنے والی فون کالز سے بیزاریت ظاہر کرنے میں مصروف تھی۔۔

میری جان عشق میں انسان ایسا ہی ہوجاتا ہے۔۔صبر نہیں ہوتا اس سے پھر بالکل بھی۔۔وہ بس جواب چاہتا ہے اپنے محبوب سے ہر بات کا۔۔۔

ہالہ نے وہی ناکام عاشقوں والی فلا سفی ماری تھی جسکا اسے نہ کوئی احساس تھا اور نہ ہی پچھتاوا۔۔۔۔۔وہ تو بس خوش تھی کہ اسے اسکا فون مل گیا تھا جس سے وہ اب زین سے بات کرسکتی ہے... زین سے اسکی آخری دفعہ بات ابھی رات میں ہی ہوئی تھی مگر اسکی خوشی دیکھ کر لگتا تھا جیسے کسی صدیوں کے بچھڑے ہوئے انسان کو اس کا محبوب ملا ہو۔۔

عجیب ہو تم ہالہ

عزہ نے ڈریسنگ پر موجود چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا شروع کیا تھا۔۔

نہیں تو۔۔۔۔۔عجیب کہاں ہوں۔۔۔ہاں بس محبت کرنے والی ہوں

ہالہ نے فون پر مصروف ہوتے ہوئے بھی اسکی بات کا جواب دیا تھا۔۔

احمق ہو تم۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ نے آئینے میں اسے دیکھ کے آہستہ سے کہا تھا۔۔جسے وہ سن چکی تھی۔۔

محبت کرنے والے احمق نہیں ہوتے عزہ۔۔۔۔۔وہ رحم دل ہوتے ہیں اور انکی اس رحم دلی کو لوگ بیوقوفی سمجھ لیتے ہیں۔۔۔۔۔ورنہ بتاؤ آج کے دور میں کون بیوقوف ہوتا ہے۔۔۔اور ضروری نہیں کہ جو آپ کو بیوقوف لگ رہا ہو وہ ہو بھی۔۔۔ممکن ہے کہ آپ بیوقوف بن رہے ہوں۔۔

ہالہ نے موبائل پہ نظریں جمائے اسے جواب دیا تھا۔۔

یہ پرفیوم اچھی لگی مجھے۔۔۔میں لے سکتی ہوں کیا؟

عزہ نے وہ بات مکمل نظرانداز کرکے اسکے سامنے بلیک کلر کی پرفیوم کی تھی۔۔

عزہ میری جان تم پوچھ کیوں رہی ہو۔۔۔سب تمہارا ہی تو ہے جو چاہے لیلو۔۔...اور تمہیں مانگنے کی کیا ضرورت جو اچھا لگے بغیر بتائے لیلیا کرو

ہالہ کو اس کا پوچھنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔اور یہی ہماری بہت بڑی غلطی ہوتی ہے کہ ہم کسی پر اس قدر پیار لٹاتے ہیں کہ اس کے معاملے میں بالکل اندھے ہوجاتے ہیں۔۔

نہیں تمہیں برا لگ جائے گا پھر۔۔۔

عزہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا تھا۔۔

پہلے کبھی لگا ہے؟ تمہیں جو اچھا لگے تم لیلیا کرو۔۔۔

ہالہ نے گویا اجازت دی ہو۔۔

پکا؟ چاہے جتنی مرضی قیمتی ہو؟

عزہ کے ذہن میں تو کوئی اور ہی چیز آئی تھی۔۔

ہاں۔۔۔ تم سے زیادہ قیمتی تو نہیں ہو گی نہ۔۔۔

ہالہ نے نظر اٹھا کر اسے کہا تھا۔۔

کیسے مان لوں کہ تو کچھ نہیں کہے گی؟ کیا ثبوت ہے؟

عزہ اس کے سامنے بیٹھی تھی۔۔

زبان دی ہے۔۔۔ کچھ بھی لیلے۔۔۔ ایک دفعہ نہیں شکوہ کروں گی تجھ سے۔۔۔

ہالہ اس کے ارادوں سے بے خبر تھی۔۔عزہ سمیت سب جانتے تھے کہ ہالہ اپنی زبان کی کتنی پکی ہے۔۔

غلطی کررہی ہے ہالہ۔۔۔ بہت قیمتی شے لے جاؤں گی۔۔۔

عزہ کمرے سے جاتی ہوئی اسے کہ کر گئی تھی۔۔

پتا نہیں کب جانیں گے لوگ کہ چیزیں انسانوں اور احساسات سے زیادہ قیمتی نہیں ہوتیں

ہالہ نے مسکراتے ہوئے خود کلامی کی تھی۔۔مگر ہالہ عزہ کے ارادوں سے واقف

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تھی ہی نہیں۔۔۔۔۔اسے احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ کتنی بڑی غلطی کر بیٹھی ہے وہ۔۔۔

لوگوں کے ساتھ یہی مسئلہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔یہ سوچنا کہ جیسے ہم ہیں ویسے ہی سب ہونگے۔۔

اور یہ سوچ آپ کو تباہ کرنے کو کافی ہوتی ہے۔۔۔

مگر یہ زین صاحب اب ریپلائے کیوں نہیں کررہے۔۔۔پہلے تو کبھی اتنے میسج نہیں کیئے اب ذرہ غائب کیا ہوئی شروع ہی ہوگئے۔۔۔۔۔کہیں کوئی ایمر جنسی نہ ہو۔۔۔فون بھی نہیں اٹھا رہے۔۔۔تب سے تو بتارہی ہوں کہ فون میرے پاس نہیں تھا۔۔کہیں غصہ ہوگئے تو مانتے بھی تو بہت مشکل ہیں نہ۔۔۔۔۔کیا کروں۔۔ہائے ہالہ کیوں بار بار وہی ہوتا ہے جس کا ڈر ہوتا ہے۔۔۔اللہ جی پلیز پلیز زین خفا نہ ہوں بس مصروف ہوں۔۔۔

ہالہ مسلسل زین کو فون کررہی تھی مگر اب وہ فون نہیں اٹھارہا تھا۔۔اور اٹھاتا بھی کیوں آخر اسے وقت پر جواب جو نہیں دیا گیا تھا۔۔۔۔۔اب ناراضگی تو دکھائے گا ہی نہ۔۔۔۔

آخر نظرانداز ہوئے ہیں ہمارے جوان۔۔۔

ہالہ کیا بات ہے بیٹا؟ سب باتیں کررہے ہیں اور تم پریشان بیٹھی کھوئی ہوئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہو۔۔سب ٹھیک تو ہے نہ؟ ہمیں بتاؤ

فاطمہ بیگم جو جزلہ بیگم کی کافی اچھی سہیلی تھیں اسے خاموش دیکھ کر پریشان ہوئی تھی۔۔

شام کی چائے جو سب کالونی کے لوگ باہر پارک میں بیٹھ کر ساتھ پیا کرتے تھے وہاں ہالہ کا خاموش ہونا کسی معجزے سے کم نہیں ہوتا تھا۔۔سارے دن کی کارستانیاں وہ شام کی چائے پہ سب کو سنا کر ہنسایا کرتی تھی۔۔اور سب کافی لطف اندوز ہوتے تھے اس کی باتوں سے مگر آج وہ خاموش تھی اور سب کو اس کی خاموشی شدت سے چبھ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ن ن نہیں فاطمہ خالہ بس ایسے ہی

ہالہ نے مختصراً کہا تھا۔۔وہ اپنی پریشانی سے سب کو پریشان نہیں کیا کرتی تھی۔۔

اس نکمے زین العابدین نے پھر سے کچھ کہا ہے تمہیں

حاکان صاحب نے چائے کا کپ میز پر رکھا تھا۔۔

محض جزلہ بیگم ہی نہیں تھیں جسے زین پسند نہیں تھا۔۔کالونی کے بہت سے لوگ تھے جنہیں ہالہ کے ساتھ زین اچھا نہیں لگتا تھا۔۔مگر وہ کبھی محسوس نہیں کرواتے تھے۔۔وہ جانتے تھے کہ ہالہ کیلئے زین کیا ہے۔۔نوسال انہیں ساتھ ہوگئے ہیں مگر کالونی کے لوگوں نے ابھی تک زین میں وہ بات ہی نہیں

پائی تھی کہ ہالہ اسے دی جاسکے۔۔ہالہ زین سے بہت مختلف تھی۔۔نوسال میں وہ اسے قبول ہی نہیں کرپائے تھے۔۔مگر ہالہ کی خوشی کیلیئے اسے برداشت کررہے تھے۔۔

حاکان انکل زین نے کچھ نہیں کہا۔۔میری تو اس سے بات ہی نہیں ہوئی

ہالہ جانتی تھی کہ حاکان صاحب اس سے کتنی محبت کرتے ہیں اس لئے اس کے معاملے میں ذرہ جذباتی ہو کہ زین کو کافی کچھ کہ دیتے ہیں مگر ہالہ نے کبھی انہیں غلط نہیں سمجھا تھا۔۔آخر یہ تو انکی محبت تھی اس کیلیئے۔۔

بالکل۔۔۔ بات ہی تو نہیں کررہا ہے وہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جزلہ بیگم جو کب سے خاموش تھیں آخر بول ہی پڑیں۔۔

ہاں تو اماں ایک بندے کو آپ وقت پہ جواب نہ دو تو وہ غصہ تو ہوگا ہی نہ

ہالہ نے بیزار ہوکر کہا تھا۔۔اور ہوتی بھی کیوں نہ تب سے سب تو اس کے زین کے خلاف بول رہے تھے۔۔اور اسکا نوسال کا تعلق اسے اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا تھا کہ اس کے محبوب کے بارے میں اس کے سامنے کوئی غلط بات کرے۔۔

ہالہ میں تو بس

جزلہ بیگم کچھ کہتیں اس سے پہلے ہی ہالہ نے انہیں ٹوکا تھا۔۔

اماں نہیں کیا کریں نہ

ہالہ نے اسے منع کیا تھا۔۔جیسے وہ انہیں سمجھا رہی ہو کہ یہ بات اسے پسند نہیں اور نہ ہی وہ اس طرح کی کوئی بات بھی سننا چاہتی ہے۔۔

جزلہ بیگم کو محسوس ہوا تھا کہ ہالہ زین کے معاملے میں بہت حساس ہورہی ہے۔۔اتنا کہ سامنے اسکی ماں ہے اسے اس بات کا بھی احساس نہیں ہوتا۔۔

کیا ہوا ہالہ؟ زین کیوں ناراض ہے؟

عزہ موضوع پر واپس آتے ہوئے بولی تھی۔۔

یار عزہ کچھ بھی نہیں ہے بس صبح جب فون تمہارے پاس رہ گیا تھا تب اس کے میسج آئے تھے دو گھنٹے بعد ریپلائے کیا تو ناراض ہوگیا۔۔بس تب سے جواب نہیں دے رہا۔۔نہ فون اٹھا رہا ہے۔۔

ہالہ نے کرسی سی ٹیک ہٹائی تھی۔۔

تم اسے تھوڑا وقت دو۔۔اس کے آگے اتنا بچھو گی تو یہی سب کریگا نہ وہ۔۔ تھوڑی سی دوری بھی تو رکھو نہ

عزہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔جبکہ باقی سب خاموش تھے۔۔انہیں زین پسند بھی نہیں تھا مگر ہالہ کی وجہ سے اسے کچھ کہ بھی نہیں سکتے تھے۔۔تو جب جب زین کا ذکر ہوتا تھا وہ خاموش ہو جایا کرتے تھے تاکہ کسی بات سے

ہالہ کا دل نہ دکھے۔۔

آپ سب جانتے تو ہیں وہ شروع سے ایسا ہی ہے۔۔یہ پہلی دفعہ تھوڑی ہے کوئی

ہالہ شاید یہ موضوع ختم کرنا چاہتی تھی۔۔اسے نہیں پسند تھا کہ اس کے زین کے بارے میں کوئی منفی سوچ رکھے۔۔

کیا سمجھا رہی ہو اس بیچاری کو عزہ۔۔وقت دیکر یہ پیچھے ہٹے۔۔اور اتنے میں کوئی اور اسے وقت دینے لگ جائے۔۔مرد ذات کا کیا بھروسہ ہوتا ہے۔۔ہم تھوڑا سا پیچھے ہٹیں وہ کہیں اور بڑھنے لگ جائیں تو

وردہ بیگم نے فوراً سے عزہ کی بات رد کی تھی۔۔

ایسی بھی بات نہیں ہے وردہ باجی مرد ایسا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔بلکہ ہر وہ انسان جسکی محبت سچی ہو وہ کہیں اور منہ نہیں مارتا۔۔

خاقان صاحب نے بھی چائے کا کپ ختم کر کے میز پر رکھ کے گفتگو میں برابر شرکت کی تھی۔۔

کیا سیکھا رہی ہو بیچاری بچی کو تم وردہ۔۔۔ابھی سے اس نکمے زین العابدین کے پیروں کی جوتی بن کے رہے۔۔اور وہ مزید سر پے چڑھے۔۔۔خبردار ہالہ۔۔۔ بالکل ایسا نہیں ہوگا۔۔۔

حاکان صاحب غصے میں آئے تھے۔۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ سب۔۔آپس میں تو نہیں لڑیں۔۔بہت معمولی سی بات ہے۔۔اتنا مسئلہ نہیں ہے جتنا آپ سب بڑھا رہے ہیں اور حاکان انکل کیوں آپ اس معصوم سے گلاب کے پھول پر غصہ ہوتے ہیں بھلا۔۔

ہالہ نے وردہ بیگم کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکی وجہ سے مسائل بڑھیں۔۔اس لئے اس نے موضوع بدل کر نئی بات شروع کی تھی۔۔

بس بس رہنے دو تم

حاکان صاحب نے اسے چپ کروایا تھا۔۔

اچھا جناب۔۔۔ میں جارہی ہوں اب سنوئی کے پاس۔۔۔۔۔آپ لوگ مزے کریں۔۔اللہ حافظ۔۔۔

ہالہ نے وہاں سے جانا مناسب سمجھا تھا۔۔سب کو اس نے معمولی بات کہ کر موضوع ختم کیا تھا مگر اس کیلئے یہ معمولی بات نہیں تھی۔۔وہ سانس لینا چاہ رہی تھی مگر اسے سانس نہیں آرہا تھا۔۔بلکل ایسے ہی جیسے وہ زین کو فون کررہی تھے مگر وہ فون نہیں اٹھارہا تھا۔۔

ہاں ٹھیک ہے جاؤ۔۔اور سنو اپنا وقار مت گرانا اس کے سامنے بالکل بھی۔۔۔

حاکان صاحب نے اسے نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

جی جی بالکل۔۔۔

ہالہ مسکراتے ہوئے جزلہ بیگم کے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے وہاں سے اٹھی تھی۔۔

اسے معلوم تھا کہ اگر یہاں رہی تو وہ مزید اسکے بارے میں باتیں کریں گے اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی مزید اسکی تکلیف میں اضافہ کرے۔۔اس نے وہاں سے جانا بہتر سمجھا تھا۔۔

یار سنوئی زین کو ایسا تو نہیں کرنا چاہیئے نہ۔۔۔۔۔۔اسے پتا ہے وہ میری کمزوری بن چکا ہے۔۔۔اس کی ناراضگی جان لیوا ہے۔۔۔وہ جب بات نہیں کرتا تو میں پاگل ہوجاتی ہوں۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آتا کہ کیا کروں اور کیسے کروں۔۔۔میں اس سے بے پناہ عشق کرنے لگی ہوں سنوئی مگر یہ تو کوئی خاص بات نہیں ہے کیونکہ ہمیں نوسال اکھٹے ہوگئے ہیں۔۔۔مگر زین مجھے آزماتا ہے بہت۔۔۔۔وہ جب جانتا ہے کہ میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی تو کیوں ہمیشہ مجھے خود سے دور کرتا ہے۔۔۔۔میں کتنا تڑپتی ہوں اس کیلئے اسے کیوں اندازہ نہیں ہے اس بات کا۔۔۔کیوں وہ میرے جذبات کی اس طرح قدر نہیں کرتا۔۔۔کیوں میری محبت کو بار بار سولی پر لٹکاتا ہے وہ۔۔۔

ہالہ اپنے پالتو کتے سنوئی کو سامنے بٹھائے اسے سناتی جارہی تھی۔۔وہ جانتی تھی

کہ وہ اسے برا بھلا یہ احمق نہیں کہے گا۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اسے کوئی جج نہیں کرے گا۔۔۔وہ جانتی تھی کہ زین کے بارے میں منفی سوچ نہیں رکھی جائے گی۔۔۔وہ یہ بھی جانتی تھی کہ سنوئی اسے کوئی جواب نہیں دے سکے گا۔۔۔۔۔کوئی مشورہ نہیں دے سکے گا مگر اس نے پھر بھی اس سے بات کی تھی۔۔تاکہ اس کا غبار نکلے۔۔۔تاکہ اس کا دل ہلکا ہوجائے۔۔۔۔

اور بعض اوقات ہمیں یہی تو چاہئے ہوتا ہے۔۔۔کہ کوئی بس ہمیں سنتا رہے۔۔۔۔لیکچر نہ دے۔۔۔۔بس ہمارا دل ہلکا کروا دے۔۔۔۔ہمیں جج نہ کرے ہمیں برا بھلا نہ کہے۔۔۔۔۔بس خاموشی سے ہمیں سن لے۔۔۔اور کسی کو سن لینا بہت اعلیٰ ظرفی کی بات ہوتی ہے۔۔۔۔۔یہ ظرف سب میں نہیں ہوتا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب زین کو برا بھلا کہتے ہیں اس کے بارے میں عجیب باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔میں جانتی ہوں کے زین انہیں پسند بھی نہیں ہے وہ صرف میری وجہ سے خاموش ہیں مگر۔۔۔۔

مجھے زین کی شخصیت میں اب تک کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو ٹھیک نہ ہو۔۔۔مجھے نہیں لگتا زین کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔۔۔۔۔مگر شاید سب مجھ سے کچھ زیادہ ہی محبت کرتے ہیں اس لئے زین کا یہ رویہ انہیں اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔مگر سنوئی محبت ایسی ہی نہیں ہوتی؟ محبت میں کمپرومائزز کرنے

پڑتے ہیں۔۔۔۔۔نہیں؟

اب کی بار ہالہ نے سنوئی کو اپنی گود میں بٹھا کہ اسکی کمر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار کرنا شروع کیا تھا۔۔

ہالہ کو ذرہ فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ اسے اسکی باتوں کا کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔۔۔

کیونکہ کبھی ہم صرف سنانا چاہتے ہیں۔۔۔پھر سننے والا چاہے انسان ہو۔۔۔کوئی بے جان چیز ہو۔۔۔۔۔یا پھر آپ کا اپنا پالتو کتا ہی ہو۔۔

زین کی ذات میں تمہیں کوئی مسئلہ نہیں لگتا کیونکہ تمہارا دل اس کے معاملے میں اندھا ہے ہالہ۔۔۔۔اندھوں کا علاج نہیں ہوتا..وہ جب تک ٹھوکر نہیں کھاتے۔۔۔ گرتے نہیں ہیں تب تک وہ سمبھلتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔اللہ تمہیں اس سب سے بچائے۔۔۔

اور تم نے کہا کہ محبت میں کمپرومائزز کرنے پڑتے ہیں تو سنو میری جان...تعلق میں کمپرومائزز کئے جاتے ہیں بالکل کئے جاتے ہیں اور اُس تعلق میں ہالہ جہاں اگلا آپ کو ایٹلیسٹ پچاس فیصد تو دے رہا ہو۔۔۔۔۔پچاس فیصد آپ دیں پچاس فیصد وہ دے تو کشتی تو تب ہی چلے گی نہ میری جان۔۔۔ایک انسان آپ کو مسلسل ڈیگریڈ کر رہا ہو اور آپ اسکے پیروں تلے دبے جارہے ہوں دبے جارہے ہوں۔۔۔۔۔میرا بیٹا یہاں کمپرومائزز نہیں ہوتے۔۔۔۔۔اللہ کے

حوالے کر کے ہٹ جایا کرتے ہیں۔۔

جزلہ بیگم جو ابھی شام کی چائے سے فارغ ہوکر گھر آئیں تھیں ہالہ کی باتیں سنتے ہوئے انہوں نے اسے سمجھایا تھا۔۔

وہ اکثر ہالہ کا مائنڈ واش کرنے کی کوشش کیا کرتی تھیں۔۔۔مگر جب دل اندھے ہوجائیں تو ٹھوکر کھائے بغیر نہیں سنبھلا کرتے۔۔۔۔۔یہ تو ایک رواج چلا آرہا ہے۔۔

محبت کے نام پر چوٹ کھانے کا۔۔۔

اماں آپ۔

ہالہ سنوئی کو اپنی گود سے اتار کر جزلہ بیگم کی طرف کچھ کہتے ہوئے بڑھی تھی مگر کہہ نا پائی۔۔۔۔۔وہ مزید بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔آج وہ دن میں بہت دفعہ بحث کرچکی تھی اس بات پے اور یہ بالکل بھی اچھی بات نہیں تھی۔۔

اور ہالہ میں بتاؤں تمہیں کہ یہ کسی سے نوسال تعلق میں رہنا اس سے روز بات کرنا اسکے بارے میں سب جاننا۔۔۔اسکی چھوٹی چھوٹی بات جان لینا۔۔۔اسکی زندگی کا اہم حصہ بن جانا۔۔۔جب وہ بات نہ کرے تو پاگل پاگل پھرتے رہنا۔۔۔اسکے کہنے پہ کھانا پینا چھوڑدینا یہ۔لڑائی جھگڑا یہ رقابت یہ نظرانداز کرنا یہ تمام چیزیں انسانی محبتیں نہیں ہوتیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں مگر کسی کا خیال رکھنا۔۔۔کسی کی پرواہ کرنا۔۔۔کسی کی مدد کرنا۔کسی کو خوش رکھنا۔اسکی زندگی کہ لیے خوشگوار بنانا۔۔۔اسے ہنسانا مسکراہٹ لانا اس کے چہرے پر۔۔۔۔۔۔یہ سب چیزیں محبت ہوتیں ہیں۔۔۔محبت تو بہت خوبصورت جذبہ ہے۔۔۔محبت کا تو دوسرا نام ہی سکون ہے۔۔۔۔

میں تم سے محبت کرتی ہوں تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔۔تمہیں اس بات میں کسی بھی دلیل کی ضرورت ہے؟ بالکل نہیں۔۔۔ سب سامنے ہے تمہارے۔۔۔۔۔۔تمہیں محبت محسوس ہورہی ہے میری۔۔۔۔مجھے تمہاری اور زین کی نہیں ہوتی۔۔۔زین کسی کو نہیں پسند کالونی میں۔وجہ جانتی ہو؟ ایک کوشش نہیں ہے اسکی کہ ہم سب دیکھ کر کہیں کہ ہاں یہ لڑکا واقعی تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔

نوسال کا تعلق ہے تم دونوں کا آٹھ سال سے تمہیں کوشش کرتے اور روتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔۔۔یہ محبت نہیں ہوتی میری بیٹی۔۔۔۔۔۔یہ صرف تم دونوں کا ایک تعلق ہے۔۔۔۔محبت نہیں ہے۔۔۔

جزلہ بیگم تھک کر بولیں تھیں۔۔۔آخر کب تک اولاد کی جھوٹے اور فریب خوشیوں میں اسکا ساتھ دیتی۔۔۔۔

اور صحیح ہی تو کہا تھا انہوں نے۔۔۔۔۔۔محبت یہ سب نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔ہاں یہ سب ایک تعلق میں ہوتا ہے۔۔۔اور یہیں تو لوگ غلطی کرتے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیں۔۔۔تعلق اور محبت کو ایک نام دیکر جب چوٹ کھاتے ہیں تو محبت کو برا بھلا کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

ناجانے کس لغت میں تعلق کو محبت کہا گیا ہے۔۔۔اذیتیں تکلیفیں لڑائی جھگڑا اس سب کو محبت کہا گیا ہے۔۔۔۔۔ناجانے کہاں دیکھی لوگوں نے یہ لغت۔۔۔

اماں آپ کو سوجانا چاہیئے۔یہی ہم دونوں کیلیئے بہتر ہے۔۔۔

ہالہ نم آنکھیں لئے پیر پٹختی ہوئی وہاں سے گئی تھی۔۔۔۔جزلہ بیگم آج کچھ زیادہ ہی بول گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔

یہ تو تھا کہ جو بھی کہا بالکل سچ کہا تھا۔۔۔مگر جب دل کی چوٹ لگی ہو تو ایک ہی دفعہ میں درست دوائی دیکر آپ ایک لمحے میں صرف ایک لمحے میں اگلے کی جان لے سکتے ہیں۔۔

یااللہ میری بچی کو ہدایت دے۔۔۔۔۔۔اسے برے انسانوں سے بچا۔۔۔انسانوں کے شر سے بچا۔۔۔۔۔اسے اس کے باپ سمیت ہر ظالم و جنگلی سانپ سے بچا جو اس کے قریب ہوکر اسے ڈسے۔۔۔۔۔۔

جزلہ بیگم اس کے یو جانے پر پریشان ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔۔اولاد واقعی نہیں سمجھتی کہ انکی ان حرکتوں سے والدین کتنے گھائل ہوجاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اولاد کبھی سمجھ ہی نہیں سکتی وہ دکھ و درد وہ پریشانیاں جو انکے والدین کو انکی وجہ سے پیش آتی ہیں۔۔۔۔۔۔

بس آواز اٹھا کے۔پیر ہٹخ کے چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔سوچے سمجھے بغیر کے انکا کیا ہوگا۔۔۔۔۔مگر وقت کی چکی ہر ایک کو پیسنی تو پڑتی ہے۔۔

ہر ایک کو۔۔۔

پتا نہیں ہمیشہ کیوں ہوتا ہے ایسا۔۔۔۔۔کیوں ہمیشہ سب کو زین برا لگتا ہے۔۔۔ان سب کی ان نفرتوں میں اگر زین کو مجھ سے نفرت ہوگئی۔۔۔۔۔اگر زین کو اس سب کا پتا چل گیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا تو۔۔۔۔۔نہیں نہیں اللہ نہ کرے ایسا کچھ بھی ہو۔۔۔۔۔اللہ نہ کرے زین مجھ سے دور ہو۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں میں نہیں زندہ رہ سکوں گی زین کے بغیر۔۔۔مرجاؤں گی میں

حالہ جو ابھی ابھی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی تھی۔۔۔مگر زین کے اسے چھوڑ دینے کے ہی خیال سے وہ اٹھ کے سر پکڑ کے پھر سے بیٹھی تھی۔۔

زین یار کیا کررہے ہیں آپ۔۔۔بات تو کریں مجھ سے

حالہ نے قریب پڑے فون کو ایک نظر دیکھ کے واپس رکھا تھا۔۔۔

ایک دفعہ پھر میسج کر کے دیکھ لیتی ہوں۔۔۔ہوسکتا ہے اب غصہ ٹھنڈا ہوگیا ہو۔۔۔۔۔۔مگر آدھے گھنٹے پہلے ہی تو کئے تھے۔۔۔۔۔۔اگر میرے بار بار میسج کرنے پر اور چڑ گئے تو۔۔۔۔۔اگر غصے میں مجھ سے اور دور ہوگئے تو۔۔۔۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔۔۔۔مجھے ایک میسج کرلینا چاہئے۔۔۔ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ایک دفعہ کوشش کرلیتی ہوں۔۔

ہالہ بار بار کبھی فون پکڑتی اور کبھی زین کے ڈر سے نیچے رکھ دیتی تھی۔۔۔۔۔آخر کار بہت ہمت کرکے اس نے زین کو ایک میسج کر ہی دیا تھا۔۔۔۔۔مگر اب وہ اور گھبراگئی تھی۔۔

یا اللہ اتنا بڑا تو گناہ بھی نہیں تھا میرا۔۔۔۔۔کیا کروں میں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ کافی دیر بعد بھی جواب نہ ملنے پر روئی تھی۔۔۔وہ بہت بری طرح روئی تھی کیونکہ پورا ایک دن گزرگیا تھا اور زین اس سے کوئی بات نہیں کررہا تھا۔۔۔۔

وہ زین کی وجہ سے بہت تڑپ رہی تھی۔۔۔۔۔لیکن محبت میں اگر سکون ہوتا ہے تو یہ کیسی محبت تھی جو اسے تڑپارہی تھی۔۔۔کیا یہ واقعی محبت تھی یا جزلہ بیگم صحیح کہ رہی تھیں۔۔۔۔۔مگر جو بھی تھا ہالہ کی جان لے رہا تھا۔۔۔۔

زین کا میسج۔۔زین نے جواب دیدیا۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔یہ تو زریاب ہے۔۔

کل دوپہر آٹھ بجے کافی شوپ میں آجانا پلیز کام ہے۔۔۔۔'

زریاب اسکی یونیورسٹی کی دوست تھی جو سوفٹ ویئر انجینیرنگ کے دوران اس کے ساتھ ہوا کرتی تھی۔۔زریاب اور ہالہ کافی اچھی دوستیں ہوا کرتی تھیں۔۔ مگر زین کو زریاب پسند نہیں تھی اور اسکی وجہ زریاب کا بھائی تھا جس کے بارے میں زین کا خیال تھا کہ وہ ہالہ کو پسند کرتا ہے۔۔۔مگر چیزیں ویسی نہیں ہوتی جیسی دکھتی ہیں۔۔

اور زریاب کا بھائی بھی ہالہ کو بہنوں جیسے ٹریٹ کرتا تھا۔۔

مگر کسی ایک انسان کیلیئے ہم اتنے اندھے ہوتے ہیں کہ سب کو چھوڑ دیتے ہیں سب سے دور ہوجاتے ہیں۔۔۔ہالہ بھی زریاب سے دور ہوگئ تھی مگر زریاب کو اس بات کا برا نہیں لگا تھا۔۔۔اسے ہمیشہ سے لگتا تھا کہ زین ایک چالاک انسان ہے جو ہالہ کو کبھی بھی چوٹ پہنچا کر چھوڑ دیگا۔اور زریاب سمیت ہر وہ انسان جو بھی انکے نوسال کے تعلق کا سنتا حیران ہوتا تھا۔۔

اوکے۔۔آئی وِل کم۔۔۔

ہالہ اسے میسج کا جواب دیکر فون میں اپنی اور زین کی پرانی تصاویر دیکھنے لگی تھی۔جن میں وہ خوش تھی۔۔۔زین کے ساتھ تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور تصاویر دیکھتے دیکھتے کب وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی اسے اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔

اور بعض اوقات نیند انسان کیلئے بہت ضروری ہوتی ہے۔۔یہ آپ سے آپ کا بہت گہرا اور حساس درد دور کرتی ہے۔۔۔۔

اور درد کے بعد کی نیند کا سکون۔۔۔۔۔شاید تھکاوٹ کی نیند اس کا مقابلہ کبھی کر ہی نہیں سکتی۔۔۔نیند کو آدھی موت شاید اسی لئے کہا گیا ہے۔۔۔۔۔یہ دنیا اور اسکے درد سے بے خبر کر کے آپ کو سکون دیتی ہے۔۔

موت جیسا۔۔۔

ابدی سکون۔۔۔

کہاں جارہی ہو ہالہ؟

جزلہ بیگم جو ناشتے کے میز پر اس کا انتظار کررہی تھیں اسے سیڑھیوں سے اترتے باہر کی طرف چلتے دیکھ کر اسکے پیچھے آئیں تھیں۔۔

زریاب نے بلایا ہے دوپہر کافی پے۔۔۔۔۔کوئی بات کرنی ہے شاید اسے تو وہیں جا رہی ہوں۔۔

ہالہ بلیو جینز پر بلیک ٹی اور دینم جیکٹ پہنے بیگ ایک کندھے پہ لٹکائے جزلہ

بیگم سے خفا ہوتی ہوئی بولی تھی۔۔معلوم ہوتا تھا کہ رات کی بحث بھولی نہیں تھی وہ۔۔۔۔

تو ہالہ ابھی تو دس بجے ہیں۔۔۔اتنی دیر پہلے جاکر کیا کروگی تم؟

جزلہ بیگم چاہتی تھیں کہ ہالہ انکے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرے۔۔۔۔۔۔وہ اپنی رات والی گفتگو پر شرمندہ تھیں۔۔

نہیں اماں۔۔۔آپ کریں ناشتہ مجھے لیپ ٹاپ ٹھیک کروانا ہے۔۔۔سہی سے کام نہیں کررہا کافی دن سے۔۔۔۔۔۔میری جاب کیلئے مسئلہ بن جائے گا۔۔۔میں چلتی ہوں اپنا خیال کرئے گا

ہالہ کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتی تھی۔۔اس لئے بہانا بنا کر گھر سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

خود کیلئے وقت نکالنا اور خود کو وقت دینا بہت اچھا ہوتا ہے۔۔۔یوں آپ جلدی چیزوں یا لوگوں سے تنگ نہیں آتے اور خوش رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔چیزوں کو سمجھتے ہیں اور ہینڈل کرنا جانتے ہیں۔۔۔اور یہ بات ہالہ اچھے سے جانتی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔جیسا تم بہتر سمجھو مگر گھر جلدی آجانا اور کچھ کھا لینا۔۔۔بھوکی پیاسی مت رہنا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جزلہ بیگم نے اسکی فکر کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

اچھا اماں کرلوں گی میں سب۔۔

ہالہ انہیں خدا حافظ کہ کر گھر سے نکلی تھی۔۔اس کے یوں کہنے سے جزلہ بیگم کی پریشانی تھوڑی کم ہوئی تھی۔۔

آگئیں محترمہ آپ۔۔۔ دو بجے کا بول کر تین بجے آرہی ہیں۔۔۔۔۔۔ہمیشہ سے لیٹ ہونا ہوتا ہے بس۔۔۔۔۔کیسی ہو چڑیل تم؟

ہالہ جو کافی دیر سے بیٹھی زریاب کا انتظار کررہی تھی۔۔اسکے آنے پر گرم جوشی سے استقبال کرتے ہوئے اس نے زریاب کو گلے سے لگایا تھا۔۔

بالکل ویسی ہی جیسے چھوڑا تھا تم نے۔۔۔

زریاب نے اسے مسکراتے ہوئے طنز کیا تھا۔۔ہالہ کو اسکا یہ کہنا برا نہیں لگا تھا کیونکہ اتنی قریبی دوست کو یوں چھوڑدینا کہاں کی عقل مندی تھی۔۔

ارے ارے مجھے بھی تو لو نہ۔۔۔میں بھی آیا ہوں

حسن جو زریاب کا چھوٹا بھائی تھا ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو میں دخل دیتے ہوئے بولا تھا۔۔

کیسے ہو تم حسن؟ بڑے ہوگئے ہو ماشاءاللہ

ہالہ نے مسکراتے ہوئے اس سے حال چال پوچھ کے انہیں وہاں بٹھایا تھا۔۔

ہم ٹھیک ہیں ہالہ۔۔۔ تم سناؤ کیسی ہو؟ کہاں ہوتی ہو آج کل؟

زریاب کرسی کھینچ کر میز کے مزید قریب ہو کر بیٹھی تھی۔۔

ٹھیک ہوں میں بھی اللہ کا شکر ہے۔۔اور میں وہیں ہوں آج بھی جہاں دو سال پہلے تھی

ہالہ نے مسکراتے ہوئے زریاب کی بات کا جواب دیا تھا۔۔

پھر بھی آپ کو کبھی ضرورت نہیں پڑی کہ ہم سے مل ہی لیں۔۔۔۔۔بس گریجوایشن کمپلیٹ ہوئی اور محترمہ نظروں سے غائب بالکل۔۔۔

حسن نے ایک نظر ہالہ کو اور ایک نظر زریاب کو دیکھ کر ہالہ کی طرف نظر گھما کر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

تم جانتے ہو مجھے حسن۔۔۔

وقت کہاں ملتا ہے۔۔اتنی مصروف زندگی ہوگئی ہے نہ۔۔۔۔۔۔بس نہ پوچھو۔۔۔۔۔۔گھرداری دیکھنا۔۔۔امی کو وقت دینا اور پھر جاب بھی۔۔۔اتنی مصروفیات میں وقت نہیں ملتا ہے نہ۔۔۔۔۔۔سمجھا کرو

ہالہ نے منہ بناتے ہوئے اس پر اپنی مصروفیات کے پہاڑ توڑے تھے۔۔

جی جی جی۔۔۔۔۔۔جیسے ہم تو جانتے ہی نہ ہوں نہ۔۔۔۔۔۔آپ کی مصروفیات

کے بارے میں۔۔۔۔۔وقت کب نکلتا ہے وقت تو نکالنا پڑتا ہے نہ میری جان۔۔۔

زریاب نے اسکی بات پر فوراً سے جواب دیکر اسے لاجواب کیا تھا۔۔اور حسن نے بھی اس سے اتفاق کیا تھا۔۔

ٹھیک ہی تو کہا تھا اس نے۔۔۔۔۔زین کیلیئے بھی تو سارا سارا دن انتظار کرتی تھی نہ تو ان کیلیئے وقت کیسے نہیں ملا جو اس سے محبت کرتے ہیں۔۔

زریاب ہالہ کو اگر آج بھی نہ بلاتے نہ تو ہم اس سے تب ہی مل پاتے جب اس کے چار پانچ بچے ہوجاتے۔۔۔۔۔اور ہمیں خالہ ماموں کہتے ہم سے لپٹ تے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسن کی اس بات پر زریاب نے پرزور قہقہہ بلند کیا تھا۔۔۔۔۔جبکہ ہالہ کافی چڑی تھی اور اس نے حسن کو ایک زوردار تھپڑ اس کے بازو پر دے مارا تھا۔۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔آج بھی تو آئی ہی ہوں نہ۔۔۔۔۔آئے بڑے تم دونوں۔۔۔۔۔اور میں نہیں آئی تو تم دونوں تو جیسے میرے ہی گھر سے آرہے ہو نہ

ہالہ نے بات موقع پر دے ماری تھی۔۔

تو جناب بلایا بھی آپ کو ہم نے ہی ہے

زریاب نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

ایک گھنٹہ پہلے بھی میں ہی آئی ہوں جناب

ہالہ نے ان دونوں کو گھورا تھا۔۔

جی جی بالکل ہم قدر کرتے ہیں آپ کے وقت پر آنے کی اور ہم معذرت خواہ ہیں کہ ہم لیٹ ہوگئے

حسن نے ادب سے سرجھکا کر معافی طلب کی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہی ہی ڈرامے نہیں کرو اور بتاؤ تم دونوں نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟

ہالہ نے صحیح سوال غلط وقت پر کیا تھا۔۔ابھی دیر ہی کتنی ہوئی تھی ان دونوں کو آئے ہوئے۔۔

ہالہ میری جان ہم جلد ہی چلے جائیں گے فکر نہیں کرو زیادہ وقت نہیں برباد کریں گے تمہارا۔۔۔حسن ہالہ کو بات بتاؤ

زریاب کو اس کا یوں کہنا کافی برا لگا تھا۔۔بھلا یہ کیسا سوال ہوا۔۔۔اور وہ بھی دوستوں سے جب آپ اتنی دیر بعد مل رہے ہوں۔۔

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔می تو اس لئے پوچھ رہی تھی کہ کوئی خاص بات ہے کیا۔۔۔۔۔اب اتنے اچھے تم دونوں ہو نہیں کہ مجھے یہاں کافی

کیلئے بلاؤ

ہالہ کو معلوم ہوگیا تھا کہ ان دونوں کو یہ بات بری لگی ہے اس لئے اس نے بات ہنسی مزاق میں اڑائی تھی۔۔

کشمالہ اور حارث یاد ہیں نہ؟ ہمارے یونی فیلوز۔۔۔۔۔۔ان دونوں کی شادی ہے دوماہ بعد۔۔۔۔۔۔تو سب نے انکے لئے ایک چھوٹی سے پارٹی ارینج کی ہے۔تمہیں اسی کا انفارم کرنے آئے تھے۔۔۔۔۔۔باقی سب کو تو بتادیا تھا مگر تم سے ملنا چاہتے تھے اس لئے۔۔۔۔۔۔سوچا یہیں بلا کر بات کرلیتے ہیں

حسن نے اسے آنے کا مقصد بتایا تھا۔۔

واقعی؟ یہ تو بہت خوشی کی بات ہے فائینلی ان دونوں کی شادی ہورہی ہے۔۔۔اس سے اچھی بھلا کیا بات ہوسکتی ہے بھئی۔۔۔

ہالہ کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی تھیں۔۔

بالکل۔۔۔ تم بتاؤ۔۔۔کب کررہی ہو شادی زین سے؟

زریاب نے فوراً سے سوال کیا تھا۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔دیکھو اب۔۔۔۔۔۔دعا کیا کرو بس تم دونوں

ہالہ بے بسی سے مسکرائی تھی اور ہالہ کی آنکھوں کی چمک کم پڑتی حسن دیکھ چکا تھا۔۔

ان شاء اللہ۔۔۔ اللہ سب بہت اچھا کریں گے ہالہ۔۔۔

حسن نے میز پر موجود اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی تھی۔۔

بالکل سب ٹھیک ہوگا اگر تم اپنا غلیظ وجود دور رکھو گے ہالہ سے۔۔۔

زین وائٹ بوٹس کے ساتھ بلیک جینز پر وائٹ شرٹ کے آستین اوپر چڑھائے ہوئے حسن کا ہاتھ ہالہ کے ہاتھ سے ہٹا کر حسن کو کرسی سی نیچے پھینکتے ہوئے بولا تھا۔۔

زین۔۔۔

ہالہ اور زریاب بیک آواز ہوکر اس اچانک رونما ہونے والے واقعے پر چینخیں تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آر یو میڈ اور واٹ۔۔۔

زریاب نے زین کو پیچھے دھکا دیکر حسن کو اٹھایا تھا جسکے منہ سے خون بہنے لگا تھا۔۔

ہزار دفعہ بھونک چکا ہوں۔مت آیا کرو قریب ہالہ کے اثر نہیں ہوتا اسے۔۔۔۔۔۔

زین پھر سے اس کے قریب جاتا اس سے پہلے آس پاس کے لوگوں نے اسے پکڑ کر پیچھے کرنا شروع کیا تھا۔۔

تم واقعی درندے ہو زین۔۔ بہت بڑے درندے۔۔۔ہالہ جیسی لڑکی تم ڈیزرو ہی نہیں کرتے۔۔۔

زریاب نے حسن کے منہ سے بہتا خون ٹشو سے صاف کرتے ہوئے زین کو اچھی خاصی سنائیں تھیں۔۔

او رئیلی؟ تو یہ ڈیزرو کرتا ہے پھر؟ تبھی تم اسے بار بار اسکے قریب لاتی ہو۔۔

زین خود کو لوگوں کی گرفت سے آزاد کرواتا ہوا چلایا تھا۔۔

بس بہت ہوگیا زین۔۔۔

حسن اٹھتے ہوئے چلایا تھا۔۔

حسن تمہیں لگی ہے۔۔۔۔۔زیادہ درد تو نہیں ہورہا۔۔۔۔۔میں معافی مانگتی ہوں زین کی طرف سے۔

ہالہ حسن کی طرف بڑھی ہی تھی کہ زین نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔

ہرگز آگے مت بڑھنا تم۔۔۔ یہیں کہ یہیں زندہ گاڑ دوں گا تینوں کو۔۔۔۔

زین نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا تھا۔۔

میں ٹھیک ہوں ہالہ تم فکر نہیں کرو۔۔۔۔اور معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔اور زین میں پھر بتادوں ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہے ہو

حسن اب بھی تحمل سے پیش آرہا تھا۔۔

ایک اور دفعہ اپنی گندی زبان سے نام لو ہالہ کا اور دوبارہ کچھ بولنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔

زین نے ہالہ کا ہاتھ مزید زور سے پکڑ کے اسے اپنے پیچھے کیا تھا۔۔

زین بس کریں۔۔۔۔بہت ہوگیا ہے۔۔۔

ہالہ نے ہمت جمع کرکے مشکل سے کہا تھا۔۔۔۔

زین کو اسکی اس بات پر مزید غصہ آیا تھا۔۔۔وہ اسے اپنے ساتھ کھینچتا ہوا وہاں سے لیکر نکلا تھا۔۔

زریاب کا دل تو چاہا تھا کہ اسکی جان لیلے۔۔۔۔۔۔مگر جسے عورتوں کی عزت کا پاس ہی نہ ہو۔۔۔۔۔۔اسے آپ کچھ بھی کہیں۔۔۔۔۔۔گندگی آپ پر ہی اچھالے گا۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

یار زین آرام سے چلیں کیا کررہے ہیں درد ہورہا ہے اور ہاتھ چھوڑدیں اب تو نہیں بھاگ رہی میں کہیں۔۔

زین نے تقریباً پچیس منٹ سے ہالہ کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا جو اب درد کرنے لگ گیا تھا۔۔

زین خاموش تھا۔۔۔وہ اسکی کسی بات کو جواب نہیں دے رہا تھا۔۔۔اور یہ چیز ہالہ کو مزید خوفزدہ کررہی تھی۔۔

زین کیا ہوگیا ہے ہاتھ چھوڑیں میرا۔میں چلتی ہوں نہ آپ کے ساتھ سکون سے اور اب گھر لے آئے ہیں یہاں سے کیسے جاؤں گی ہاتھ چھوڑیں میرا۔زین۔۔۔

ہالہ مسلسل اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔زین نے اسے اپنے کمرے میں لے جاکر دروازہ بند کیا تھا۔۔

زین کو کبھی نہیں ہسند تھا کہ لوگ اس پر حکم چلائیں یا اسے کنڑول کرنے کی کوشش کریں۔۔۔۔۔اس چیز سے بچنے کیلئے اس نے بہت پہلے ہی اپنے پیروں پر وزن ڈال کر اپنا خود کا گھر خریدلیا تھا۔وہ جو چاہتا اس گھر میں کرتا کوئی دوسرا تھا ہی نہیں جو اسے منع کرسکے۔۔۔

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہوا ہالہ؟ یہ کیا حرکت تھی۔۔۔ کیوں ملی تم ان لوگوں سے۔۔۔

زین نے ہالہ کو اپنے بیڈ پر زور سے پھینکا تھا۔۔

زین ضروری کام تھا

ہالہ مزید کچھ کہتی اس سے پہلے ہی زین نے آگے بڑھ کر اسکا منہ زور سے

پکڑ کر اسے بیڈ کراؤن کے ساتھ لگایا تھا۔۔

تمہارا کون سا ضروری کام ہوتا ہے جو حسن کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔اور پھر کون سا ضروری کام ہے جو سب کے سامنے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ہورہا تھا۔۔

ہالہ میں بتارہا ہوں۔۔۔۔۔مجھے اگر پتا چلا کہ تمہارا اور حسن کا۔ہالہ میں کتوں کو کھلا دوں گا تم دونوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے۔۔۔

زین نے اسے خود سے دور کیا تھا۔۔

ہالہ کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔۔۔مگر اس سے زیادہ وہ حیران تھی کہ آخر زین کو ہوا کیا کیونکہ آج اس نے واقعی حد کردی تھی۔۔

زین ایسا کچھ بھی

زین نے ہالہ کو خاموش کروایا تھا۔۔

اوجسٹ شٹ اپ۔۔۔

زین چلایا تھا۔۔

کل بھی اسی کے پاس گئی ہوگی تم۔۔۔ نہیں؟ تب ہی تو میرے میسج کا ریپلائے نہیں کررہی تھی۔۔۔

زین نے اپنے بوٹس اتار کے دور پھینکے تھے۔۔ہالہ کو ہمت نہیں ہورہی تھی کہ

وہ اپنی جگہ سے ہلے بھی سہی۔۔

میں نے وضاحت دی تھی زین۔۔۔ اب آپ مجھ پر الزام لگارہے ہیں۔۔۔

ہالہ کافی دیر سے جو ہمت جمع کررہی تھی آخر بول ہی پڑی۔۔

اچھا؟ واقعی؟ جو سب میں دیکھ کے آرہا ہوں اس کے بعد مہندی لگادوں؟ ہاں؟ میرے سامنے یہ حال ہے پیٹھ پیچھے پتا نہیں کیا کیا ہوتا ہوگا۔۔۔۔۔ایک بات کان کھول کر سن لو ہالہ۔۔۔

تمہارے پل پل کی خبر ہوتی ہے مجھے۔۔۔ اس دماغ۔۔۔۔۔۔۔دل یا زبان پہ اگر کوئی بھی آیا۔۔۔۔۔تو یاد رکھنا۔۔۔۔۔۔سمندر کی مچھلیاں اور چیلیں بہت بے دردی سے کھاتی ہیں انسان کو۔۔۔

زین وہاں سے اٹھتے ہوئے المارے سے کپڑے نکالنے لگا تھا۔۔

میرے دل و دماغ اور زبان میں کوئی نہیں ہے زین۔۔۔ کل سے آپ مجھے جواب نہیں دے رہے تھے اور

ہالہ کی بات پھر سے کاٹ دی گئی تھی۔۔

اوہ۔۔۔ تو ہالہ کو میں کم پڑگیا ہوں اب۔۔۔

زین جواب نہیں دیرہا ہو تو کوئی اور ڈھونڈ لیتے ہیں۔۔۔۔۔ہالہ کیلئے تو نوسال مزاق ہی ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین نے دور سے اپنا فون ہالہ کے قریب غصے میں پھینکا تھا۔۔

جارہی ہوں میں زین۔۔۔

ہالہ وہاں سے اٹھی ہی تھی کہ زین نے پھر سے اسے کھینچ کر اپنی الماری کے ساتھ لگایا تھا۔۔

ہالہ میں چھوڑوں گا نہیں اگر تم نے ایسی کوئی بھی حرکت کرنے کی کوشش بھی کی تو۔۔۔

زین کافی غصے میں چلارہا تھا۔۔

زین ہم بعد میں بات کرتے ہیں دیکھیں میری ایسی کوئی بھی سوچ نہیں ہے کہ میں آپ کو چھوڑوں۔۔۔۔۔۔میں آپ ہی کی ہوں چاہے ماردیں مجھے۔۔۔۔۔۔میں اف تک نہیں کہوں گی مگر ابھی ٹھنڈے ہوجائیں پلیز۔۔

ہالہ نے اسکے غصے کو کم کرنا چاہا تھا جس میں وہ کامیاب ہوچکی تھی۔۔

یہاں بیٹھ جائیں چپ کرکے۔۔۔ میرے آنے تک ہلنا نہیں۔۔۔

میں آرہا ہوں فریش ہو کہ۔۔۔۔۔۔چھوڑ آتا ہوں گھر ورنہ پھر مل جائے گا کوئی راستے میں۔۔ سمجھ آگئی؟

زین اس سے دور ہوا تھا۔۔ہالہ نے اثبات میں سر ہلا کر اسے یقین دلایا تھا کہ اس کے آنے تک وہ کہیں بھی نہیں جائے گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین کے جاتے ہی وہ سکون کی سانس لینے کو بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

ہالہ سوچ رہی تھی کہ وہ کتنی بڑی غلطی کرچکی تھی حسن اور زریاب سے مل کر۔۔۔۔۔اسے یاد آیا کہ زین نے کہا تھا کہ وہ اسکے پل پل کی خبر رکھ رہا تھا۔۔۔ہاں بالکل۔۔۔ زین نے واقعی اسکے پیچھے جاسوس چھوڑے ہوئے تھے۔۔اور یہ چیزیں اب ہالہ کیلئے زیادہ خطرناک تھیں۔۔۔مگر اس نے زین سے کہا تھا

مار بھے دوگے تو اف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

اور جو لڑکیاں واقعی پیر کی جوتی بن کے رہنا چاہتی ہیں نہ تو انہیں قسمت سے یہی کھیل کھیلنے پڑتے ہیں۔۔۔۔۔پیروں میں ہی روندی جاتی ہیں پھر چاہے وہ شہزادیاں ہی کیوں نہ ہوں۔۔۔

مگر انسانی تعلقات کے اندھے کھیل کھیلتے ہوئے وہ اس بات کو بالکل بھی نہیں سمجھتیں کہ انکا دل و دماغ کس قدر اندھا ہوجاتا ہے کسی ایک شخص کیلئے۔۔۔

اور اندھوں کو تو ٹھوکریں لگتی ہیں تب ہی تو سنبھلتے ہیں۔۔۔۔۔

مگر کچھ کے نصیب میں تو سنبھنا بھی نہیں ہوتا۔۔۔

اور ایسے لوگوں کو صرف موت سنبھالتی ہے۔۔۔

صرف موت۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

هاله--- یه کلائی په کیا ہوا ہے؟

جزلہ بیگم نے دروازے سے اندر آتی ہالہ کی لال کلائی دیکھ کر اس سے سوال کیا تھا۔۔

یہ وہ میں گرگئی تھی اماں جاتے ہوئے راستے میں

ہالہ جسے زین ابھی ابھی چھوڑ کر گیا تھا اپنے جوتے اتار کر اندر داخل ہوکر میز پر بیٹھی ہی تھی کہ اپنی کلائی کو جزلہ بیگم سے چھپانے لگی جسے زین نے اتنی زور سے پکڑا تھا کہ کوئی بھی دیکھ کر کہ سکتا تھا کہ یہ کوئی چوٹ نہیں تشدد ہی ہے۔۔

ادھر دکھاؤ ذرہ۔۔یہ چوٹ ہے ہالہ؟ جھوٹ بول رہی ہو میرے ساتھ تم؟ سچ بتاؤ یہ زین نے کیا ہے؟

جزلہ بیگم اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکے قریب آکر بیٹھی تھیں۔۔

اماں۔۔۔۔۔عجیب سوال کررہی ہیں آپ بھی۔۔۔۔۔بھلا بتاؤ میں زریاب سے ملنے گئی تھی کہ زین سے۔۔۔۔۔کوئی حال نہیں ہے آپ کا اور چوٹ ہی ہے۔کہیں تو آپ کے سامنے گر کر پھر سے لگوالوں تاکہ آپ کو یقین ہوجائے گا؟ حکم کریں۔۔۔

ہالہ نے اپنا ہاتھ جزلہ بیگم سے چھڑواکر میز پر پڑے پھلوں میں سے سیب نکال کے کھانا شروع کیا تھا۔۔

کہ تو ٹھیک رہی ہے گئی تو زریاب کے پاس ہی تھی۔۔۔۔۔گری ہی ہوگی اسی لئے چوٹ لگ گئی

جزلہ بیگم نے خودکلامی کی تھی۔۔

کیا سوچ رہی ہیں اماں؟

ہالہ کو انکی خاموشی پر تجسس ہوا تھا۔۔ہالہ انہیں بہت حد تک مطمئن کر چکی تھی۔۔۔اور اولاد پھر جھوٹ سے اپنے والدین کو ایک وقت میں مطمئن تو کردیتی ہے مگر بھول جاتی ہے کہ اعتبار چیزوں میں سب سے قیمتی چیز ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

اعتبار ہر انسان کو دنیا میں ایک دفعہ دیا جاتا ہے۔۔۔دوسری دفعہ ممکن ہی نہیں کہ اعتبار کا نام تک سنیں آپ۔۔۔۔۔ہر شخص کو دنیا میں یہ اعتبار ایک ہی دفعہ ملتا ہے۔۔

کچھ نہیں میں دوائی لیکر آتی ہوں ورنہ زخم تکلیف دے گا

جزلہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھی ہیں تھیں کہ ہالہ نے انہے ہاتھ سے پکڑ کر واپس بٹھایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جتنا بڑھنا تھا بڑھ گیا۔۔۔اب اگر وہ اور بڑھنا چاہے تو ہم اسے روک نہیں سکتے اماں۔۔۔۔۔۔رہنے دیجئے۔۔۔۔۔۔جیسا چل رہا ہے چلنے دیجئے۔۔۔۔۔۔خود بخود ہونا ہوگا ٹھیک تو ہوجائے گا

ہالہ نے دورخی بات کی تھی۔۔۔جزلہ بیگم کو اس کی بات کچھ کچھ سمجھ آئی تھی مگر انہیں اس چوٹ کے پیچھے زین ہے نہیں معلوم تھا۔۔

دوا وقت پر نہ لی جائے تو زخم تکلیف دیتا ہے اور کسی بڑی بیماری کی طرف راہ بناتا ہے ہالہ

جزلہ بیگم نے ہالہ کو اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بعض زخموں کی تکلیف ہمیں تکلیف نہیں لگتی اماں۔۔۔۔۔۔وہ زخم بہت پیارے ہوتے ہیں ہمیں۔۔۔

ہالہ نے پھر سے دورخی بات کردی تھی۔۔

زخم کو زخم ہی کہا جاتا ہے چاہے آپ کو پیارا ہو یا نہ ہو۔۔۔۔۔۔اور جو بھی زخم کا نام سنتا ہے اسکے ذہن میں تکلیف ہی آتی ہے سکون نہیں آتا ہالہ۔۔۔

جزلہ بیگم نے اسکی کلائی کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

مگر یہ کوئی اتنا بڑا زخم نہیں اماں

ہالہ اپنی کلائی کی طرف دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔

یہ چھوٹا ہے مگر اس سے جو بڑے بڑے نقصان ہونگے وہ چھوٹے نہیں ہیں

ہالہ۔۔۔

جزلہ بیگم نے شانے اچکائے تھے۔۔

فلاسفیاں ہی کھیلانی ہے یا کچھ کھانے کو بھی ہے؟

ہالہ جب جزلہ بیگم سے ہارنے لگی تو فوراً سے بات کا رخ بدلتے ہوئے بولی۔۔

آؤ اٹھو میری مدد کرو کھانا بنانے میں۔۔۔

جزلہ بیگم وہاں سے اٹھ کر کچن کی طرف جاتے ہوئے کہ کر گئیں تھیں۔۔

جی جی جناب چلیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ انکے پیچھے چلتے ہوئے کچن میں پہنچی تھی۔۔

یہ لو سبزیاں صاف کرو

جزلہ بیگم نے اسے سبزیاں دھونے کو دیں تھیں۔۔

وہ کچھ وقت اس کے ساتھ گزارنا چاہتیں تھیں۔۔کچھ دن سے ہالہ بہت مصروف ہوگئی تھی اور اسے جزلہ بیگم کے ساتھ گزارنے کو وقت ہی نہیں مل رہا تھا۔۔جزلہ بیگم خوش تھیں کہ اب زین کی وجہ سے کوئی بحث نہیں ہوئی اور نہ ہی وہ انکے پاس سے اٹھ کر گئی ہے۔۔

اماں یہ کیا ہے؟

ہالہ نے شیشے کا جار ہاتھ میں پکڑ کر جزلہ بیگم کی طرف کیا ہی تھا کہ کہ وہ جار اسکے ہاتھ سے گر گیا۔۔

ہالہ۔۔۔ کیا کرتی ہو بیٹا۔۔۔۔۔۔کہیں لگی تو نہیں ابھی۔۔۔۔۔۔یہ کل ہی لیکر آئی تھی میں سٹور سے۔۔۔۔۔۔اوپر لکھا بھی ہوا تھا کہ بہت نازک ہے مضبوطی سے پکڑنا ہے مگر تم نے کہاں پڑھنی ہوتی ہیں احتیاطی تدابیر

جزلہ بیگم نے اپنا کام چھوڑ کر اسے ٹوٹے شیشے سے دور کیا تھا۔۔

ہالہ اب وہاں بیٹھی ان کرچیوں کو دیکھنے لگی تھی۔۔

چیزوں پر احتیاطی تدابیر لکھی ہوتی ہیں۔بتایا ہوتا ہے کہ کیسے اور کب اور کس طرح سے استعمال کرنا ہے مگر ہم کہاں احیتیاطی تدابیر پڑھتے ہیں۔

انسانوں پر بھی احیتیاطی تدابیر لکھی ہوتی ہیں اماں جو ہم دیکھتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔انکی ذات کو دیکھنے سے ہی معلوم ہوجاتا ہے ان احیتیاطی تدابیر کا۔۔۔۔۔۔مگر ہم نہیں پڑھتے۔۔۔۔۔۔اور پھر۔۔۔۔

پھر اسی ٹوٹے ہوئے کانچ کی طرح ہم بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔۔۔کرچیوں کی طرح ہماری ذات کی بھی کرچیاں ہوجاتی ہیں۔۔

ہالہ بے بسی سے جزلہ بیگم کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جزلہ بیگم اب اسکی بات اچھی طرح سے سمجھ چکیں تھیں مگر پھر سے کچھ بھی کہ کر ہالہ کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔

اٹھو۔۔۔جاؤ اپنے کمرے میں اور چینج کرلو۔۔۔میں صاف کرلوں گی اسے۔۔۔

جزلہ بیگم نے ہالہ کو اٹھا کر اس کانچ سے دور کیا تھا۔۔

ہمم میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔۔۔آپ دھیان سے کرئے گا سب

ہالہ خود کو نارمل کر کے جزلہ بیگم کو پیار کرکے وہاں سے جاچکی تھی۔۔۔۔اور ہر بار کی طرح وہ جزلہ بیگم کو پھر سے پریشان کر گئی تھی۔۔۔

اور یہ تو ہونا ہی تھا۔۔۔۔۔جب ہم احتیاط نہیں کرتے تو ٹوٹ تے ہی ہیں۔۔۔۔۔جب وقت پر کسی زخم کو نہ روکا جائے تو وہ بڑھتے بڑھتے اتنا بڑھ جاتا ہے کہ آپ کی دسترس سے بہت دور نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔اور تب آپ کی دسترس میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔اور تب۔۔۔

تب صرف تکلیف میں آپ نہیں ہوتے ہر وہ شخص جو آپ کا قریبی ہوتا ہے اس زخم کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔۔۔۔۔اور تب آپ کے گئے فیصلے صرف آپ کو نقصان نہیں پہنچاتے۔۔

آپ کے قریب موجود ہر شخص اس نقصان کی آگ کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔۔۔

ہر شخص۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بھئی آج تو بہت ہی مزہ آگیا۔۔جوانی کے دن یاد آگئے ہمیں تو۔۔۔۔۔۔کیسے سیر و تفریح کیلئے دوستوں کے ساتھ جایا کرتے تھے کھایا پیا کرتے تھے اور واپسی پہ خالی جیب لیکر ابو کے سامنے کھڑے ہوکر وہ پچیس تیس منٹ اپنی بیعزتی کروایا کرتے تھے۔۔۔ہاہاہا بہت مزہ آیا ہمیں آج تو۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حاکان صاحب جو آج اپنی بیگم کے ساتھ سیر و تفریح کیلئے گئے تھے شام کی چائے پر سارے دن کی سیر سے کتنا لطف اندوز ہوئے بتا رہے تھے۔۔آج وہ معمول سے ہٹ کر خوش تھے۔۔کیونکہ انہوں نے اپنی ذات کو وقت دیا تھا۔۔ اور جب سب سے دور ہوکر خود کو تھوڑا وقت دیا جائے تو سکون اور خوشی کیسے نہیں ہوتی بھلا۔۔

ہاں واقعی آج کا دن تو کافی اچھا تھا ہمارا۔۔

وردہ بیگم نے بھی تصدیق کی تھی۔۔

اینڈ دا کریڈیٹس گوز ٹو می

ہالہ نے شوخ لہجے میں کہا تھا۔۔

اسکی اس بات پر سب ہنسے تھے وہ خود بھی ہنسی تھی اور اسے دیکھ کر جزلہ بیگم بھی ہنسیں تھیں۔۔

بالکل بالکل کریڈیٹس تو ہالہ کو ہی جاتے ہیں اسے کیسے بھول سکتے ہیں بھئی ہم

عزہ نے ہالہ کی بات پر فوراً سے کہا تھا۔۔

ہاں بھئی زندگی میں تھوڑی بہت تبدیلیاں اچھی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔خوش رہنے کیلئے تھوڑا بہت بدلاؤ ہونا چاہئے زندگی میں۔۔۔اور اگر نہ ہو ایسا تو پتا ہے کیا ہوتا ہے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فیروز صاحب نے میز سے چائے اٹھا کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پہ رکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔۔

نہیں

شام کی چائے پہ موجود تمام لوگوں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔

پھر آپ حاکان بھائی جیسے بنتے جاتے ہیں

فیروز صاحب نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں کہا تھا۔۔

ایک انکی یہ بات اور دوسرا انکا مطمئن ہونا حاکان صاحب کے تن بدن کو آگ

لگا چکا تھا۔۔

کیا مطلب ہوا تمہاری اس بات کا فیروز۔۔۔

وہاں موجود تمام لوگ بات کا مطلب سمجھ چکے تھے اور دل ہی دل میں مسکرادئے تھے۔۔۔مگر حاکان صاحب نے دوبارہ سوال کرکے جیسے فیروز صاحب کو موقع دیا تھا اپنی بات بدلنے کا۔۔

ہاں بھئی فیروز تم کیا ہمارے حاکان صاحب کو سر پھرا یہ بوڑھا کہ رہے ہو جسے کسی بات کی عقل سمجھ نہیں ہوتی اور تم نے کیا انہیں جذباتی بھی کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں حاکان بھائی اسکا یہی مطلب تھا میں نے اسکا دماغ پڑھ لیا ہے

خاقان صاحب نے بھی جلتی ہوئی آگ میں بھرپور تیل ڈال کے پیٹرول کا بھی اضافہ کیا تھا۔۔

فیروز صاحب کی تو جیسے ہنسی بہت مشکل سے رکی ہو۔۔

خاقان میں کچھ سمجھ نہیں پایا تم میری جانب ہو یا میرے خلاف۔۔۔

حاکان صاحب نے ترچھی نگاہ سے انہیں گھورا تھا۔۔

ارے بھئی میرا کہنے کا مطلب بزرگ تھا۔۔۔

بزرگ باعزت اور باعثِ شرف لفظ ہوتا ہے۔۔۔تم لوگ بھی نہ بس پتا نہیں

کیا کیا کہتے رہتے ہو میرے حاکان بھائی کو

فیروز صاحب نے اتنے اچھے طریقے اور صفائی سے بات گھمائی تھی کہ سب انہیں داد دیۓ بغیر رہ ہی نہ سکے۔۔۔

ہاں خاقان تم کچھ کہ رہے تھے

حاکان صاحب نے اپنی لاوے سے بھری توپ کا رخ خاقان صاحب کی طرف کیا تھا۔۔

فیروز صاحب نے تو خود کو بچا لیا تھا مگر اب خاقان صاحب کو بچانا اب کسی کے بس کی بات ہی نہیں رہی تھی۔۔

اللہ کی قسم یہ فیروز میرے ساتھ ہمیشہ یونہی کرتا ہے۔تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں فیروز۔۔۔مگر فی الحال میں نکلتا ہوں

خاقان صاحب نے حاکان صاحب سے جان چھڑواکر فرارگی اختیار کی تھی۔۔

بزدل انسان۔۔۔

حاکان صاحب نے بھاری آواز میں دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔

اس واقعے پر سب خوب ہنسے تھے۔۔

شاہد انکل کہیں جارہے ہیں کیا؟

ہالہ جو خاقان صاحب کو جاتے دیکھ رہی تھی اسکی نظر شاہد صاحب پہ پڑی تھی جو اپنا سامان نکلواکر کہیں بھیج رہے تھے۔۔

ہاں جی انکی بیٹی نے بلوا لیا ہے انہیں واپس۔۔۔۔۔بس رات میں ہی نکلیں گے یہ

فیروز صاحب نے ہالہ کی بات کا جواب دیا تھا۔۔

پھر سے بلوالیا اس نے؟ شاہد انکل کو نہیں جانا چاہئے تھا۔اسکا شوہر کل کو پھر نکلوا دے گا لڑ جھگڑ کر۔تب کیا کریں گے۔۔۔کتنی ذلت والی بات ہے۔۔۔

ہالہ نے انکے جانے پر افسوس کیا تھا۔۔اور کرتی بھی کیوں نہ۔۔۔۔۔دوسری دفعہ جب شاہد صاحب کی بیٹی نے انہیں گھر بلوا کر رکھا ہی تھا تو انکے شوہر نے لڑ جھگڑ کر شاہد صاحب کو گھر سے نکلوادیا تھا اور وہ اپنا کمزور وجود لیکر یہاں رہنے آئے تھے۔۔

سمجھایا تو تھا تمہیں جب تک اندھوں کو ٹھوکر نہیں لگتی۔۔۔۔۔وہ نہیں سنبھلتے۔۔۔۔

عزہ نے شانے اچکائے تھے۔۔

مگر اب کی دفعہ بات یہ نہیں ہے۔۔۔اب یہ گھر سیل کر کہ جارہے ہیں۔۔۔واپسی کی کوئی امید نہیں ہے

فیروز صاحب نے معلومات میں اضافہ کیا تھا۔۔

کیسی اولاد ہے۔۔۔۔۔۔بھول جاتی ہے کہ وقت اپنے لوگوں کا بدلا لیتا ہے

جزلہ بیگم نے افسوس سے کہا تھا۔۔

اب یہاں کون آرہا ہے پھر؟

عزہ فیروز صاحب کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔جنہیں کالونی کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی خبر ہوتی تھی۔۔

دیکھو کوئی اسے اب۔۔۔۔۔۔۔۔بھلا بتاؤ لڑکی۔۔مجھے کیسے پتا ہو۔۔۔۔۔۔میں کوئی خبریں رکھتا ہوں

فیروز صاحب نے عزہ کے کان کھینچے تھے۔۔

اب بات تو کچھ ایسی ہی ہے فیروز انکل

ہالہ نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

ہالہ سدھر جاؤ تم میں کہ رہا ہوں

حاکان صاحب نے اسے خاموش کروایا تھا۔۔

چلیں نہ شاہد انکل کو سلام کر کے آتے ہیں۔۔۔۔۔پھر نہ جانے کب ہو ملاقات ہماری

ہالہ نے اپنی جگہ سے اٹھ کر سب کو اٹھانا چاہا تھا۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔

سب اسکی بات سے متفق ہو کر شاہد صاحب سے سلام دعا کو گئے تھے۔۔

اور ایسے مواقع پر واقعی دیر نہیں کرنی چاہئے۔۔۔۔

ایک آخری سلام تو سب کو کر ہی لینا چاہئے۔۔۔کسی کو کہاں خبر کہ کب تک مہلت ملتی ہے تو پھر بعد میں بیٹھ کر اسکی یادوں میں رونا اور پچھتانا۔۔۔۔۔۔

کہاں کی عقل مندی ہے بھلا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین یہاں کیا کررہے ہیں۔۔۔۔۔پھر سے مجھے یہاں دیکھ کر کچھ الٹا سوچیں گے۔۔۔۔۔کیا کروں کیا کروں۔۔۔۔کہیں میرا پیچھا کرتے ہوئے تو نہیں آگئے۔۔۔۔۔ایسا کرتی ہوں واپس اپنی جگہ پر جاکر بیٹھ جاتی ہوں۔۔

ہالہ سی گرین ٹی اور ڈینم اوورآل پہنے کافی شوپ میں پونی ٹیل کے ساتھ اپنی کلائنٹس سے میٹینگ ختم کرکے واپس جانے کو مڑی ہی تھی کہ سامنے زین کو بیٹھے دیکھ کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگی۔۔

اللہ جی زین کہیں یہاں دیکھ نہ لے مجھے۔۔۔۔۔بچالیں آج تو

ہالہ نے سر جھکا کر لیپ ٹاپ میں اپنا منہ گھسایا تھا۔۔

یہاں بیٹھی رہی اور زین کو پتا چل گیا تو وہ سوچیں گے کہ کسی کا انتظار کررہی ہوں۔۔۔۔۔۔اٹھ ہالہ۔۔۔۔۔۔بالکل نظرانداز کرتے ہوئے نکلتی ہوں زین کو پتا بھی نہیں چلے گا۔۔۔ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔

ہالہ لیپ ٹاپ بند کرکے وہاں سے نکل ہی رہی تھی کہ زین نے اسے آواز دی تھی۔۔

ہالہ۔۔۔ تم نظر انداز کررہی ہو مجھے؟

زین سکائے بلیو شرٹ پر بلیک کوٹ اور ٹائی لگائے بلیک جینز میں اسکے پیچھے چلتا ہوا آیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ زین آپ یہاں۔۔۔۔۔۔میں کیوں نظر انداز کرنے لگی بھلا۔۔۔آپ یہاں کیا کررہے ہیں ویسے؟

ہالہ نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔۔۔جیسے اسے یقین دلارہی ہو کہ انکا ملنا ایک اتفاق تھا اور ہالہ کو اس اتفاق کا نہیں پتا تھا۔۔

یہ میرا سوال ہے ہالہ۔۔۔

زین نے دونوں ہاتھ جیب میں دئے ہوئے کرسی سے ٹیک لگائے ہوئے کہا تھا۔۔

میری تو میٹینگ تھی کلائینٹ سے۔۔۔۔۔آپ؟

ہالہ نے اسے لیپ ٹاپ دکھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

میں دوست کے ساتھ کافی کیلیئے آیا تھا۔۔آؤ کچھ دیر بیٹھو۔۔۔۔۔ساتھ کچھ وقت گزارتے ہیں۔۔۔وہ بس جا ہی رہا ہے

زین نے اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اسکا ہاتھ پکڑ کر میز پر لے جاکر بٹھایا تھا۔۔

زین خیریت؟

احتشام جس کے ساتھ زین کافی پینے آیا تھا اپنے سامنے ہالہ کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔۔۔اسے ہالہ کے بارے میں علم نہ تھااور زین یوں کسی کو لاکر بٹھا دے تو حیرت تو ہوگی ہی نہ۔۔

کیوں؟

منگیتر ہے میری اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے؟ ہاں؟

زین نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔۔

السلام علیکم۔۔۔ احتشام ولید۔۔

احتشام نے اپنا تعارف کروانا چاہا تھا۔۔

لو جی۔۔۔۔۔تعارف کروانے کو نہیں کہا تمہیں۔۔۔۔۔اب جاسکتے ہو تم۔۔

زین کو اسکی یہ حرکت عجیب لگی تھی جبکہ اس تعارف میں کچھ بھی عجیب نہ تھا سوائے زین کی سوچ کے۔۔

ہالہ نے ایک نظر احتشام اور ایک نظر زین کو دیکھ کر شرمندہ ہوکر نظریں جھکائیں تھیں۔۔

ایکسکیوز می۔۔۔۔۔مجھے یہ کال لینی ہے۔۔۔۔۔اور تب تک تم جاسکتے ہو احتشام۔۔۔

زین فون کال پر وہاں سے اٹھتے ہوئے احتشام کو تھپکی دیکر گیا تھا۔۔

سیریسلی۔۔۔عجیب انسان ہے یہ۔۔۔۔۔آپ کیسے رہ لیتی ہیں اسکے ساتھ۔۔۔۔۔توبہ ہے۔۔۔۔۔

سائیکو۔۔۔

احتشام کو اسکی اس حرکت پر بے حد غصہ آیا تھا اور آتا بھی کیوں نہ ہر انسان کی ایک عزتِ نفس ہوتی ہے جسے زین جیسے لوگ بالکل نہیں سمجھ سکتے۔۔۔

ہالہ جو گلاس منہ کو لگائے پانی پی رہی تھی احتشام کی اس بات سے اسے زوروں کی کھانسی لگی تھی۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں محترمہ؟

احتشام اٹھ کر فوراً سے اسکے پاس آکر اسے تھپکی دینے لگا تھا کہ اسکی کھانسی رک جائے۔۔۔۔۔کھانسی تو رک گئی مگر زین جو مسکراتے ہوئے فون پہ مصروف تھا ایک جھٹکے سے مڑ کر اس نے جن کڑے تیوروں سے لمحے کے ہزارہویں حصے میں ہالہ کو مڑ کر دیکھا, ہالہ کی موت واجب تھی۔۔۔۔۔

آپ جائیں دیکھیں میں ٹھیک ہوں بالکل

ہالہ نے اسکا ہاتھ خود سے دور کیا تھا۔۔۔۔۔اسے اندازہ تھا زین کی سوچ اور غصے دونوں کا ہی۔۔۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ ہرجگہ پہ تماشہ بننا شروع ہو جائے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ ہیلو۔۔۔ کیا مسئلہ ہے؟ ہاں؟ ابھی کہ ابھی نکلو یہاں سے ورنہ اچھا نہیں ہوگا تمہارے لئے۔۔۔

زین نے احتشام کو غصے میں دھکا دیکر پھینکا تھا۔۔

ریڈیکیولس زین۔۔۔

احتشام اپنا کوٹ کرسی سے اٹھا کر وہاں سے نکلا تھا۔۔

اور اب ہالہ کی خیر نہیں تھی۔۔۔۔

ایک گرم کافی پلیز۔۔۔

زین نے چلا کر آرڈر دیا تھا۔۔

زین کڑے تیوروں سے مسلسل اسے گھوررہا تھا مگر ہالہ اسکی نظروں سے بچنے کی کوشش کررہی تھی۔۔

آئے آرڈرڈ آ کافی۔۔۔

زین پھر سے چلایا تھا۔۔اور اب کی بار کافی فوراً سے آگئی تھی جو زین کے سامنے رکھ دی گئی تھی۔۔

ہالہ کو تھوڑے تھوڑے سے موت کے ذرائع نظر آنے لگے تھے۔۔

پیو اسے۔۔۔

زین نے ہالہ کے سامنے کافی کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں؟ زین یہ بہت گرم ہے ابھی

ہالہ نے بے یقینی سے کہا تھا۔۔۔۔

ہالہ میں نے کہا اسے ابھی کہ ابھی پیو۔۔۔

زین نے ہالہ کا بازو زور سے پکڑ کر اسے آگے کو کھینچا تھا۔۔

زین

ہالہ درد سے چینخی تھی۔۔

بہت کھانسی ہورہی ہے آج کل تمہیں۔۔۔ذرہ سی غرم کافی پیو گی نہ تو ٹھیک

ہو جائے گا

زین نے اسے کپ پکڑایا تھا۔۔

مگر میری غلطی کیا ہے آپ خود لائے تھے مج۔۔۔۔۔۔

ہالہ مزید کچھ کہتی اس سے پہلے ہی زین نے اسے چپ کروایا تھا۔۔

ایک سانس میں پیو اب۔۔۔

اور مزید ایک لفظ کہو اور تمہیں دو کپ پینے پڑیں گے۔۔۔

ہالہ کو زین کی اس حرکت پہ بہت رونا آیا تھا۔۔اور آج اسکا اپنے آنسوؤں پر کوئی قابو بھی نہ رہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سسکتے ہوئے سارا کا سارا کپ پی گئی تھی۔۔اسکا منہ اور زبان دونوں جل چکیں تھیں۔۔۔۔۔۔مگر زین کو ذرہ شرمندگی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

گڈ گرل۔۔۔ آئندہ ایسا ہوا تو تمہارا یہ خوبصورت چہرہ جلادوں گا گرم کافی سے سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔۔چلو چلتا ہوں میں۔۔۔۔ٹیک کیئر۔۔۔

زین ہالہ کے گال کو سہلاتا ہوا گیا تھا۔۔۔۔

پتا نہیں کیوں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے میرے ساتھ۔آج تو میری کوئی غلطی بھی نہیں تھی۔۔۔۔میں تو نہیں آئی تھی یہاں۔۔۔۔زین لیکر آئے تھے۔۔۔۔

یااللہ کیا ہورہا ہے میرے ساتھ۔۔۔

زین کے جاتے ہی ہالہ نے پانی کا گلاس فوراً سے پیا تھا مگر وہ جلن کم نہ کر پائی تھی۔۔۔۔

اور یہی چیز تو جزلہ بیگم نے اسے سمجھائی تھی کہ جب زخم کو وقت پر ختم نہ کیا جائے تو وہ کسی بہت بڑی بیماری کو کھینچ کر لاتا ہے۔۔۔۔۔مگر ایک ٹھوکر بھی تو بہت ضروری ہوتی ہے زندگی میں۔۔۔

اور بہت سے لوگ شاید اسی کے انتظار میں بہت سی ٹھوکریں لگوا لگوا کر اپنا وجود ختم کرلیتے ہیں۔۔۔

ہالہ ٹہرو ٹہرو رکو ذرہ کہاں بھاگ رہی ہو تم۔۔۔

ہالہ جو ابھی ابھی کندھے پر بیگ لٹکائے کالونی میں داخل ہوئی تھی گھر کی طرف بڑھ ہی رہی تھی کہ عزہ نے اسے پیچھے سے آکر روکا تھا۔۔

کیا ہوا عزہ؟

ہالہ نے اپنے درد کو بمشکل چھپاتے ہوئے نارمل ہوکر اسے جواب دیا تھا۔۔

ہالہ تم سے بات کرنی تھی ایک۔۔

عزہ نے ہاتھ پیچھے کو باندھے تھے۔۔

ہاں بولو عزہ میں سن رہی ہوں

ہالہ نے اب اپنا رخ عزہ کی جانب کیا تھا۔۔

وہ دوست ہے میری ایک اسے ویب ڈیویلپر چاہیے۔۔یہی بتانا تھا

عزہ نے ہالہ کے چہرے پہ آئے بال ہٹائے تھے جو ہوا کی وجہ سے بار بار اس کی پونی ٹیل سے نکل رہے تھے۔۔

تو؟

ہالہ نے سوال کیا تھا۔۔

ہیں۔۔۔ ہالہ تو تم ہو نہ ویب ڈیویلپر۔۔۔ اس سے بات کرلینا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ کو اسکے سوال پر حیرت ہوئی تھی۔۔

اوہ اچھا۔۔۔

ٹھیک ہے تم اسے میرا نمبر دیدینا پھر ہو جائے گی بات۔۔

ہالہ یہ کہہ کر پھر سے جانے کیلئے مڑی تھی۔۔

ہالہ رکو۔۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں کچھ پریشان لگ رہی ہو۔۔۔۔۔کوئی بات ہے کیا؟

عزہ نے اسے پھر سے روکا تھا۔۔

نہیں کچھ بھی تو نہیں۔۔

عزہ انسان کے جذبات پرکھنے میں ماہر تھی۔۔اور ہالہ انسان پرکھنے میں ناکام تھی۔۔

کچھ تو ہے جو تمہیں پریشان کررہا ہے بتاؤ بات نہیں چھپاتے۔۔۔

عزہ نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے تھے۔۔

وہ کیوں؟

ہالہ نے وجہ جاننی چاہی تھی۔۔

وہ اس لئے ہالہ کہ جب باتوں کو ادھورا چھوڑ دیا جائے تو وہ اس زخمی سانپ کی طرح ہوجاتی ہیں جسے تھوڑا سا زخم دیکر تڑپنے کیلئے چھوڑ دیا جائے۔۔۔۔۔

پہلے سے زیادہ خطرناک۔۔۔

کبھی بھی ڈس دینے والی۔۔۔

عزہ نے چلنا شروع کیا تھا۔۔

اور اگر کچھ ہمیں پہلے سے ہی ڈس رہا ہو تو؟

ہالہ نے بھی عزہ کے ساتھ چلنا شروع کیا تھا۔۔

تو اسے پکڑ کر یا تو پورا کا پورا ختم کردینا چاہیئے۔۔۔۔۔یا پھر اسے خود کا مکمل

وجود دیدینا چاہیے کہ ہاں لو ڈسو ہمیں۔ماردو۔۔۔ایک ہی دفعہ تکلیف ختم کرو۔۔۔۔۔۔بیچ میں نہیں لٹکنا چاہیئے۔۔۔

عزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

عزہ اگر کسی سے تعلق آپ کو تکلیف دیرہا ہو تو کیا کرنا چاہیئے؟

ہالہ اب رکی تھی۔۔

تو اس تعلق یا انسان کو صدقہ کردینا چاہیئے۔۔۔۔۔یعنی کسی اور کے حوالے کردینا چاہیئے۔۔۔۔۔ہوسکتا ہے وہ آپ کیلیئے مناسب ہی نہ ہو۔۔۔

عزہ چلتے ہوئے رکی اور اسکی طرف مڑی تھی۔۔

اور اگر کوئی محبت میں اپنا حق جتاتا ہو مگر آپ کو نقصان پہنچارہا ہو تب بھی؟

ہالہ کو اسکی بات اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔ہالہ نے پھر سے چلنا شروع کیا تھا۔۔

ہالہ حق جتانے کا مطلب نقصان پہنچانا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔محبت کا مطلب نقصان پہنچانا نہیں ہوتا۔۔۔جو انسان آپ سے واقعی محبت کرتا ہو نہ تو وہ تو خود کو اس قابل ہی نہیں سمجھتا کہ وہ آپ پر حق جتائے۔۔۔۔۔اسے ان سب کیلیئے وقت نہیں ملتا۔۔۔وہ بس انہی کوششوں میں ہوتا ہے کہ آپ کو خوش کیسے کیا جائے۔۔۔کیئر کیسے کی جائے۔۔۔۔نئے نئے بہانے ڈھونڈتا ہے آپ کو ہنسانے کے۔۔۔۔۔وہ آپ کی عزت کرتا ہے آپ کو کبھی ذلیل نہیں

کرتا۔۔۔آپ کی چھوٹی سی چوٹ اسکے لئے جان لیوا بن جاتی ہے۔۔۔

کسی کو اذیت دینا اور کسی پر حق جتاتے رہنا محبت نہیں ہوتی میری جان۔۔۔

کسی کو تکلیف میں رکھنا محبت نہیں ہوتی۔۔۔

کسی کو رلا کر سکون سے سوجانا محبت نہیں ہوتی۔۔۔

کسی کو سب کے سامنے ذلیل کر کے وہاں سے نکل جانا محبت نہیں ہوتی۔۔۔

کسی کو ہر وقت کسی نہ کسی پریشانی میں الجھائے رکھنا محبت نہیں ہوتی۔۔۔

کسی سے دوبول پیار سے بات کرلینا کچھ شیئر کرلینا محبت نہیں ہوتی۔۔۔

کسی کو صرف اپنا بنا کے رکھنا اونلی می کا ٹیگ لگا دینا کسی سے نہ ملنے دینا کسی سے بات نہ کرنے دینا کسی کے ساتھ ہنستے نہ دیکھنا محبت نہیں ہوتی میری جان۔۔۔

کسی پر چلانا اور الزامات لگانا محبت نہیں ہوتی میری جان۔۔۔

یہ سب دھوکہ فریب ہوتا ہے محبت ایسی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔

عزہ نے وہیں کھڑے ہوکر ہالہ کو سمجھایا تھا۔۔۔صاف صاف معلوم ہوتا تھا کہ اسکا اشارہ زین کی ہی طرف ہے۔۔

اچھا چلو میں چلتی ہوں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے جواباً کچھ نہ کہا تھا۔۔

رکو۔میں کچھ لائی تھی تمہارے لئے۔۔۔۔۔کل یہ دیکھا تو فوراً تم ذہن میں آئی۔۔۔۔۔یہ بریسلیٹ تم پہ بہت سوٹ کرے گی۔۔۔۔۔میں پہنا دوں؟

عزہ نے ہالہ کے سامنے سلور چین والا بریسلیٹ کیا تھا جس میں بہت خوبصورتی سے ایک طرف چھوٹے چھوٹے نیلم پتھر لگے ہوئے تھے۔۔

عزہ۔۔۔۔۔یہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔لو پہناؤ۔۔۔

ہالہ نے اپنی کلائی عزہ کے سامنے کی تھی۔۔

مجھے اچھا لگا تمہیں پسند آیا ہالہ۔۔۔۔۔

تعلق میں حق جتایا جاسکتا ہے ہالہ۔۔۔۔۔حق جتانے میں تعلق نہیں بنایا جاتا۔۔۔پوزیسونس اچھی ہوتی ہے مگر جب تک رشتے میں ہو۔۔۔۔۔مگر جب رشتہ اس میں آجاتا ہے تو ہر شہ خراب ہونے لگتی ہے۔۔

عزہ نے ہالہ کی کلائی پر بریسلیٹ پہناتے ہوئے اسے سرگوشی کی تھی۔۔

بہت شکریہ تمہارا عزہ۔۔۔۔مجھے بہت پسند آیا یہ۔۔۔

ہالہ نے اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

اس نے دینا مناسب ہی نہیں سمجھا تھا۔۔

کچھ لینے کیلئے کچھ دینا تو پڑتا ہے۔۔۔

عزہ نے اسکی کلائی پہ موجود بریسلیٹ کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

کیا مطلب؟

ہالہ نا سمجھتے ہوئے بولی تھی۔۔

اچھا لگ رہا ہے ہالہ۔۔۔ اتارنا مت اب کبھی۔۔۔

عزہ نے اسکا سوال نظر انداز کیا تھا۔۔

نہیں اتاروں گی۔۔۔۔۔۔چلو جارہی ہوں میں۔۔۔۔۔۔اللہ حافظ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ کہتے ہوئے گھر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

خوش رہو ہالہ۔۔۔

عزہ نے اسے جاتے دیکھ کر خود کلامی کی تھی۔۔

ضروری نہیں ہوتا کہ ہر بار بظاہر اچھا دکھنے والا واقعی آپ کا مخلص ہو۔۔۔۔۔۔

اور نہ ہی معصوم اور نا سمجھ نظر آنے والا معصوم ہوتا ہے۔۔

مگر یہ تو سب دھوکے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔کبھی آنکھوں کے تو کبھی دل کے۔۔۔۔۔۔اور یہ جو دل کے دھوکے ہوتے ہیں نہ یہ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔۔۔

السلام علیکم امی۔۔۔ میں گھر آ گئی ہوں۔۔

ہالہ جو ابھی ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی دروازہ بند کرکے بیگ دروازے کے قریب سنگل سیٹر پر رکھ کر اپنے بوٹس اتارتے ہوئے بولی تھی۔۔

بڑی جلدی آگئی ہو بیٹا۔۔۔میں تو سوچ رہی تھی کہ آج باہر ہی رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔

جزلہ بیگم نے بھر پور ماؤں والے لہجے میں میٹھا سا طنز کیا تھا۔۔

اماں میں نو بجے گئی تھی اور ایک بجے آگئی ہوں۔۔۔۔۔اب اس سے زیادہ جلدی کیسے آؤں۔۔۔۔۔حد کرتی ہیں آپ بھی۔۔۔

ہالہ تھکے تھکے قدموں سے آگے بڑھتی ہوئی میز کے قریب پہنچی تھی اور تھکاوٹ کی وجہ سے وہیں بیٹھ گئی۔۔۔۔

ہاں ہاں بس ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ماں کو مت سکھاؤ اپنی تم۔۔۔

جزلہ بیگم نے بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔معلوم ہورہا تھا کہ وہ کہیں جارہی ہیں۔۔۔۔۔۔

کدھر؟ ہیں؟ کدھر کی تیاریاں ہیں اب؟

ہالہ نے مڑ کر جزلہ بیگم کو دیکھا تھا جو جانے کیلئے بالکل تیار ہی کھڑیں

تھیں۔۔

تمہاری خالہ کی طرف جارہی ہوں بہن۔۔۔

کچھ طبیعت نہیں ٹھیک انکی۔۔۔۔۔تم بھی چلو میرے ساتھ۔۔۔کل تک واپس آجائیں گے۔۔۔۔۔ہمم؟

جزلہ بیگم فوراً سے اسکے پاس آکر بیٹھیں تھیں۔۔۔۔۔وہ ہالہ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتی تھیں مگر ہالہ نے ہر بار کی طرح اس دفعہ بھی انکار کرنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔

نہیں امی۔۔۔۔۔میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔آپ چلی جائیں اور سب کو میرا سلام بھی کہیئے گا اور خالہ سے میری طرف سے حال چال بھی پوچھ لیجئے گا۔۔۔

ہالہ نے فوراً سے منع کیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زین جس کو اس کا کسی سے بات کرنا نہیں پسند کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی میل کزن سے ملنے ملانے دے۔۔

اور اس موضوع پر زین یونیورسٹی میں ہی اسے ایک دفعہ سب کے سامنے ذلیل کرچکا تھا۔۔۔کیسے ممکن تھا کہ وہ دوبارہ وہی حماقت کرتی۔۔۔۔۔نوسال سے بہت ہی کسی ایمرجنسی میں وہ اپنے کسی خاندانی رشتے سے ملی تھی۔۔۔۔۔تو صرف طبیعت خراب پر جاکر وہ اپنی موت کو زین کے ہاتھوں کیوں آواز دیکر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلاتی۔۔۔

اس نے خالہ کی طرف جانے سے انکار کر کے خود کو کافی سمجھدار محسوس کیا تھا۔

بدتمیز۔۔۔

کبھی جو ماں کیلئے ہاں کی بھی ہو تم نے؟

جزلہ بیگم منہ بناکر وہاں سے اٹھیں تھیں۔

ہی ہی ہی ہی۔شکریہ میری پیاری اماں۔۔۔

ہالہ نے میز پر پڑے شیشے کے جگ سے گلاس میں پانی ڈال کر پینا شروع کیا تھا۔

ہالہ ویسے اگر تمہاری مصروفیات ختم ہوگئی ہوں تو اس کتے کو بھی تھوڑا وقت دیدیا کرو۔۔۔

جزلہ بیگم نے ہالہ کے منہ سے گلاس ہٹاتے ہوئے کہا تھا۔

کس کتے کو امی؟

ہالہ نے سوالیہ نظروں سے جزلہ بیگم کو دیکھا تھا۔

سنوئی کو بیٹا جی سنوئی کو۔تم کیا سمجھی میں زین کی بات کررہی ہوں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہاہاہا ہالہ تم بھی نہ۔۔۔ اب میں بیچارے سنوئی کو اس زین سے تھوڑی ملاؤں گی۔۔

جزلہ بیگم کا ہالہ کے اس سوال پر ہنس ہنس کر برا حال ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔
سارے گھر میں ان کے قہقہے گونج نے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

اماں۔۔۔ ہنسنا تھا؟

ہالہ نے انکی اس بات پر برا سا منہ بناکر آنکھیں گھمائیں تھیں۔۔۔۔۔۔مگر جزلہ بیگم پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔وہ مسلسل ہنس رہیں تھیں۔۔۔۔انکے قہقہے ہواؤں میں بلند تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زندہ دل لوگوں کو ہنسی آتی ہے ہالہ۔زین کے سائے میں رہنے والے اسی کی طرح ہوجاتے ہیں۔۔۔۔۔۔کھڑوس۔۔۔

اٹھو اب جاؤ سنوئی کو واک پر لیکر جاؤ شاباش۔۔۔۔

جزلہ بیگم بمشکل ہنسی روکتے ہوئے بولیں تھیں۔۔۔۔۔۔

اماں میں ابھی باہر سے آئی ہوں یار۔۔

ہالہ نے تھکاوٹ کا اظہار کرتے ہوئے سر میز پر رکھا تھا اور سونے کی جھوٹی اداکاری کی تھی۔۔

جس دن وہ مرجائے گا نہ اس کونے میں رہ رہ کر ہالہ۔تب تمہیں احساس

ہو گا۔۔۔۔۔بلکہ پچھتاوا ہو گا اس وقت پر۔۔۔

جزلہ بیگم نے غصے میں کہا تھا۔۔۔اور صحیح ہی تو کہا تھا جزلہ بیگم نے۔۔۔۔۔

جب کوئی پاس ہوتا ہے تو ہم یہی سوچ کر بیٹھ جاتے ہیں کہ شاید اللہ نے ہم سے یہ تو واپس ہی نہیں لینا۔۔۔۔۔مگر جب اللہ کا حکم آجاتا ہے نہ تو ہم پچھتاتے ہیں۔روتے ہیں وہ وقت اور لمحے یاد کرکے۔۔۔۔۔مگر ہمارے آنسو اور پچھتاوے کا تب کیا فائدہ؟ کیا یہ ہماری وہ چیز یا انسان واپس لاسکتے ہیں؟ یا کیا یہ آنسو اور پچھتاوا ہماری وہ چیز اور وہ انسان محسوس کر سکتا ہے؟ بالکل بھی نہیں۔۔۔ تو کیوں ہم بے بنیاد اشیاء پر اپنا وقت ضائع کرتے ہیں؟ کیوں ہم کسی کی قدر تب نہیں کرتے جب کرنے کا اصلی وقت ہوتا ہے۔۔۔

اماں۔۔۔ اللہ نہ کرے ایسا ہو۔۔۔۔۔سنوئی مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔۔۔آپ کیسے اتنے آرام سے کہ سکتی ہیں یوں۔اللہ نہ کرے میرے سنوئی کو کچھ بھی ہو میں تو مر ہی جاؤں گی۔۔۔

ہالہ تو جیسے بس رونے ہی لگی ہو۔۔۔۔۔کچھ چیزوں یا انسانوں کو کھودینے کا خوف ہی ہمیں ایک لمحہ میں ماردیتا ہے۔۔

اسی لئے کہ رہی ہوں اسے اسکا حق دو۔۔۔۔۔قدر کرو اسکی۔۔۔۔۔ورنہ قدرت تو واپس لے ہی لیتی ہے اپنی چیز۔۔۔

جزلہ بیگم نے اسے سمجھایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا میں لے جاتی ہوں سنوئی کو۔۔۔۔۔مگر پہلے میں شاور لوں گی۔۔۔

ہالہ اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئی کہہ کر گئی تھی۔۔

قدر کرنے کا تمہیں علم ہوجائے تو اور کیا چاہیئے ہالہ۔۔۔ ایک غلط انسان کے ہاتھ میں آکر سب کھودوگی تم ہالہ۔۔۔۔۔خوف ہے مجھے کہ ان سب میں تمہاری اپنی ماں بھی موجود ہوگی ہالہ۔۔۔ اپنی ماں سے بھی دور ہوجاؤ گی تم۔۔۔

ہالہ کے جاتے ہی جزلہ بیگم خودکلامی کرتے ہوئے گھر سے گئیں تھیں۔۔

یہ ماؤں کو بہت پہلے ان سب باتوں کا ناجانے علم کیسے ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔بہت پہلے وہ کل کے خطرات کو ناجانے کیسے دیکھ لیتی ہیں۔۔۔۔۔کون آپ کیلیئے صحیح ہے کون غلط۔۔۔۔۔کون آپ کا مخلص ہے اور کون دھوکہ دیرہا ہے آپ کو۔۔۔۔۔یہ سب مائیں بہت پہلے جان جاتی ہیں۔۔۔۔۔

مگر جو لوگ اللہ کی محبت پر بھی یقین نہیں رکھتے وہ ماؤں کے خدشات سے کب سے ڈرنے لگے بھلا۔۔۔

مگر نقصان میں ہمیشہ حد پار کرنے والے ہوتے ہیں۔۔۔

ہمیشہ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج تو تمہاری عیش ہے سنوئی۔۔۔۔۔مزے ہیں تمہارے تمہیں واک پارٹنر جو ملا ہے۔کافی دن سے میں بہت مصروف ہوگئی تھی اور تمہیں کہیں لیکر جانے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔۔مگر اب میں نے سوچ لیا ہے۔اب سے میں اور تم روز واک پہ آیا کریں گے۔۔۔۔۔میں تمہارے ساتھ گزارنے کو وقت نکالا کروں گی۔۔۔۔۔تب تو تم مجھ سے خوش رہو گے نہ؟

ہالہ بلیک ٹی پر ڈینم اوورآل پہنے دونوں اطراف سبزہ والے سنسان روڈ پر جہاں دن میں کہیں اِکا دُکا بشر نظر آیا کرتا تھا سنوئی جو ایک سفید پومیرینیا کتا تھا اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔سنوئی بھی کافی خوش نظر آرہا تھا اور اسی کی طرح مسلسل اپنی زبان میں بول رہا تھا۔۔۔۔۔جیسے ہالہ کو اسکی ساری باتوں کا جواب دےرہا ہو۔۔۔۔۔

ارے واہ سنوئی تمہیں تو کافی خوشی ہورہی ہے میرے ساتھ آنے کی۔چلو کوئی تو ہے جسے میرے ہونے سے بھی اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔ورنہ کسی کے آس پاس جاؤں تو مسئلے ہی نہیں ہوتے ختم کسی کے۔۔۔

ہالہ سنوئی کو خوش اور اچھلتے کودتے دیکھ کر مزید خوش ہوئی تھی اور ساتھ ہی زین کے خیال سے پھر سے اپنے درد بھرے خیالوں میں کھوگئی تھی۔۔

زین زین زین۔۔۔ کیسے سمجھاؤں میں کہ میرے لئے سب سے بڑھ کر آپ ہیں۔۔۔۔۔کیوں آپ اتنے پوزیسو ہوجاتے ہیں۔۔۔ ہاہ۔۔۔ اف۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Article|Books|Poetry|Interviews

ہالہ تھک کر چینخی تھی۔۔۔۔۔وہ جانتی تھی کہ دور تک اسکی آواز سننے کیلئے کوئی موجود نہیں ہے۔۔۔۔۔کوئی اس سے نہیں پوچھے گا کہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔کوئی زین کے بارے میں منفی نہیں سوچے گا۔۔۔۔۔وہ دل کھول کر چینخی تھی۔۔۔اور پھر اسے کافی سکون ملا تھا۔۔۔بعض اوقات چینخنے سے ہمیں کافی سکون ملتا ہے۔۔۔۔۔اندر کا درد و غبار نکل آتا ہے باہر۔۔۔۔۔جو سکون کا ذریعہ بنتا ہے۔۔

سنوئی ؟ سنوئی کہاں گیا۔۔۔۔۔سنوئی۔۔۔

ہالہ زین میں اتنا کھوگئی تھی کہ اسے سنوئی تو جیسے لمحہ کیلئے بھول ہی گیا تھا۔۔۔۔اور اتنے میں ہی سنوئی اسکی آنکھوں سے اوجھل ہوچکا تھا۔اور اب وہ سنوئی کو ڈھونڈتے ہوئے ادھر ادھر چلاتی پھر رہی تھی۔۔

یار سنوئی کہاں گئے ہو تم اب۔۔۔۔۔یااللہ میرا سنوئی مجھے مل جائے۔۔۔۔

ہالہ کی آنکھیں فوراً سے نم ہوئیں تھیں۔۔۔۔

جزلہ بیگم کی ساری باتیں اسے سچ ہوتے دکھ رہی تھیں۔۔۔قریب تھا کہ ہالہ وہیں کہیں بیٹھ کر رونے لگ جاتی۔۔۔ہالہ کے بس میں نہ تھا کہ وہ زور زور سے چلا کر اسے پکارے اسے خود کے ساتھ لگائے اسے محسوس کرے۔۔۔۔۔ہالہ نے ادھر ادھر بھاگنا شروع کیا تھا۔۔

سنوئی تم نے جان نکال دی تھی میری۔۔۔۔۔یہاں کیوں بیٹھے ہو

ہالہ کی نظر روڈ کے بالکل درمیان میں بیٹھے سنوئی پر پڑی تھی جو بال منہ میں لئے خوب مزے سے کھیل رہا تھا۔۔۔۔۔ہالہ بھی وہیں بیٹھ کر اسے گلے سے لگا کر پیار کرنے لگی تھی۔۔اچانک تیز رفتار گاڑی زن سے اس کی طرف بڑھی۔۔اس سے پہلے کے ہالہ کو کچھ سمجھ آتا, ہالہ سنوئی کو اپنے حصار میں لے کر زمین پر وہیں ساکت ہو گئی اور ایک زوردار چیخ ہوا میں بلند ہوئی۔۔آس پاس درختوں کے پرندوں نے یک لخت پرواز بھری۔۔صرف ایک بلانگ فاصلہ رہ گیا تھا جب چرررررر کی آواز کے ساتھ گاڑی روڈ پر رکی۔۔

اچانک ہوا میں سکوت چھا گیا۔۔گاڑی کا دروازہ کھلتے ہی کوئی ہالہ کے پاس دوڑتا ہوا آیا مگر ہالہ جو کافی خوفزدہ ہوگئی تھی ابھی تک جو حادثہ رونما ہوا تھا اس کے باعث اپنا سر اٹھا نہ پائی تھی۔۔

آپ کو لگی تو نہیں نہ؟

وہ جو بلیک جینز پر بلیک ٹی اور کیمل کلر میں اوورکوٹ پہنے گاڑی سے نکل کر ہالہ کے پاس بھاگتا ہوا آیا تھا اسے ہلاتے ہوئے بولا۔۔

ہالہ کو اسکی آواز سن کر اپنے دنیا میں ابھی تک موجود ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔

اگر آپ کی خواہش ادھوری رہ گئی ہو تو پلیز گو اِٹ آ ٹرائی۔۔۔

ہالہ کو اسکی اس حرکت پر سخت غصہ آیا تھا۔۔۔وہ سنوئی کو پکڑ کر پیار کرنے

لگی تھی۔۔۔۔

آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں میرے میپ میں یہ سڑک بالکل سنسان تھی میں تو اس لئے

اب وہ مزید کچھ کہتا اس سے پہلے ہی ہالہ نے اسے گھورا تھا۔۔۔ہالہ کی یہ نظر اسے ایک لمحے میں خاموش کروا گئی تھی۔۔

مجھے بھی نہیں پتا تھا کہ کسی نمونے نے آج ہی ٹپک پڑنا ہے ورنہ میں آتی ہی نہیں یہاں

ہالہ نے اسکی گاڑی کو کک کرتے ہوئے کہا تھا۔۔ایک نظر ہالہ کو دیکھ کر اسکے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے جو کہ عام آنکھ سے نہیں دیکھے جاسکتے تھے۔۔

میں معافی مانگتا ہوں اپنی اس حرکت پر۔۔۔۔۔۔۔دراصل میں نیا ہوں اس جگہ پر۔۔۔

ہالہ کی غلطی ہونے کے باوجود بھی اس نوجوان نے معافی خود مانگی تھی۔۔۔۔۔اور ہالہ کو اس بات کی کوئی شرمندگی نہیں تھی کہ اس کی غلطی پر معافی کوئی اور مانگ رہا ہے۔۔۔۔

آئندہ خیال کیجئے گا۔۔۔۔۔یہاں لوگ جان سے ماردیتے ہیں ایسی غلطیوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر۔۔۔

ہالہ نے اسے ڈرانا چاہا تھا۔۔۔۔۔جواباً اس نے سر ہلا کر اسکی بات تسلیم کی تھی۔۔

بھی کہتے ہیں۔۔۔۔۔اور (Zeff) حزیفہ ۔۔۔ ویسے پیار سے لوگ مجھے زیف کیونکہ آپ کے کتے کو میں کافی پسند آیا ہوں تو آپ مجھے زیف کہہ سکتی ہیں۔۔

سنوئی ہالہ کے حصار سے نکل کر حزیفہ کے آگے پیچھے پھدکنے لگا۔جیسے وہ ہالہ کے ساتھ کیا کرتا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتا نہیں ہے وہ۔۔۔۔۔۔سنوئی ہے۔۔۔

ہالہ کو صبح والی اپنی اور جزلہ بیگم کی گفتگو یاد آئی تھی جہاں جزلہ بیگم نے زین کو کتا کہا تھا۔۔

حالانکہ سنوئی میں زین والی کوئی خصلت نہ پائی جاتی تھی۔۔سنوئی تو خاصی احساس اور پیار کرنے والی جان تھی۔۔

حیرت ہے آپ اس سے اسکی پہچان چھین رہی ہیں۔۔۔

حزیفہ نے بیٹھ کر سنوئی کو پیار کرتے ہوئے ہالہ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا تھا۔۔

ہالہ اسکی بات پر مبہوت رہ گئی تھی۔۔۔اس نے واقعی اسکی پہچان چھین لی تھی۔۔۔یہ بھی تو کہا جاسکتا تھا کہ اس کا نام سنوئی ہے۔۔۔۔۔مگر ہالہ کو تو کبھی اس بات کا احساس ہی نہیں ہوا تھا۔۔

اپنا تعارف نہیں کروائیں گی؟

حزیفہ وہاں سے اٹھتے ہوئے بولا تھا۔۔

ہالہ۔۔۔

ہالہ مزید کچھ کہتی اس سے پہلے ہی حزیفہ نے اسے روکا تھا۔۔

اور پیار سے لوگ آپ کو ہیل کہتے ہونگے؟ نہیں؟ مطلب کافی جلی جلی رہتی ہیں۔۔۔۔۔بالکل آگ ہی کی طرح۔۔۔

حزیفہ نے آنکھوں کے اشارے سے تصدیق چاہی تھی۔۔۔ہالہ کو حزیفہ کی اس بات پر دوسو والٹ کا کرنٹ لگا تھا۔۔۔ہالہ تو ایسی نہیں تھی۔۔۔۔۔وہ تو ہنس مکھ اور خوش مزاج تھی۔۔۔۔۔پھر حزیفہ کے ساتھ اتنا برا رویہ شاید اس لئے کہ کچھ ہی لمحات پہلے وہ ہالہ کی جان لینے والا تھا۔۔

چلو سنوئی۔۔ہالہ حزیفہ کو جواب دیے بغیر سنوئی کو لیکر جانے لگی تھی۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سی یو مس ہالہ۔۔۔

حزیفہ نے اسے جاتے دیکھ کر نرم لہجے میں کہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وش آئی وِل نیور سی یو اگین۔۔۔

ہالہ نے اپنی راہ پر چلتے ہوئے خود کلامی کی تھی۔۔

سنوئی امی تو آج نہیں ہیں۔۔۔۔۔تو کیوں نہ آج تم میرے ہی ساتھ رہو کمرے میں۔مزہ کریں گے دونوں بہت۔۔۔

ہالہ نے سنوئی کو دروازے کے باہر کھڑا کر کے دروازہ کھولنا شروع کیا تھا۔۔ مگر اندر کا منظر دیکھ کر اس نے زوردار چیخ ماری۔۔سامنے نہایت بھیانک چھ فٹ تین انچ کا سیاہ ہیولہ ہاتھ سینے پر باندھے اس کا منتظر تھا۔۔

کہاں سے آرہی ہو تم ہالہ؟ اور یہ زلفیں کیوں کھلی ہوئی ہیں؟

زین نے ہالہ کو اندر کی جانب کھینچ کر دروازہ بند کیا تھا۔۔سنوئی بھی زین کو دیکھ کر بہت خوفزدہ ہوا تھا۔۔

م م م میں زین سنوئی کو واک پر لیکر گئی تھی۔۔۔۔۔وہاں ہوا کافی تیز تھی بال خد بخود نکل گئے پونی سے۔۔۔۔۔آپ یہاں کیسے؟

ہالہ کو معلوم تھا کہ زین کو اسکے بال کھلے نہیں پسند تھے۔۔۔۔۔زین نے ایک دفعہ پہلے ہی اسے وارن کردیا تھا۔۔۔۔۔ہالہ نے زین سے گھر میں یوں گھسنے کی وجہ پوچھی تھی۔۔۔۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زین جیسے انسان کیلئے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسی کے گھر میں گھسنا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔تو اس نے طریقہ نہیں وجہ جاننی چاہی تھی۔۔

فون کہاں ہے تمہارا؟

زین کے منہ کے تاثرات بالکل نہیں بدل رہے تھے۔۔۔۔۔وہ اب بھی وہیں کھڑا غصہ میں دانت پیستا ہوا اس سے سوال کررہا تھا۔۔

وہ فون میرے پاس ہی تو۔۔۔۔

فون یہیں تو تھا

ہالہ نے فوراً سے اپنی جیبیں دیکھنی شروع کی تھیں۔۔۔مگر تلاش کے باوجود اسے اسکا فون نہ مل سکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شٹ اپ۔۔۔ میں اپنی میٹینگ کے درمیان سے تم سے یہ جھوٹ سن نے کو نہیں آیا

زین نے زوردار تھپڑ مار کر ہالہ کو دروازے کے قریب سنگل سیٹر کے قریب پھینکا تھا۔۔ہالہ بالکل اندازہ نہیں کر پارہی تھی کہ آخر اب ایسا کیا ہوگیا ہے۔۔

ہوا کیا ہے زین۔۔۔

ہالہ خود کو سنبھالتے ہوئے وہاں سے اٹھی تھی۔۔

یہ پکڑو اور مارو۔۔۔

زین نے ہالہ کے ہاتھ میں گن تھمائی تھی۔۔

کیا؟ کسے؟ کیا فضول بات ہے زین

ہالہ کو تو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ ہونے کیا لگ گیا ہے۔۔

اس کتے کو مارو۔۔۔۔۔۔اسی وجہ سے باہر نکلی تھی نہ تم۔۔۔۔۔۔آج یہ بہانہ بھی ختم ہوجائے گا۔۔۔

زین نے سنوئی کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔جو وہاں بیٹھا انکی باتیں سنتا ہوا نہایت معصوم اور پیارا لگ رہا تھا۔۔

زین آپ کہیں پاگل تو نہیں ہوگئے۔۔۔

ہالہ نے ہڑبڑاہٹ میں گن اسکی طرف پھینکی تھی۔۔۔مگر زین نے پھر سے وہ اسے تھما کر چلانا شروع کیا تھا۔۔۔۔

ہالہ شوٹ ہِم۔۔۔

زین پھر سے چلایا تھا۔۔۔۔

زین میں نہیں کررہی یہ میری دوسال کی محبت ہے۔۔۔

ہالہ نے زین کی طرف رحم کیلئے دیکھا تھا۔۔

شوٹ ہِم اور آئی وِل شوٹ مائی سیلف۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین مزید زور سے چلایا تھا۔۔ہالہ کے ذہن میں وہ ساری یادیں ایک فلم کی طرح چلنے لگیں تھیں جو ہالہ اور سنوئی نے ساتھ بنائی تھیں۔۔۔ہالہ مبہوت ہوچکی تھی۔۔۔

زین نہیں ہوگا یہ مجھ سے۔۔۔

ہالہ اب رونے لگی تھی۔۔۔۔۔

اور ہوتا بھی کیسے۔۔۔وہ سنوئی سے بہت مانوس ہوچکی تھی۔۔۔۔۔اپنے ہی ہاتھوں سے کیسے اسکی جان لے لیتی۔۔۔۔۔زین کیا وہ تو کسی کے بھی کہنے پر یہ نہ کرتی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی تو تھے جنہیں اللہ نے حکم دیا کہ پرندوں کو خود سے مانوس کرکے ذبح کردو تو انہوں نے فوراً سے کردیا۔۔۔۔۔جنہیں اللہ نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو وہ اس میں بھی پیچھے نہیں ہٹے۔۔۔۔۔

خلیل اللہ اور لاڈلے پیغمبر کا لقب یونہی تھوڑی مل جاتا ہے۔۔۔۔۔قربانیاں دی جاتی ہیں محبوب کیلیئے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔۔دوسال کی محبت رکھو نوسال کا تعلق ماردیتے ہیں۔۔۔ آئی وِل شوٹ مائی سیلف۔۔۔

زین نے گن ہالہ کے ہاتھ سے واپس لیکر اپنی کن پٹی پر رکھی تھی۔۔

زین۔۔۔

ہالہ چلائی تھی۔۔۔

ٹیک کیئر سویٹ ہارٹ۔۔۔

زین نے ٹریگر دبانا چاہا تھا۔۔

کوئی تیسرا راستہ زین؟

ہالہ نے گن اس سے دور پھینک کر اس سے اپنی موت طلب کی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وائے ناٹ۔۔۔

زین اسے گھر سے باہر لایا تھا۔۔

زین کالونی میں کوئی تماشہ نہیں پلیز۔۔

ہالہ جانتی تھی کہ اگر کسی نے زین کو اسے تکلیف دیتے دیکھ لیا تو زین کو نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔۔۔مگر نقصان تب بھی زین کا نہیں کالونی والوں کا ہوگا۔۔۔۔۔۔کیونکہ زین کو بدلا لینا آتا تھا۔۔

گاڑی میں بیٹھو اور باہر مت آنا جب تک میں نہ کہوں۔۔۔

زین نے گاڑی کا ہیٹر فُل آن کر کے ہالہ کو اندر بند کیا تھا۔۔۔۔

ہالہ جان گئی تھی کہ اب تو وہ پکا موت کے فرشتے سے ملے گی۔۔۔مگر پھر بھی وہ خاموش تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ نہیں تو سنوئی اور سنوئی نہیں تو زین۔۔۔۔۔کوئی تو کریگا یہ سب برداشت اور ہر طرح سے تکلیف واپس آکر اسے ہی پہنچے گی۔۔۔۔۔۔

زین یہاں سانس بند ہورہا ہے۔۔۔

زین کو ہالہ کو گاڑی میں بند کئے ہوئے ابھی کچھ ہی لمحات ہوئے تھے کہ ہالہ کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا معلوم ہوا تھا۔۔۔ہالہ تبھی تو کبھی بند گاڑیوں میں نہیں بیٹھتی تھی۔۔۔۔۔اسی چیز سے تو وہ خوفزدہ ہوا کرتی تھی اور زین نے اسے اسکی کمزوری سے ہی مارا تھا۔۔

ہالہ نے شیشے پر ہاتھ مارنا شروع کئے تھے۔۔۔۔

مگر زین اسے مزید تکلیف میں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔زین کا غصہ اب بھی کم نہ ہوا تھا۔۔۔۔

زین میرا سانس بند ہورہا ہے۔۔۔

ہالہ پھر سے چلائی تھی۔۔۔۔

اب بھی زین ایک پیر زمین اور ایک پیر گاڑی کے ساتھ لگائے ہوئے فون میں مصروف تھا۔۔

زین میں مرجاؤں گی یہاں۔۔۔

ہالہ کے رونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔

زین اب بھی مصروف تھا۔۔

زین مجھے باہر نکالیں۔۔۔۔۔۔زین میں مررہی ہوں

اب کی بار ہالہ مکمل زور سے چینخی تھی۔۔۔۔

افففف ہالہ۔۔۔ چار منٹ پینتیس سیکینڈ۔۔۔ اتنا بھی وقت نہیں گزار سکی تم۔۔۔۔۔نہیں مرنے دوں گا تمہیں میں میری جان۔۔۔۔۔۔تمہارے بغیر میرا گزارہ ہی نہیں ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اسے سمجھایا تھا۔۔۔۔

ہالہ کی سانسیں بمشکل بحال ہو رہیں تھیں۔۔۔۔مزید کچھ لمحے وہ اسے نہ نکالتا تو ہالہ تو رضائے الٰہی سے کوچ ہی کرجاتی۔۔۔۔

جاؤ ریسٹ کرو۔۔۔۔۔۔۔پھر سے مت نکلنا اب گھر سے باہر۔۔۔

زین ہالہ کا گال سہلاتے ہوئے وہاں سے گیا تھا اور کچھ ہی لمحات میں وہ اسکی آنکھوں سے اوجھل ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔

ہالہ مشکل سے گھر تک پہنچی تھی۔۔۔۔

آج کے واقعے نے اسے کافی بیمار کردیا تھا۔۔۔۔۔

ذہنی طور پر۔۔۔

اماں آپ کب آئیں؟

ہالہ جو ابھی ابھی نیند سے بیدار ہوئی تھی جزلہ بیگم کو اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران ہوئی تھی کیونکہ جزلہ بیگم نے اسے شام میں آنے کا کہا تھا اور وہ صبح ہی نمودار ہوچکی تھیں۔۔

میں کل رات ہی واپس آگئی تھی ہالہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جزلہ بیگم نے قدرِ مایوس لہجے میں کہا تھا۔۔

ہالہ کو محسوس ہوا تھا کہ کچھ تو ایسی بات ہوئی ہے جو انہیں اتنا پریشان کر گئی ہے۔۔۔۔۔شاید زین کی یہ اور اس سمیت ساری حرکات سے جزلہ بیگم واقف ہوچکی ہیں۔۔۔۔۔اور یہ بات ہالہ کیلئے نقصان دہ تھی۔۔

کیا ہوا ہے اماں؟ خالہ نے کچھ کہا ہے کیا؟

ہالہ ہمت کر کے اٹھ کے بیٹھی تھی۔۔

نہیں

جزلہ بیگم نے نفی میں سرہلایا تھا۔۔

تو پھر کیا ہوا ہے؟

ہالہ انہیں خاموش دیکھ کر کافی پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔

تمہیں کیا ہوا تھا؟

جزلہ بیگم نے جواب دئے بغیر ہالہ سے سوال کیا تھا۔۔

مجھے تو کچھ بھی نہیں کیوں؟

ہالہ نے کچھ یاد کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

تم بیہوش ہوگئی تھی ہالہ۔۔۔۔۔۔تم نہیں گئی تو عزہ تمہیں چائے کیلئے بلانے آئی تھی۔۔۔۔دروازہ کھلا پڑا تھا اور تم صوفے پر بیہوش تھی۔۔۔۔۔۔حاکان بھائی وغیرہ سب تمہیں ہسپتال لیکر گئے تھے۔۔۔۔۔۔مجھے بھی انہوں نے فون کر کے بلایا تھا۔۔۔۔

جزلہ بیگم دوائیاں اس کے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئیں بولیں تھیں۔۔۔۔

اوہ اچھا

ہالہ نے سر پکڑ کر افسوس کیا تھا۔۔

سنوئی کو لیکر گئی تھی نہ تم۔۔۔ بیہوش کیسے ہوگئی؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جزلہ بیگم اب اس کے قریب بیٹھیں تھیں۔۔

یاد نہیں پڑتا مجھے اماں۔سنوئی کو لیکر آئی تھی میں اور پھر وہیں سوگئی۔۔۔پتا نہیں بیہوش کیسے ہوگئی۔۔

ہالہ نے جواباً کہا تھا۔۔

کیا ہوا تھا ہالہ؟ سچ بتاؤ مجھے۔۔۔

جزلہ بیگم نے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے تھے۔۔

کچھ کھایا پیا نہیں ہوا تھا نہ اماں۔۔۔۔۔صبح پہلے جلد بازی میں ہی میٹنگ کیلئے چلی گئی واپسی پر سنوئی کے ساتھ اور پھر شام میں کچھ کھایا پیا تو ہوا نہیں تھا دھوپ بھی کافی تھی تب تو بس بی پی شوٹ کرگیا ہوگا

ہالہ نے مظلومانہ منہ بنایا تھا۔۔

ایک دن گزارہ نہیں ہے تمہارا میرے بغیر ہالہ۔۔۔۔۔۔

جزلہ بیگم اسکے قریب سے اٹھیں تھیں۔۔۔۔

جی جی

ہالہ نے بھی تصدیق کی تھی۔۔

بہت ڈر گئی تھی میں ہالہ۔۔۔ ساری رات ہسپتال میں رہی ہو۔۔۔۔۔اٹھ ہی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں تھی رہی۔۔۔۔۔۔

قریب تھا کہ جزلہ بیگم رونا شروع کردیتیں۔۔

اماں یار وہ سب بس

ہالہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

ہالہ تم جانتی ہو تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے میرا۔۔۔۔۔اندازہ ہے تمہیں اس بات کا ذرہ بھی کہ تمہارے بعد میرا کیا ہوتا؟ ہالہ ہے ہی کون میرا تمہارے بغیر؟ کس طرح تم اتنی لاپرواہی دکھا سکتی ہو آخر ۔۔۔ کسی کی فکر نہیں تمہیں؟ صرف اپنے بارے میں سوچتی ہو؟ اتنی بھی کیا مصروفیات تھیں تمہاری۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جزلہ بیگم کے آنسو اب انکی آنکھوں سے باہر آنا شروع ہوچکے تھے جنہیں وہ اپنے دوپٹے سے صاف کر رہیں تھیں۔۔

اماں میں ٹھیک ہوں بالکل کچھ بھی نہیں ہوا ہے

ہالہ اٹھ کے جزلہ بیگم کے پاس آئی تھی۔۔

کچھ ہوا نہیں تو ضروری نہیں کہ کچھ ہوتا بھی نہ ہالہ۔۔۔ ماردو پہلے مجھے زہر دیکر۔۔۔۔۔۔پھر مرجانا خود بھی۔۔۔

جزلہ بیگم غصے میں کہتی ہوئیں کمرے سے گئیں تھیں۔۔

یار اماں مرنے کا کوئی پلان نہیں تھا میرا۔۔۔۔۔کیا زندگی ہوگئی ہے یار۔۔۔۔۔۔کچھ نہ کچھ ہوتا ہی جارہا ہے۔۔۔۔۔۔یہی سب چلتا رہا تو مرجاؤں گی میں یا ماردی جاؤں گی۔۔۔۔۔مگر مجھے ابھی نہیں مرنا۔۔۔۔۔اللہ جی پلیز ابھی مجھے نہیں مرنا مجھے زندہ رکھئے گا۔۔۔۔۔

ابھی میں نے شادی کرنی ہے۔۔۔اپنی شادی پہ برائٹ سلک مہرون گاؤن پہننا ہے۔اسکے ساتھ سلور جیولری اور سینڈریلا والے شوز پہننے ہیں بال ڈائی کرکے آگے کو پھینکنے ہیں۔زین کے ساتھ لونگ ڈرائیو اور ریسٹورنٹس میں ڈنر کیلئے جانا ہے۔۔۔۔۔

ابھی مرگئی تو یہ سب کیسے ہوگا۔۔۔۔۔نہیں اللہ جی دیکھ لیں آپ میرے پیارے اللہ ہیں نہ مجھے ابھی نہیں مارئے گا نہ۔۔۔۔۔۔پلیز پلیز۔۔۔۔۔۔

ہالہ نے جزلہ بیگم کے جانے کے بعد اللہ سے دعا کی تھی۔۔

اور زین نے اگر مجھے ویسے ہی قتل کردیا۔۔۔۔۔نہیں نہیں میں بھی کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔۔۔مگر زین مجھے یہ سب کرنے دیگا۔۔۔۔۔ہائے۔۔۔اللہ جی پلیز زین کے دل میں رحم ڈال دیجئے کسی طریقے سے۔۔۔۔۔

ہالہ نے دعا میں مزید اضافہ کیا تھا۔۔

زین کے چکروں میں وہ بالکل ہی بھول گئی تھی کہ جزلہ بیگم اس سے ناراض ہوکر وہاں سے روتی ہوئی گئیں تھیں۔۔اور یہ پہلی دفعہ تھا بھی نہیں ہر دفعہ کا

یہ معمول بن چکا تھا کہ ہالہ زین کی وجہ سے ان سے دور ہوتی تھی۔۔مگر قدرت اپنے بندوں کو بہت دیر تکلیف میں نہیں دیکھتی۔۔۔۔۔۔وہ واپس لے لیتی ہے اپنا بندہ۔۔۔۔اور پھر جب قدر نہ کی جائے نہ۔۔۔۔۔۔تو چھن جانے میں وقت ہی کتنا لگتا ہے۔۔۔۔۔۔

مگر ایک لمحہ۔۔۔

فقط ایک لمحہ۔۔۔

اماں؟ اماں ناشتہ بنالیا؟ اماں کدھر ہیں؟

اسکائے بلیو ٹی پر ڈینم اوورآل پہنے بالوں کا جوڑا بنائے ہالہ کی آنکھیں جزلہ بیگم کو تلاش کرنے لگیں اور وہ سیڑیوں سے تیزی سے اتر رہی تھی۔۔

اماں کدھر گئیں۔۔یہاں بھی نہیں ہیں

ہالہ سیدھا کچن کی طرف پہنچی تھی اور وہاں جزلہ بیگم کو نہ پاکر خاصی مایوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

اماں۔۔۔

صوفے پر بے سدھ پڑی جزلہ بیگم کو دیکھ کر ہالہ کی چیخ ہوا میں بلند ہوئی۔۔۔۔۔۔گھر میں سناٹا ہونے کے باعث آواز کافی گونجی۔۔۔۔

اماں۔۔اماں کیا ہوا ہے اماں؟ اماں ایسے کیوں لیٹی ہیں؟ اماں اٹھیں نہ۔۔۔

ہالہ نے جزلہ بیگم کو ہلانا شروع کیا تھا۔۔ایک لمحہ میں ہی ہالہ کافی پریشان ہوگئی تھی اور بے شک یہ بات تھی بھی پریشانی کی ہی۔۔

اماں یار کیا ہے کیوں نہیں اٹھ رہیں آپ۔۔اماں جی اٹھیں نہ۔۔۔

ہالہ اب انکے قریب بیٹھ کر زور زور سے رونے لگی۔۔

کیا کروں۔۔کسی کو بلاتی ہوں اماں کو ہسپتال لیکر جانا پڑے گا۔۔

ہالہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے فون نکال کر فوراً سے ۱۱۲۲ پہ فون کر کے انہیں تمام اطلاع دی۔۔

اماں خدا کیلئے مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گا اماں۔۔میرا کون ہے آپ کے بغیر۔۔ اماں میرا تو کچھ سوچ لیتیں۔۔۔۔اللہ جی مجھے شادی پہ برائٹ سلک مہرون گاؤن بھی نہیں چاہئے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔زین کے دل میں بھی رحم نہیں ڈالئے گا بس آپ میری اماں کو ٹھیک کردیجئے اور نہیں چاہئے کچھ۔۔

ہالہ جو دو گھنٹے پہلے ہی اپنے کمرے میں دعا کرکے آئی تھی حالات کو بدلتے دیکھ کر اپنی دعا بھی بدلنے لگی۔۔۔شاید وہ اب جان چکی تھی کہ کیا ضروری ہے اس کیلئے اور کیا نہیں۔۔۔مگر جب وقت کے ہاتھ میں معاملات آتے ہیں تو نہ تو وہ رحم کرتا ہے اور نہ مہلت دیتا ہے۔۔۔۔

اماں ایک دفعہ اٹھ جائیں پھر ساری باتیں مانوں گی آپ کی کبھی خفا نہیں کروں گی آپ کو اماں۔۔۔۔

ہالہ بری طرح سے روئی تھی۔۔

اللہ کا پکا وعدہ کرو پہلے

جزلہ بیگم نے اسکی باتیں سن کر ایک آنکھ ہلکی سی کھولی تھی۔۔

ہاں اللہ کا بھی۔۔۔۔۔۔اماں۔۔۔

ہالہ کو جب جزلہ بیگم کے اس کھیل کا احساس ہوا تو وہ زور سے چلائی۔۔

کرلو ورنہ پھر سے بند کرلوں گی آنکھیں میں۔۔۔

جزلہ بیگم نے ابھی بھی اپنی دونوں آنکھیں نہیں کھولیں تھیں۔۔

اماں آپ نے مزاق کیا ہے میرے ساتھ۔۔۔

ہالہ چلاتے ہوئے اٹھی تھی۔۔

میں نے تو کچھ نہیں کیا تم خود پتا نہیں کیا کیا سوچ رہی تھی۔۔۔۔

جزلہ بیگم اٹھ کے بیٹھیں تھیں۔۔

آپ ہل جل نہیں رہیں تھیں نہ آنکھیں کھول رہی تھیں۔۔۔ایسے کون سوتا ہے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ غصے میں چلائی تھی۔۔

تھکے ہوئے لوگ سوتے ہیں۔۔۔ جو پہلے بہن کی خدمت کر کے آئے ہوں اور پھر بیٹی کو ہسپتال سے واپس لائیں۔۔

جزلہ بیگم نے ہالہ کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔۔انہیں ابھی رونما ہونے والے واقعے پر ذرہ شرمندگی نہیں تھی۔۔

اور ہوتی بھی کیسے۔۔۔وہ تو ہالہ کی اپنی قیاس آرائیاں تھیں۔۔۔اور قیاس آرائیوں سے تو ہمیں منع کیا گیا ہے۔۔۔۔

تو آپ یہاں کیوں سوئی تھیں اپنے کمرے میں جاکر سوتیں

ہالہ اب تک غصے میں تھی۔۔

ہالہ۔۔۔ میں کل صبح سے مسلسل چل رہی ہوں اور پھر کل رات تمہارے ہسپتال والے واقعے نے میری جان بری طرح نکال دی تھی اور میں بہت تھک گئی تھی۔۔۔اب ذرہ یہاں بیٹھی تھی تو لگ گئی آنکھ۔۔۔۔

جزلہ بیگم نے اپنے بال سمیٹ تے ہوئے کہا تھا۔۔

بہت بری ہیں اماں آپ۔۔۔

ہالہ سر پکڑ کر صوفے پہ بیٹھی تھی۔۔

میں نے کب کہا کہ میں اچھی ہوں؟ تم بتاؤ اب مکر تو نہیں جاؤ گی اپنی باتوں

سے تم؟

جزلہ بیگم نے اسے کچھ ہی لمحات پہلے ہونے والی گفتگو یاد کروائی۔۔

اماں۔۔۔ میری جان نکل گئی تھی۔۔آپ کو مزاق سوجھ رہا ہے۔۔۔

ہالہ نے جزلہ بیگم کو گھورا تھا۔۔

اگلی دفعہ نہ نکلے۔۔۔۔۔۔خیال کرنا۔۔۔کہیں پچھتانا نا پڑ جائے۔۔۔

جزلہ بیگم نے ہالہ کو تھپکی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔

جائیں ناشتہ بنائیں میرے لئے۔۔۔۔۔۔ساری انرجی ویسٹ ہوگئی میری تو۔۔۔

ہالہ نے جزلہ بیگم کا بازو پکڑ کر اٹھانا چاہا تھا۔۔

جارہی ہوں جارہی ہوں۔۔۔

جزلہ بیگم اٹھ کر کچن کی طرف گئی تھیں۔۔کہ انہیں اچانک سے ایمبولنس کی آواز سنائی دینے لگی تھی۔۔

ہالہ بیڑا غرک تمہارا ۔۔۔ جاؤ اب کچھ کرو۔۔۔

جزلہ بیگم نے ہالہ کی طرف دیکھ کر برا منہ بنایا تھا۔۔

یا میرے مالک۔۔۔

ہالہ فوراً سے یہ سن کر نکلی تھی۔۔۔اگر انہیں وقت پر واپس نہ بھیجا جاتا تو

ممکن تھا کہ ساری کالونی میں جزلہ بیگم کی جھوٹی موت کی خبر پھیل جاتی۔۔

ارے بھئی ہالہ کیا ہوگیا تھا تمہیں کل۔۔یوں تمہیں بیہوش پڑے دیکھ کر ہم تو اپنے حواس ہی کھو بیٹھے تھے۔۔

حاکان صاحب نے ہالہ کو مخاطب کیا تھا۔۔شام کی چائے پر موجود تمام لوگ اب ہالہ کی طرف دیکھنے لگے تھے۔۔۔وہ سب ہالہ کی کل کی حالت دیکھ کر کافی پریشان تھے۔۔

ارے حاکان انکل کچھ بھی نہیں تھا بس تھکاوٹ تھی

ہالہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔

جی جی تھکاوٹ میں لوگ بیہوش ہوجاتے ہیں نہ۔۔۔

عزہ نے ہالہ کو طنز کیا تھا۔۔

پتا نہیں میرا پہلی دفعہ تھا

ہالہ نے شانے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔۔

سچ سچ بتاؤ کہیں زین تو نہیں ناراض ہوگیا تھا تم سے اور تم زہر کھا کر مرنے جارہی تھی؟ یہی بات تھی نہ؟

عزہ نے اسے گھورنا شروع کیا تھا۔۔

کیا بکواس ہے بھئی

حالہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی وردہ بیگم اور حاکان صاحب نے عزہ کو گھورا تھا۔۔مگر جزلہ بیگم کے دماغ کے سارے بلب جل چکے تھے۔۔۔انہیں واقعی اس بات کا شک ہونے لگا تھا۔۔

عزہ سچ کہ رہی ہے حالہ؟

جزلہ بیگم فوراً سے حالہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔

امی آپ کو میں واقعی اتنی بیوقوف لگتی ہوں؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حالہ کو حیرت ہوئی تھی۔۔

اتنی سمجھدار ہوتی تو یہ سوال کرتی میں تم سے؟

جزلہ بیگم نے فوراً سے جواب دیا تھا۔۔

ایسی بات نہیں ہے اماں۔۔۔

حالہ نے برا سا منہ بناکر جواب دیا تھا۔۔وہاں موجود ہر انسان کو محسوس ہوا تھا کہ حالہ خفا ہوئی ہے۔۔اور ہوتی بھی کیوں نہ۔۔۔عزہ نے بات ہی غلط کی تھی۔۔اگر واقعی ایسا ہوتا بھی تو عزہ کو یہ حق کس نے دیا تھا کہ وہ سب کے سامنے اسکے عیب بیان کرتی۔۔۔یہ تو دوستی نہیں ہوتی کہ آپ کسے کو سب

کے سامنے ہنستے ہنستے ہی ذلیل کردیں۔۔

افففف جزلہ باجی آپ کو کیوں اپنی بچی اتنی بیوقوف لگتی ہے۔۔اچھی خاصی سمجھدار ہے وہ اور عزہ نے تو یونہی ہنستے ہنستے بات کی تھی۔۔

فیروز صاحب نے بات سنبھالتے ہوئے قریب بیٹھی ہالہ کو تھپکی دیتے ہوئے کہا تھا مگر وہ اب بھی سرجھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

عزہ کی سب کے سامنے کی جانے والی اس بات پر وہ کافی افسردہ ہوئی تھی۔۔

جی آنٹی میں نے تو یونہی کہا تھا آپ تو سنجیدہ ہی ہوگئیں

عزہ کو محسوس ہوا تھا کہ بات غلط طریقے سے کی گئی ہے اور اگر بات کو نہ سنبھالا گیا تو ماحول کافی خراب ہوسکتا ہے۔۔

میں گھر جارہی ہوں۔۔نیند آرہی ہے کچھ دیر آرام کرنا چاہوں گی

ہالہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے اجازت چاہی تھی۔۔مگر وہاں موجود سب سمجھ چکے تھے کہ ہالہ کو نیند نہیں آرہی بلکہ اب جاکر تین گھنٹے تو پکا روئے گی۔۔

بعد میں چلی جانا ہالہ۔۔۔۔۔کچھ دیر تو بیٹھو سب کے پاس۔۔۔چلو شاباش چائے ڈال کہ دو مجھے۔۔

فیروز صاحب نے اسے روک کر چائے کا کپ تھماتے ہوئے کہا تھا۔۔

ہالہ نے چائے ڈالنا شروع کی تھی۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اب اس بات پر بھی

مزید بحث ہو اور ماحول خراب ہونے لگ جائے۔۔

السلام علیکم۔۔۔

بلیک جینز پر وائٹ ٹی کے ساتھ براؤن اوور کوٹ پہنے ہلکی سی مسکان کے ساتھ وہ ہالہ کے پیچھے سے آتے ہوئے بولا تھا۔۔

ہالہ نے اسکی آواز پر مڑ کر دیکھا تو وہ وہی تھا۔۔۔حزیفہ۔۔۔

ہالہ کو حیرت تھی کہ یہ یہاں کیا کررہا ہے۔۔۔بلکہ یہ یہاں پہنچا کیسے ہے۔۔۔

ارے آؤ آؤ بیٹا بیٹھو بہت دیر کردی تم نے۔۔۔آؤ میرے قریب بیٹھو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فیروز صاحب نے اٹھ کر حزیفہ کو اپنے اور ہالہ کے درمیان بٹھایا تھا۔۔ہالہ کو اب مزید حیرت ہوئی تھی وہ مسلسل حزیفہ کو گھورے جارہی تھی۔۔

کیسے ہیں آپ سب

حزیفہ نے بات شروع کرنا چاہی تھی۔۔

ہم تو سب ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔تم سناؤ بیٹا زیف۔۔۔ تم کیسے ہو؟

جزلہ بیگم نے حزیفہ کو مخاطب کیا تھا۔۔ہالہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ فوراً سے اس نئے نمونے کے بارے میں پوچھ لے سب سے۔۔۔ہالہ نے ایک نظر جزلہ بیگم کو دیکھ کر پھر سے حزیفہ کو گھورنا شروع کیا تھا۔۔اب کی بار

حزیفہ نے بھی ہلکی سی نظر ہالہ پہ ڈالی تھی جس کے جواب میں ہالہ نے فوراً سے اپنی نظریں گھمائیں تھیں۔۔اور ہالہ کی اس حرکت پر حزیفہ سر جھکا کر بے اختیار مسکرایا تھا۔۔

یہ سب چھوڑو۔۔۔۔۔۔ہالہ بیٹا ہم سب کا تو کل ہی تعارف ہوگیا تھا زیف سے۔۔۔۔یہ بچا شاہد بھائی کے گھر میں آیا ہے۔یقین کرو بہت ہی اچھا اور نیک بچہ ہے۔۔۔حزیفہ جبرائیل۔۔۔ اور کل تمہیں ہسپتال لے جانے میں بھی اسی نے مدد کی تھی۔۔شکریہ کہو حزیفہ کو۔۔۔

حاکان صاحب جو ہالہ کو پریشان دیکھ چکے تھے فوراً سے حزیفہ کا تعارف کروانے لگے۔۔

ہالہ ہسپتال لے جانے والی بات پر اچھی خاصی شرمندہ ہوئی تھی۔۔

اوہ اچھا اچھا۔۔۔شکریہ حزیفہ۔۔۔

ہالہ نے مصنوعی مسکراہٹ سے شکریہ کہا تھا۔۔

زیف کہہ سکتی ہیں آپ۔۔۔اور شکریہ کی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔یہ لیں

حزیفہ نے ہالہ کی طرف کپ کرتے ہوئے کپ کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

کیا؟

ہالہ اسکی بات نا سمجھتے ہوئے بولی تھی۔۔

چائے ڈال رہیں تھیں آپ۔۔۔وہی مانگ رہا ہوں

حزیفہ نے چائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

اوہ اچھا زیبییف

ہالہ نے دانت پیستے ہوئے زیف کو کافی لمبا کھینچا تھا۔۔

زیبییف نہیں ہیل زیف۔۔۔جلدی جلدی میں کہیں۔۔۔

حزیفہ نے اپنا نام درست کروانا چاہا تھا۔۔

حزیفہ ہی ٹھیک ہے۔۔۔اور میرا نام ہالہ ہے۔۔ہیل نہیں۔۔۔

ہالہ نے چائے کا کپ حزیفہ کو پکڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔

بہتر۔۔۔

حزیفہ کے لب ہلکی سے مسکان میں ڈھلے تھے۔۔

ہالہ سنا ہے آج جزلہ صاحبہ کی طبیعت نہیں تھی ٹھیک۔۔۔بھئی ایمبولنس تک آئی گھر ۔۔۔

حاکان صاحب نے صبح والے واقعے کی خبر دی تھی۔۔ہالہ پھر سے کافی شرمندہ ہوئی تھی۔۔

حاکان بھائی میں بیچاری تو تھک ہار کے سوئی ہی تھی کہ ہالہ کو پتا نہیں کیا

ہوگیا۔۔۔مار ہی دیا اس نے تو مجھے۔۔۔

جزلہ بیگم کی یہ بات سن کر سب بہت زور سے ہنسے تھے۔۔۔جبکہ ہالہ سرجھکائے کافی شرمندہ ہورہی تھی۔۔

آج ہی ہونا تھا یہ سب بھی

ہالہ نے خود کلامی کی تھی۔۔

کیوں ہالہ۔۔۔ بڑی جلدی ہے بھئی؟

جزلہ بیگم نے ہالہ کی طرف رخ کیا تھا۔۔

اماں۔۔۔ میری ایک ہی ماں ہے۔۔۔۔۔۔اسے بھی کچھ ہوجائے تو میں پریشان بھی نہ ہوں؟ اور مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ میرے ساتھ ڈرامے کررہی ہیں۔۔۔

ہالہ نے خفا ہوتے ہوئے بے دھیانی میں اپنا رخ جزلہ بیگم سے موڑ کر حزیفہ کی طرف کیا تھا مگر جب اسکی نظر حزیفہ کے چہرے پر پڑی تو ایک لمحہ سے پہلے اس نے رخ موڑا تھا۔۔

جی جی بیٹا جی بیٹی تو میری بھی ایک ہی ہے جو اس نکمے کے ہاتھوں برباد ہورہی ہے

جزلہ بیگم نے افسوس کیا تھا۔۔ہالہ کو انکی اس بات پر کافی غصہ آیا تھا۔۔۔آخر

کیوں بار بار وہ زین کو بیچ میں لے آتی ہیں اور کیوں سب زین کے بارے میں اتنا غلط سوچتے ہیں۔۔

اور یہ ہالہ ہی کی تو محبت تھی جو اسے زین کی برائیاں نہیں دکھاتی تھی۔۔۔
حزیفہ نے اس سب گفتگو میں کوئی حصہ نہ لیا تھا۔۔وہ بس سب کو الجھی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔یوں کرتا وہ کسی ایلین سے کم محسوس نہ ہوتا تھا۔۔

روز روز اگر آپ سب یہی باتیں کریں گے تو میں یہاں نہیں بیٹھا کروں گی۔۔ان سب باتوں سے میری اور زین کی محبت کم نہیں ہوگی۔۔۔آپ سب مجھے خود سے دور کررہے ہیں بس۔۔۔مزید کچھ بھی نہیں۔۔۔

ہالہ ہلکی سی مسکان کے ساتھ وہاں سے اٹھی تھی۔۔

حزیفہ اب کچھ کچھ کہانی سمجھ گیا تھا۔۔مگر اس نے خاموشی اختیار کی تھی۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہالہ اس سے نفرت کرنے لگے۔۔۔کالونی والوں سے نفرت کرنے لگے۔۔۔۔

ہالہ۔۔۔

حاکان صاحب اور فیروز صاحب نے اسے روکنا چاہا تھا۔۔

کچھ دیر اکیلی رہنا چاہتی ہوں۔۔۔اکیلی رہوں گی تو ٹھیک ہوجاؤں گی۔۔۔اللہ حافظ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ یہ کہتی ہوئی وہاں سے گئی تھی۔۔۔ہالہ کے جاتے ہی حزیفہ بھی فوراً سے وہاں سے نکلا تھا۔۔

ہالہ اور حزیفہ کے جاتے ہی حاکان صاحب اور فیروز صاحب نے جزلہ بیگم کو گھور کر دیکھا تھا جیسے وہ انہیں بتانا چاہ رہے ہوں کہ انہوں نے غلطی کی ہے۔۔

اور واقعی انہوں نے بڑی غلطی کی تھی۔۔زین سے دور کرتے کرتے وہ اسے خود سے دور کررہی تھیں۔۔کسی کو اگر کسی سے دور کرنا ہو تو اس کے سامنے بار بار اسکا نام نہیں لیا جاتا۔۔۔یونہی تو انسان مائل ہوتا ہے اس انسان کی طرف۔۔۔۔

بار بار اسکی کمیاں بتاکر اسکی غلطیاں بتاکر اسے اس انسان سے نفرت ہو یا نہ ہو۔۔۔۔۔ہاں مگر آپ سے دور ہوجاتا ہے وہ۔۔۔۔۔اور یہ سب سے بڑی حماقت ہوتی ہے انسان کی۔۔۔

کسی سے دور کرتے کرتے خود سے دور کردیتا ہے۔۔۔

ہالہ۔۔۔ بات سنیں۔۔۔

حزیفہ ہالہ کو پکارتے ہوئے اس کے پیچھے چلتا ہوا آیا تھا۔۔

حزیفہ بات نہیں کرنی ابھی مجھے کسی سے۔۔۔

ہالہ کالونی سے باہر نکلی تھی۔۔

مگر بات ضروری ہے ہالہ۔۔۔

حزیفہ پھر سے اسکے پیچھے آیا تھا۔۔

حزیفہ بعد میں۔۔۔

ہالہ نے مزید تیز چلنا شروع کیا تھا۔۔

پھر آپ کو نقصان ہوگا ہالہ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حزیفہ وہیں رک گیا تھا۔۔حزیفہ کی یہ بات سن کر ہالہ پیچھے مڑ کر اسکے پاس آئی تھی۔۔

اگر یہ بات ابھی ہونے والے واقعے سے منسلک ہے تو ابھی ہی واپس چلے جائیں۔۔۔

ہالہ نے اسے شیرنی والی گھوری ڈالی تھی۔۔

ماضی میں سفر کرنے والوں کو احمق کہا جاتا ہے۔۔۔۔مجھے خود کو احمق کہلوانا بالکل بھی نہیں پسند۔۔۔۔۔۔میں مسافر ضرور ہوں ہالہ مگر ماضی میں نہیں سفر کرتا۔۔میں حال کا مسافر ہوں۔۔۔

حزیفہ اب سنجیدہ ہوا تھا۔۔

پھر کوئی لیکیچر دینا ہے؟

ہالہ نے بیزار ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔

لیکیچر نہیں دینا

حزیفہ نے تاثرات سے عاری چہرے سے کہا تھا۔۔

حزیفہ۔۔پھر کیا ہے؟

ہالہ نے غصے کو قابو میں رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا؟

حزیفہ نے نا سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا۔۔

کچھ کہنا تھا نہ آپ نے؟ اب کہیں گے یا مجھ ہی سے سوال کرتے رہیں گے؟

ہالہ نے چلاتے ہوئے اس کے سینے پر مارا تھا۔۔

آپ خاموش ہی نہیں تھیں ہو رہیں۔۔میں کیا کہتا۔۔

حزیفہ اپنے درد کو نظرانداز کرکے اس سے چار قدم دور ہوا تھا۔۔

اب کہ دیں یار۔۔۔

ہالہ کی برداشت آخری حد پر تھی۔۔وہ بس جلدی سے کہیں دور جاکر زور زور سے رونا چاہتی تھی۔۔

آپ کا فون۔۔۔یہ کل وہیں روڈ پر رہ گیا تھا۔۔آپ تب بھی غصے میں چلی گئیں تھیں۔۔بعد میں کسی زین نامی انسان کا فون آیا تھا میں نے اٹھایا تو انہوں نے کوئی بات ہی نہیں کی۔۔

حزیفہ نے دور سے ہی ہالہ کی طرف فون کیا تھا۔۔

حزیفہ آپ نے کیوں فون اٹھایا۔۔۔ اف میرے خدایا۔۔۔

ہالہ نے قریب ہوکر حزیفہ سے فون لیا تھا۔۔اسے اب معلوم ہوا تھا کہ آخر زین اتنے غصے میں کیوں تھا۔۔۔کیوں وہ اس سے اسکا فون مانگ رہا تھا۔۔اور کیوں اس نے انتہائی قدم اٹھایا تھا۔۔

بالکل اس نے ہالہ کے بارے میں غلط سوچا تھا اور اس سے کوئی وضاحت بھی نہ مانگی تھی۔۔بس اپنا غصہ اتار گیا تھا۔۔

میں آپ سے رابطہ کرنا چاہ رہا تھا تاکہ آپ کو یہ واپس کرسکوں۔۔۔ایسے میں جو فون آیا وہ اٹھا لیا میں نے۔۔۔کیوں کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟

حزیفہ نے پریشان ہالہ کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

نہیں۔۔۔

ہالہ نے فون چیک کرنا شروع کیا تھا۔۔

ہالہ۔۔۔ ایک بات پوچھ لوں؟

حزیفہ نے اجازت چاہی تھی۔۔

کتنا بولتے ہیں آپ حزیفہ۔پوچھ لیں۔۔

ہالہ نے اب اپنا فون جیب میں رکھا تھا۔۔

آپ کو کوئی مسئلہ ہے کیا؟ آپ اتنی الجھی ہوئی اور چڑ چڑی کیوں رہتی ہیں؟ مطلب یہ کوئی عمر نہیں ہے اس طرح بیزار بیزار رہنے کی۔۔۔۔۔اگر کچھ ہے جو آپ کو تنگ کر رہا ہے تو آپ شئیر کریں مگر خدارا اپنی زندگی مت برباد کریں۔۔۔۔مسئلے انسان کو اندر ہی اندر سے کھا جاتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حزیفہ نے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔

ہالہ نے اپنی نم آنکھیں حزیفہ سے چھپائیں تھیں۔۔آج کسی نے پہلی دفعہ اس سے یہ سب کہا تھا۔۔ورنہ سب اپنی ہی باتیں کرتے تھے اسکا تو کوئی خیال نہیں کرتا تھا۔۔

اب زیادہ دور مت جائے گا اس وقت اور جلد ہی آجائے گا ہالہ۔۔۔ چلتا ہوں میں۔۔۔۔۔۔

حزیفہ جان گیا تھا کہ ہالہ کی آنکھیں نم ہوچکی ہیں مگر وہ اپنے آنسو حزیفہ سے صاف نہیں کروانا چاہتی تھی۔۔اسی لئے اس نے ہالہ کو اکیلا چھوڑنا مناسب سمجھا تھا۔۔

ہمم زیادہ دور نہیں جارہی بس ابھی آجاؤں گی۔۔

ہالہ نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا تھا۔۔

ویسے کبھی پریشان ہوں تو آپ آسکتی ہیں میرے گھر۔۔۔میں چائے اچھی بناتا ہوں

حزیفہ کے چہرے پر ہلکی سی مسکان ابھری تھی۔۔

ضرور کیوں نہیں۔۔۔

ہالہ نے مسکراتے ہوئے پیشکش قبول کی تھی۔۔

ہالہ اور حزیفہ دونوں ہی اب اپنے اپنے راہ کو رخ کئے جانے لگے کہ ہالہ نے اسے پھر سے آواز دیکر روکا۔۔

حزیفہ۔۔۔

جواباً حزیفہ وہیں کا وہیں کھڑا ہوگیا مگر اس نے اپنا رخ ہالہ کی طرف نہ موڑا۔۔

شکریہ۔۔۔ اس سب کیلئے۔۔۔

ہالہ نے اپنی بات جاری رکھی تھی۔۔

سنبھال کے رکھیں۔۔۔۔کہیں کام آئے گا۔۔۔

حزیفہ پھر سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوا۔۔

کوشش کروں گی آئندہ اپنوں پہ نہ چلاؤں

ہالہ نے جاتے ہوئے زمین پر نظر رکھے خود کلامی کی تھی۔۔

کوشش کروں گا آئندہ آپ کو رونے کیلئے کہیں دور نہ جانا پڑے۔۔۔۔بلکہ صرف یہی کندھا یاد آئے۔۔۔

حزیفہ دونوں ہاتھ اوور کوٹ کی جیب میں ڈالے آسمان کو دیکھتے ہوئے اپنی راہ پر

رواں دواں تھا۔۔

اور صرف اتنی سی بات چیت بھی ہمیں کافی سکون دیتی ہے۔۔۔۔۔۔کسی کا صرف پوچھ لینا۔۔۔۔محسوس کرلینا۔۔۔۔کہ کوئی وجہ تو ہے جو پریشانی ہے۔۔۔۔ پھر چاہے اکیلے رہنے کو وقت دینا مگر پوچھ لینا بہت بڑی بات ہوتی ہے۔۔

ہالہ۔۔۔ آج ڈنر ساتھ کرتے ہیں؟ کیا خیال ہے؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلیک جینز پر وائٹ کریو نیک شرٹ پہنے زین نے گاڑی چلاتے ہوئے ہالہ کو مخاطب کیا تھا۔۔

جواباً ہالہ نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔

ریڈ ٹی پر ڈینم اوورآل پہنے وہ گاڑی میں چپ چاپ بیٹھی تھی۔۔وہ بالکل خاموش تھی۔۔اپنی سوچوں اور خیالوں میں ہالہ زین کو سن ہی نہ پائی تھی۔۔وہ مسلسل باہر دیکھتے ہوئے اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔

ہالہ میں سوچ رہا تھا کہ آج ڈنر ہم ساتھ کرتے ہیں۔۔۔کافی دیر ہوگئی ہے ساتھ وقت نہیں گزارا۔۔۔۔۔کچھ دیر بیٹھتے ہیں ہنستے ہیں کھائیں گے پیئیں گے۔۔۔۔۔تو چلیں پھر میڈم؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین نے پہلی دفعہ کی بات نظرانداز کرکے پھر سے کوشش کی تھی مگر ہالہ پر اب بھی اسکی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔وہ مسلسل ماتھے پر ہاتھ رکھے سوچوں میں گم تھی۔۔مگر اب کی بار زین کی برداشت جواب دے گئی تھی۔۔۔اب زین نے شدید غصے میں بریک لگائی تھی۔۔۔

تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے ہالہ۔۔۔

زین نے اسے مکمل قوت سے جھنجھوڑا تھا۔۔ہالہ کو کوئی خبر نہ تھی کہ کیا ہورہا ہے یا کیا ہوچکا ہے۔۔

کیا ہوا ہے زین۔۔۔

ہالہ نے زین کی گرفت سے خود کو آزاد کیا تھا۔۔

مجھ سے پوچھ رہی ہو کیا ہوا ہے؟ ہالہ تمہارا دماغ کیوں خراب ہونے لگ گیا ہے؟

زین نے ہالہ کو بالوں سے پکڑ کر کھینچا تھا۔۔

زین پاگل تو نہیں ہوگئے آپ؟ دور ہٹیں۔۔۔

ہالہ نے زین کو خود سے دور کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔

ہالہ زبان سنبھالو۔۔۔ اتنی بدتمیز اور بدزبان ہوگئی ہو تم۔۔۔ یہ کس کی زبان بولنے لگ گئی ہو؟

زین نے مزید زور سے ہالہ کے بال کھینچ کر اسے قریب کیا تھا۔۔

زین بال چھوڑیں میرے مجھے درد ہورہا ہے۔۔۔

ہالہ نے زین کو دھکا دیکر خود سے دور کیا تھا۔۔

تمہیں درد ہورہا ہے تو کرتی کیوں ہو ایسی حرکتیں۔۔۔ کب سے بکواس کررہا ہوں جواب کیوں نہیں دے رہی تھی تم۔۔۔

زین بھیڑیوں کی طرح چلایا تھا۔۔

میں نہیں سن پائی ورنہ میں۔۔

ہالہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی زین نے اسے ٹوکا تھا۔۔

کیوں نہیں سن پائی؟ ہالہ میرے قریب ہوکر بھی تم کسی اور کے خیالوں میں گم ہو۔۔۔ میں جان سے ماردوں گا تم دونوں کو۔۔۔

زین نے ہالہ کا منہ اپنے پنجے میں زور سے جکڑا تھا۔۔

زین خدا کا واسطہ ہے۔۔۔ تھک گئی ہوں میں اس سب سے۔۔۔اتنی گھٹیا سوچ کب سے ہونے لگی آپ کی۔۔۔۔۔کسی کے بارے میں نہیں سوچ رہی تھی میں۔۔۔۔۔دیکھیں زین مجھے اگر ایسا کچھ کرنا ہوتا تو آپ کے ساتھ نہیں ہوتی۔۔۔۔۔جارہی ہوں میں۔۔۔۔۔

ہالہ کو احساس ہوا تھا کہ اس نے غلط انسان کے سامنے ہمت دکھانے کی غلطی کی ہے اور وہ فوراً وہاں سے فرار ہونا چاہتی تھی مگر وہ بھول بیٹھی تھی کہ سامنے کوئی عام انسان نہیں ہے۔۔۔۔۔زین ہے۔۔۔

ہمت کیسے ہوئی تمہاری ہالہ۔۔۔ ہرگز تمہیں نہیں جانے دوں گا کہیں بھی۔۔۔تھک بھی جاؤ گی تب بھی نہیں۔۔۔ اور دوبارہ یہ حرکت کی تو جان سے جاؤ گی تم اپنی۔۔۔

زین نے اسے واپس اندر کھینچ کر گاڑی چلانا شروع کی تھی۔۔

میں گھٹیا سوچتا ہوں۔۔۔ میری سوچ غلط ہے۔۔۔ میرا دماغ خراب ہے۔۔۔ میں پاگل ہوگیا ہوں۔۔۔ سب بتاتا ہوں میں تمہیں ہالہ۔۔۔ بہت زبان چلنے لگ گئی ہے تمہاری۔۔۔۔۔اسے وقت پر ہی روک لیتے ہیں ورنہ کٹ جائے گی۔۔۔

زین ایک ہاتھ سے گاڑی چلاتے اور ایک ہاتھ سے ہالہ کو تھامے چِلاتا ہوا بول رہا تھا۔۔

یا میرے مولا۔۔۔ تنگ آگئ ہوں میں روز روز کی اس اذیت سے۔۔۔

ہالہ کو احساس ہوچکا تھا کہ اب آگے آنے والی راہ بالکل بھی آسان نہیں ہے۔۔

اترو۔۔۔

زین گاڑی سے اتر کر اسکا دروازہ کھولتے ہوئے بولا تھا۔۔

زین میری بات تو سن لیا کریں یار۔۔۔

ہالہ کو پتا تھا کہ باہر خطرہ ہے وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اسے کچھ سمجھا کر بھی کوئی فائدہ نہیں مگر پھر بھی ہالہ نے ایک آخری کوشش کرنا چاہی تھی۔۔

آئی سیڈ کم آؤٹ سائیڈ۔۔۔

زین نے اب چلانا شروع کیا تھا۔۔اسکا منہ غصے سے لال پڑچکا تھا۔۔

ہالہ ڈرتی ڈرتی گاڑی سے باہر نکلی تھی۔۔زین ہالہ کا بازو پکڑتا ہوا اسے گھر کے اندر لیکر آیا تھا۔۔ہالہ خاموشی سے اس کے پیچھے چلتی آرہی تھی۔۔وہ جانتی تھی کہ اب کسی چیخ و پکار کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔وہ جانتی تھی کہ زین اب کسی کی نہیں سنے گا۔۔ہالہ جانتی تھی کہ اب زین کو کوئی روک نہیں سکتا۔۔ہالہ یہ بھی جانتی تھی کہ اب اگر زین کے اپنے والدین بھی اسے روکنے کیلئے اور ہالہ کو بچانے کیلئے وہاں آجائیں تو بھی زین سے ہالہ کو کوئی نہیں بچا سکتا۔۔ہالہ جانتی تھی کہ اب زین جب تک اپنا غصہ نہ اتار لے وہ ہالہ کو نہیں چھوڑے گا۔۔ہالہ جانتی تھی کہ زین جب تک اسے تکلیف نہ دے سزا نہ دے تب تک ممکن ہی نہیں کہ ہالہ وہاں سے بچ نکلے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہلنا مت یہاں سے تم اب۔۔۔۔میں بس آیا۔۔

زین ہالہ کو اپنے کمرے میں لاکر اپنے بیڈ پر پھینکتے ہوئے دروازہ لاک کر کے وارڈروب کی طرف گیا تھا۔۔

ہالہ جانتی تھی کہ کچھ بہت برا ہونے والا ہے۔۔ہالہ جانتی تھی کہ اب کی بار سزا کوئی بہت بڑی ملنے والی ہے کیونکہ اب کی بار اس نے زین کے سامنے منہ کھولا تھا۔۔

مگر یہ کوئی عام سزا نہیں ہونی تھی۔۔یہ سزا ایک زندگی بھر کا سبق سکھانے کیلئے تھی کہ آئندہ زین کے سامنے منہ نہ کھلے۔۔یہ سزا اسے یہ سمجھانے کیلئے

تھی کہ اگر کبھی اسے یہ خیال آئے کہ اسے زین کو چھوڑ دینا چاہئے تو یہ سزا اسے فوراً یاد رکھ لینی چاہئے۔۔۔۔

ہالہ کو زین کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔مگر وہ نا چاہتے ہوئے بھی وہیں بیٹھی تھی۔۔

زین کا حکم مانتے ہوئے اپنی سزا کے انتظار میں۔۔

ہالہ کو زندگی بھر یاد رہنے والا تھا کہ ہالہ نے زین کے سامنے منہ کھول کر واقعی غلطی کی تھی۔۔۔مگر غلطی تو وہ کرچکی تھی۔۔۔اب تو بس انتظار تھا۔۔۔

زین کی محبت بھری سزا کا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیک آ بو۔۔۔۔۔وئیر آر یو؟

وارڈروب کھول کر زین نے اتنی معصومیت سے کہا جیسے وہ کسی بچے کیساتھ کھیل رہا ہو۔۔وارڈروب میں سبھی چیزیں آرگنائیزڈ اور ایک خاص پیٹرن میں رکھی گئیں تھیں۔۔جیسے وہ او سی ڈی کا شکار ہو۔۔

اسکا ہاتھ ڈرار میں چلتا ہوا الیکٹرک گلوز پر آ کر رکا۔۔

ڈارلنگ۔۔۔ ہم کب تک یہ مار دھاڑ کا سلسلہ جاری رکھیں گے؟

اس نے گلوز اپنے ہاتھوں پر چڑھاتے ہوئے کہا, ابھی وہ مڑا نہیں تھا۔۔

کبھی مجھے محبت سے اپنے ہاتھ تھماؤ, میں پیار سے تمہاری آنکھوں میں دیکھوں اور میرے ہاتھوں کا لمس تم اپنے چہرے پر محسوس کرو۔۔

ہالہ شاکڈ رہ گئی۔۔

یہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ زین نے آخری دفعہ اس سے محبت سے بات ہی کب کی تھی؟ یا کبھی کی تھی؟

تم میری گرفت سے نکلنے کو تڑپو, مگر نکل بھی نہ پاؤ۔۔

زین نے جبڑے بھینچ کر غراتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا؟ شاکڈ کیوں ہو؟ ابھی تو شاک بھی نہیں لگا۔۔

بنا مڑے وہ ہالہ کے تاثرات جان گیا تھا۔۔ہالہ مزید حیران ہوئی۔۔

اس سے پہلے کے وہ پلٹتا, اس کی نظر وہاں پڑے بلیو ٹوتھ ائیرپیس پر پڑی۔۔ شیطانی دماغ نے تیز تیز کام کرنا شروع کیا۔۔اس نے فوراً گلوز اتارے اور ائیرپیس اور اس کے ساتھ پڑا فون اٹھا کر وارڈروب بند کرتے ہوئے خوشی خوشی اس کے سامنے آیا۔۔

سویٹ ہارٹ۔۔۔ میں کچھ اور چاہتا تھا لیکن اب میں کچھ اور چاہتا ہوں۔۔

آہ۔۔۔ میری چاہت۔۔۔

سینے پر ہاتھ رکھ کر آخری جملے پہ زین نے بڑی ہی دل سوز آہ بھری۔۔

مگر زین کے وہاں کھڑے ہونے پر ہالہ کی روح ہی فنا ہونے لگی تھی۔۔وہ دیوار کے ساتھ لگے دیوان پر بیٹھ گیا۔۔ان دونوں کے درمیان تقریباً چار فٹ کا فاصلہ تھا۔۔

یہ کیا ہے ہالہ؟

ائیرپیس ہالہ کو دکھاتا ہوا زین ہالہ سے پوچھنے لگا۔۔ہالہ نے ایک نظر ائیرپیس پر ڈالی اور دوسری نظر زین پر۔۔وہ کیوں پوچھ رہا ہے؟ اس سے کیسے سزا دے گا وہ؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بکو ہالہ۔۔۔

زین دھاڑا۔۔

ائیرپیس

ہالہ نے تیزی سے جواب دیا، گویا اگر وہ نہ بولتی تو جہنم رسید کر دی جاتی۔

گڈ اب یہ کیا ہے؟

اب زین اسے فون دکھانے لگا۔

موبائل فون

ڈرتے ہوئے مگر یہ بھی تیزی سے بول ڈالا۔۔

انٹیلیجینٹ۔۔۔ اچھا اگر اس فون کو میں ائیر پیس سے کنیکٹ کر دوں تو میری رینج کتنی ہو گی؟

زین انجان بن رہا تھا۔۔مگر ہالہ کو جواب دینا پڑا۔۔

165 فٹ

گلے میں آنسوؤں کا پھندا پھنس چکا تھا جو اسے تکلیف دے رہا تھا۔۔

ڈیم۔۔۔ اب مجھے گھر میں ہی رہنا پڑے گا؟

زین نے معصوم بچوں کی طرح منہ بسورا جیسے کسی بچے کا باہر جانے کا پلان کینسل ہوا ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اٹھو چلو میرے ساتھ۔۔

زین اٹھا اور باہر نکل گیا۔۔ہالہ کو بھی نکلنا تھا۔۔چاہے وہ بسترِ مرگ پر ہی کیوں نہ ہوتی۔۔

زین فریج خالی کر چکا تھا, اس دوران ہالہ اسے یہ سب کرتے ہوئے خاموشی سے دیکھتی رہی۔۔وہ جان گئی تھی کے کیا ہونے والا ہے, مگر فرار کا راستہ نہیں تھا۔۔

ہالہ, یہ ائیرپیس میں اس فون سے کنیکٹ کر چکا ہوں۔۔اور اس فون کی ڈائیلڈ

لسٹ میں میرا موبائیل نمبر ہے۔۔

زین نے تعظیماً سر کو خم دیا۔۔

تمہیں اب محبت کا ثبوت دینے کیلئے یہ کرنا ہے کے تم اس فریج میں بند کر دی جاؤ گی۔۔

زین کمینگی سے مسکرایا اور ہالہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا۔۔

ائیرپیس تمہارے پاس رہے گا, لیکن فون میں باہر ہی رکھوں گا۔۔گھبراؤ نہیں, ماروں گا نہیں تمہیں۔۔

اس نے محبت جتانے کی ایکٹنگ کی, جبکہ ہالہ کے گال سے آنسو لڑھکا جو اس نے فوراً صاف کر لیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلے تمہیں آہستہ آہستہ ٹھنڈ لگے گی, پھر تمہارے ہونٹ نیلے پڑیں گے۔۔یاد ہے ریلیشن شپ کے اسٹارٹ میں میں نے تمہیں تین منٹ برف پکڑے رہنے کی ڈیر دی تھی؟ اور تمہارے ہاتھوں پر نیلے دھبے پڑ گئے تھے؟ بالکل ویسے ہی دھبے تمہارے جسم پر پڑنے لگیں گے۔۔۔۔۔پھر تمہارے ناخنوں کی باری آئے گی۔۔

اب زین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کی مخروطی انگلیوں پر مینی کیورڈ ناخن دیکھنے لگا۔۔

یہ ناخن بھی نیلے ہو جائیں گے۔۔

آہستہ آہستہ تمہارے حواس منجمند ہونے لگیں گے اور آنکھیں بند ہونے لگیں گی۔۔ٹھیک اس وقت۔۔۔ اس وقت جب تمہاری آنکھیں بند ہونے لگیں تب, تب تم ائیرپیں کا استعمال کرو گی اور مجھے کال ملاؤ گی۔۔

اسے فریج کے قریب لا کھڑا کیا اور خود کو مسیحا کے طور پر پیش کرنے لگا۔۔

سویٹ ہارٹ۔۔۔ میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا۔۔نکال لاؤں گا۔۔ٹھیک؟

اسکا جواب سنے بنا زین نے جارحانہ طور پر ہالہ کو فریج میں دھکا دیا اور ساتھ وہ ہاٹ پاٹ نما لنچ باکس بھی پھینکا جس میں ائیرپیں ڈال رکھا تھا تاکہ نمی سے بچایا جا سکے۔۔ہالہ کی چیخ ہوا میں بلند ہوئی, اس نے باہر نکلنا چاہا مگر زین نے فریج بند کر کے لاک لگا دیا۔۔چابی اٹھا کر اس نے فریج کے اوپر رکھی مگر یہ نہ دیکھ پایا کے وہاں وہ ائیرپیں موجود ہے جو وہ اپنے تئیں لنچ باکس میں ڈال چکا ہے۔۔

بالوں میں ہاتھ پھیر کر گنگناتا ہوا وہ سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔ باتھ روم میں داخل ہو کر اس نے اپنے لئے جیکوزی تیار کیا اور بیس منٹ کا الارم سیٹ کرتا ہوا وہ جیکوزی میں کچھ دیر فریش ہونے کیلئے اتر گیا۔۔آنکھیں موند کر زین اس خیال سے ہی محظوظ ہونے لگا کے ہالہ کس قدر تڑپ رہی ہو گی۔۔

پور سول۔۔۔ فریج میں مرنے کیلئے ایک گھنٹا چاہئیے, تمہارے لئے بہت مارجن ہے۔۔

زین نے فریج کا دروازہ بند کیا تو وہ کانپ گئی, زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگی مگر زین آ ہی نہیں رہا تھا۔۔یوں محسوس ہو رہا تھا گویا اسے قبر میں اتار دیا گیا ہو۔۔

زین دروازہ کھولیں۔۔۔ پلیز دروازہ کھولیں یہاں اندھیرا ہے۔۔زین دروازہ کھولیں, مجھے موت سے پہلے قبر میں نہ اتاریں۔۔زین مجھے کچھ ہو جائے گا۔۔ زین؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ کو اب حالت کی سنگینی کا احساس ہوا۔۔پہلے اسے لگا تھا کے اس کی محبت کا ایک اور امتحان سہی, مگر اب اسے لگ رہا تھا کے یہ امتحان وہ پاس نہیں کر سکے گی۔۔

ٹھنڈ سے اب اس کے ہاتھ پاؤں, کان اور ناک ٹھنڈے پڑ گئے۔۔وہ ہاتھوں کو رگڑ رگڑ کر گرم کرنے لگی۔۔مگر افسوس۔۔۔ ایسے وہ بس اپنی انرجی ضائع کر رہی تھی جس کی اسے کافی ضرورت تھی۔۔

زین دروازہ کھولیں۔۔۔ یہ امتحانات, یہ درد, پچھتاوے, مداوے, یہ سب میں نے آپ سے نکاح کیلئے کیا تھا۔۔مگر آپ مجھے ہی مار ڈالیں گے تو میری سب ریاضت ضائع چلی جائے گی۔۔

آنسوؤں کی باڑ جو بہت دیر سے اس نے روک رکھی تھی, اب سیلاب لے آئی تھی۔۔ٹھنڈ کی وجہ سے ناک بند ہو گیا اور سر وزنی ہوتا محسوس ہونے لگا۔۔

مکمل اندھیرے میں وہ اس چھوٹے سے ڈبے میں کچھ دیکھ بھی نہ پا رہی تھی۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے کیا زیادہ بھیانک ہے؟ تاریکی یا ٹھنڈ؟

زین میں کبھی آپ کے خلاف نہیں جاؤں گی, ایک بار دروازہ کھول دیں, مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔

آہستہ آہستہ اس کا بدن سست پڑ رہا تھا۔۔مگر یکدم ذہن میں خیال آیا۔۔۔

اگر میں کال کر کے بیہوش ہونے کا ناٹک کروں تو زین مجھے باہر نکال لیں گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنسو صاف کر کے اس نے یہاں وہاں ہاتھ مار کے وہ ڈبہ ڈھونڈا اور اسے کھولا مگر۔۔۔ خالی باکس میں ہاتھ ڈال کر اس کی تو روح پرواز کرنے لگی۔۔

میرے اللہ یہ کیا کیا زین تم نے؟ دھوکہ دیا مجھے؟ کہیں, کہیں اس بار تم واقعی مجھے ماررر۔۔۔۔۔۔

اس کو تو کسی نے موت کی خبر سنا ڈالی تھی۔۔

نہیں, نہیں زین کچھ بھی ہو سکتا ہے مگر قاتل نہیں۔۔زین۔۔۔ زین دروازہ کھولو, زین میں کہتی ہوں ابھی دروازہ کھولو۔۔

وہ پھر سے زور زور سے فریج کا دروازہ بجانے لگی۔۔

اب تو ہاتھ اتنے سن ہو چکے تھے وہ محسوس ہی نہیں کر پا رہی تھی کے اس کے ہاتھ کسی چیز کو چھو بھی رہے ہیں یا نہیں۔۔پورے جسم پر کپکپی طاری تھی۔۔وہ خود میں سمٹنے لگی۔۔اور وقتاً فوقتاً لمبے لمبے سانس کھینچنے لگی۔۔

زین کا الارم بجا۔۔اس نے اپنا موبائیل اٹھا کر دیکھا, ابھی تک ہالہ کی کوئی کال نہیں تھی۔۔

واؤ, تم تو بہت صبر والی نکلی۔۔

ابرو اچکا کر اس نے داد دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فریش ہو کر اب وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا بالوں کو بلو ڈرائی کرتا ہوا ویسل پر اپنی مخصوص دھن بجا رہا تھا۔۔

ہالہ کے حواس نے کام کرنا چھوڑ دیا, آدھا گھنٹا بیت چکا تھا۔۔دماغ کے ساتھ ساتھ سارا بدن سن ہو چکا تھا۔۔کپکپی سے کانپنے کیلئے اب اس میں ہمت بھی نہیں تھی, اور اتنی ہمت بھی نہیں تھی کے زین کو آواز دے پاتی۔۔بڑی مشکل سے اس نے کلمہ ادا کرنے کیلئے لب ہلانے چاہے۔۔

مگر ناممکن۔۔۔ اس نے دل میں ادا کرنے کی کوشش کی لیکن اسے کچھ بھی یاد نہ آ رہا تھا۔۔شاید اس کا وقتِ نزع تھا۔۔اس وقت صرف اسے ایک لفظ یاد آ

رہا تھا۔۔اللہ۔۔۔ وہ بھی اس کے لب کہنے سے قاصر تھے۔۔آنکھیں آدھی بند ہوگئیں جنہیں اس نے دوبارہ کھولنا چاہا مگر ان پر وزن بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔زین پوری طرح تیار ہو کر اب موبائل پر ٹائم دیکھنے لگا۔۔پینتالیس منٹ ہو چکے تھے۔۔

زین کو تھوڑی سی پریشانی لاحق ہوئی, اس لئے اس نے نیچے جانے کا فیصلہ کیا۔۔

آنکھیں کھلی رکھنے کی آخری کوشش میں وہ یہ نہیں جانتی تھی کے اس کی آخری سسکی ہے۔۔ایک لمبی سسکی کیساتھ اب اس کی آنکھیں پوری بند ہوگئیں۔۔تقریباً سانس بھی۔۔۔

نیچے پہنچ کر اس نے چابی فریج کے اوپر سے کھینچی تو اس کیساتھ ہی کچھ نیچے گرا۔۔زین نے نا سمجھی میں دیکھا, وہ ائیرپیں تھا جسے اس نے ہالہ کو باکس میں ڈال کے دیا تھا, مگر یہ تو باہر تھا, پھر اندر؟ زین کو سمجھ آیا تو وہ خوفزدہ ہو گیا۔۔پونہ گھنٹہ ہو چکا تھا, اگر وہ مر گئی تو؟ زین نے تیز تیز ہاتھوں سے چابی لگانے کی کوشش کی مگر ہاتھ کانپنے کی وجہ سے چابی لگ ہی نہیں پا رہی تھی۔۔

کم آن جلدی کرو بلڈی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوف و ہراس میں وہ فریج کو ہی مغلظات بکنے لگا۔۔مگر چابی کی ہول میں داخل ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔بہت تگ ودو کے بعد بالآخر چابی داخل ہو گئی۔۔ اس نے فوراً دروازہ کھولا مگر اسے دیر ہو چکی تھی۔۔

سامنے ہالہ کا بے جان سفید وجود دیکھ کر اس کے پورے جسم میں خوف بھر گیا۔۔نیلے جسم اور نیلے ہونٹوں کی وجہ سے وہ بہت خوفناک اور ڈراؤنی لگ رہی تھی, اوپر سے بے جان وجود زین کے خوف میں اور اضافہ کر رہا تھا۔۔

نہیں, یہ۔۔۔۔۔۔یہ کیا کیا میں نے؟ ہالہ؟

زین نے فریج میں سے نکال کر اسے زمین پر لٹایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ آنکھیں کھولو پلیز۔۔

زین نے مدھم آواز میں اپنی سی کوشش کی مگر وہاں سکوت تھا, مکمل سکوت۔۔زین چیخا۔۔

ایسا ہی ہوتا ہے, جب تک ہم زندہ ہوتے ہیں, ہمارے عزیز ہمیں جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔۔جیسے ہی ہماری سانس بند ہو جاتی ہے, وہ ایسے ظاہر کرتے ہیں گویا وہ خود مر گئے ہوں۔۔

اٹھو ہالہ اٹھو۔۔۔

چلاتے ہوئے زین نے اس کے یخ ٹھنڈے جسم کو جھنجھوڑا۔۔

ہالہ کسمسائی۔۔وہ زندہ تھی۔۔ہالہ زندہ تھی, وہ مری نہیں تھی, زین کا جنون ابھی مرا نہیں تھا, اسکا کھلونا صرف ٹوٹا تھا, چھِنا نہیں تھا۔۔زین تیز اس کے ہاتھوں کا مساج کرنے لگا۔۔جب کچھ نہ بنا تو جلدی سے جا کر الیکٹرک کمبل اٹھا لایا اور اس میں لپیٹ کر ہالہ کو لاؤنج میں موجود صوفے پر لٹا دیا۔۔ آدھے گھنٹے بعد ہالہ کو ہوش آیا۔۔زین اس کی طرف لپکا۔۔

کیسی ہو سویٹ ہارٹ؟

زین نے استفسار کیا۔۔

گھر چھوڑ آئیں مجھے۔۔

بہت دیر بعد جب ہالہ کو یاد آیا کے کچھ دیر پہلے کیا ہوا تھا, تو وہ بس اتنا کہہ سکی۔۔اس نے یہ بھی پوچھنے کی زحمت نہ کی کے وہ زندہ ہے یا کیسے زندہ ہے۔۔بس چپ سادھ لی۔۔زین نے سر ہلا کر ایک تابعدار دوست کی طرح اس کی بات پر عمل کیا اور اسے اس کی کالونی کے باہر اتار دیا۔۔

تھکے تھکے قدموں سے چلتی ہوئی وہ گھر پہنچی تھی۔۔اور بغیر سلام و دعا کے اپنے کمرے کی طرف رواں دواں تھی کہ جب جزلہ بیگم کی آواز اسکے کانوں میں پڑی اور وہ درد کی دنیا سے باہر آنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے رخ بدل کر جزلہ بیگم کی طرف مڑی تھی۔۔

ہالہ تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔

جزلہ بیگم جو کچن میں کھانے کی تیاری کررہی تھیں ہالہ کا تاثرات سے عاری نیلا پڑتا چہرہ دیکھ کر حیران و پریشان ہوئیں تھیں۔۔

ہالہ نے جواباً انہیں کچھ نہ کہا تھا۔۔وہ اس حالت میں ہی نہ تھی کہ کچھ کہ سکے۔۔خود کو مشکل سے سنبھالتے ہوئے ہالہ واپس میز کے قریب پہنچی تھی اور ہمت کرکے اس نے خود کو میز کے قریب پڑی کرسی پر بٹھایا تھا۔۔وہ جانتی تھی کہ جزلہ بیگم اب اس سے بہت سے سوال جواب کرنے والی ہیں مگر اسے اب کسی بھی چیز کی فکر نہ تھی۔۔وہ درد کی انتہا پر تھی اور جب انسان درد کی انتہا پر ہوتا ہے تو اسے کسی بات کی فکر نہیں ہوتی کہ کوئی اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہے۔۔یا اب کس طرح کی گفتگو اس سے کی جائے گی۔۔

وہ خود کو بالکل ابھی برف کا تودا محسوس کررہی تھی جو کہ فریزر سے نکال کر سورج کے سامنے رکھ دیا گیا تھا۔۔

وہ اپنے حواس بالکل ہی کھو بیٹھی تھی۔۔کیونکہ اسے یوں محسوس ہورہا تھا جیسے اسے ابھی ابھی قبر سے نکالا گیا ہو۔۔۔ایک ٹھنڈی قبر سے۔۔

ہالہ بیٹا ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ تو؟

جزلہ بیگم اپنا کام بھول کر فوراً سے ہالہ کے قریب پہنچیں تھیں جسے دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ بس ایک آخری سانس آئے گی اور ہالہ کا کام ختم۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ کو یوں دیکھ کر تو جزلہ بیگم کی خود کی جان نکل گئی تھی۔۔ابھی صبح ہی تو ریڈ ٹی پر ڈینم اوورآل پہنے وہ ریڈ ویلوٹ کیک لگ رہی تھی۔۔جسی دیکھ کر بار بار جزلہ بیگم ہالہ کے صدقے واری جارہی تھیں۔۔انہیں معلوم ہوتا کہ اس معصوم کے ساتھ آج یہ سب ہوجائے گا تو کیسے ممکن تھا کہ وہ اسے ایک لمحے کو بھی قدم رکھنے دیتیں باہر۔۔مگر کیسے ممکن تھا کہ ہالہ رک جاتی۔۔۔پہلے بھی تو کئی بار جزلہ بیگم نے اسے ٹوکا تھا۔۔مگر جب ماؤں کی بات نہ سنی جائے۔۔۔تو انجام پھر ہمیشہ عذاب کی صورت میں ہی تو ہوتا ہے۔۔ایک ہلکا سا عذاب۔۔۔آپ کو جھنجھوڑنے کیلیئے۔۔۔کہ بس سدھر جائیں۔۔۔

مگر ہالہ جیسے لوگ واقعے ڈھیٹ ہوتے ہیں۔۔

ہالہ کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو؟

جزلہ بیگم نے ہالہ کو ہلانا شروع کیا تھا جو کرسی پر بے سدھ پڑی سامنے دیوار پر ٹک ٹکی جمائے بیٹھی تھی۔۔

اسے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کافی گہری سوچ میں ہے مگر وہ تو اپنے حواس میں ہی نہیں تھی تو سوچتی کیا۔۔

ہالہ پاگل واگل تو نہیں ہوگئی ہو تم؟ بولتی کیوں نہیں ہو بات کیا ہے؟ کچھ ہوا ہے کیا کچھ بتاؤ ہالہ میری جان جا رہی ہے۔۔۔

جزلہ بیگم نے اسے خوب زور سے جھنجھوڑا تھا۔۔جزلہ بیگم کی پریشانی اب خوف

میں تبدیل ہو چکی تھی۔۔

ہالہ کی نظر اب بھی سامنے موجود دیوار پر ہی تھی۔۔جزلہ بیگم ایک نظر دیوار کو دیکھتیں اور ایک نظر ہالہ کو اور پھر سے اسے بلانے کی کوشش کرتیں۔۔

ہالہ تمہیں تو تیز بخار ہے۔۔۔۔۔اللہ میری بچی پر کسی نے کہیں کالا جادہ تو نہیں کردیا۔۔۔۔ہالہ تم کچھ بول کیوں نہیں رہی بیٹا میرا کلیجا منہ کو آرہا ہے ۔۔۔ اب

جزلہ بیگم نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اس کے تپتے ہوئے جسم سے اندازہ لگایا تھا۔۔مگر ہالہ اب بھی کچھ نہ بولی تھی۔۔اور بولتی بھی کیوں۔۔آخر کچھ ہی لمحات پہلے اسے اتنی بڑی سزا اس کے بولنے کی وجہ سے ہی تو دی گئی تھی۔۔ ہالہ کی آنکھیں اب ہلکے سے بند ہونے لگیں تھیں۔۔

ہالہ۔۔۔ تم میرے ساتھ اگر تو مزاق کر رہی ہو تو میں بتا رہی ہوں یہ بہت زیادہ ہوگیا ہے اب بس کرو۔۔۔

جزلہ بیگم نے ہالہ کو زور سے ہلایا تھا جس سے اس کی بند ہوتی آنکھیں پھر سے کھلنے لگیں تھیں۔۔مگر وہ زیادہ دیر انہیں کھول نہ پائی تھی۔۔۔۔

دیوار پر نگاہ جمائے اس کی آنکھیں پھر آہستہ آہستہ بند ہونے لگیں تھیں۔۔وہ کوشش کر کے انہیں کھولنا چاہ رہی تھی مگر یہ اس کے اختیار سے باہر کا کام تھا۔۔آخر کار اس کی آنکھیں مکمل بند ہوگئیں۔۔ہالہ اب نیم بیہوشی میں پہنچ

چکی تھی۔۔

ہالہ۔۔۔ ہالہ بیٹا آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے ہالہ؟

جزلہ بیگم نے ہالہ کو اپنے حصار میں لئے پیار کرنا شروع کیا تھا۔۔وہ اپنے سامنے اپنی بیٹی کو مرتا نہیں دیکھنا چاہتی تھی مگر انہیں دیکھنا پڑ رہا تھا۔۔

تم یہیں رکو ہالہ۔۔۔ میں کسی کو بلا کر لاتی ہوں۔۔۔۔کچھ نہیں ہوگا میری جان۔۔۔۔تم بالکل ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ماما تمہیں کچھ نہیں ہونے دیں گی میری بچی۔۔۔۔

آنسو جزلہ بیگم کی گالوں سے زمین پر گرنے لگے تھے۔۔

وہ ہالہ کو بٹھا کر تھوڑا سا دور آئیں ہیں تھیں کہ ہالہ کرسی سے زمین پر ایک لمحے میں بری طرح گری اور گرتے ساتھ ہی اس کے منہ سے پہلا نام زین کا نکلا۔۔مرتے مرتے بھی شاید وہ یہی سوچ رہی تھی کہ یہ اذیت بھی زین ہی کی دی ہوئی ہے۔۔اور غلط بھی تو نہیں تھا۔۔۔ہر بار کی طرح اب بھی زین ہی وجہ تھا اس سب کی۔۔

ہالہ۔۔۔جزلہ بیگم ہالہ کے کرسی سے زمین پر گرنے پر بری طرح چیخیں تھیں۔۔انہوں نے فوراً سے ہالہ کو سنبھالتے ہوئے لیٹایا تھا۔۔

میں بس ابھی آئی میری بچی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novel|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جزلہ بیگم پھر سے مدد کی تلاش کیلئے نکلیں تھیں۔۔اب کی بار وہ جان گئیں تھیں کہ اس سب کے پیچھے زین کا ہی ہاتھ ہے۔۔اسی کی وجہ سے ہی ہالہ اتنی تکلیف میں ہے اور بات یہاں تک پہنچی ہے۔۔اب کی بار ہالہ نے خود اقرار کیا تھا۔۔ہالہ نے خود بتایا تھا کہ ہاں اس سب کے پیچھے زین ہی ہے۔۔مگر ابھی وقت نہ تھا کہ جزلہ بیگم جا کر اس سے ہالہ کو دی ہوئی تکالیف کا حساب لیتی۔۔اسے اسی کے انداز میں جواب دیتیں۔۔کیونکہ فی الحال تو وہ بس اپنی بچی کی جان بچانا چاہتی تھیں۔۔اور اسی مسیحا کی تلاش میں وہ نکلیں تھیں۔۔

زیف۔۔۔ زیف بیٹا دروازہ کھولو۔۔۔ زیف۔۔۔

جزلہ بیگم فوراً سے کالونی میں بھاگتے ہوئے حزیفہ کے گھر آئیں تھیں اور روتے روتے اسے پکارتے ہوئے دروازہ کھٹکھٹانے لگیں تھیں۔۔

جزلہ بیگم جانتی تھیں کہ حزیفہ پہلے بھی ایک دفعہ انکی مدد کرچکا ہے اور دوسری دفعہ بھی انہیں سب سے پہلے وہی یاد آیا تھا۔۔پہلی دفعہ آگے بڑھ کر ہاتھ تھام کر مدد کرنے والا انسان کو ہمیشہ یاد رہتا ہے۔۔پھر چاہے دوسری دفعہ وہ موجود ہو یا نہ ہو۔۔۔مگر ذہن ہمیشہ اسی کی طرف جاتا ہے۔۔جزلہ بیگم کے ذہن میں بھی حزیفہ ہی آیا تھا۔۔وہ روتیں روتیں دروازہ کھٹکھٹا رہیں تھیں اور کتنے ہی آنسو جزلہ بیگم کی گال سے گر چکے تھے۔۔

۔۔۔ زیف بیٹا کہاں ہو جلدی آؤ تمہاری مدد چاہئے

جزلہ بیگم نے بھر پور قوت سے اسے آواز لگائی تھی۔۔

اپنی پریشانی میں وہ یہ تو بھول ہی گئیں تھیں کہ حزیفہ نے بھی تو آرام سے ہی آنا ہے۔۔کوئی جن تو وہ ہے نہیں جو جزلہ بیگم آنکھ جھپکیں اور حزیفہ فوراً سے حاضر ہوجائے۔۔مگر پریشان اور روتے ہوئے انسان کو یہ بات کون سمجھا سکتا ہے۔۔وہ تو بس کہتا ہے کہ لمحے بھر میں اس کا کام ہو جائے۔۔

کیا ہوا ہے آنٹی؟

بلیو جینز پر وائٹ ٹی کے ساتھ بلیک اوور کوٹ پہنے ایک ہاتھ میں فروٹ باؤل پکڑے دوسرے ہاتھ سے دروازہ کھولتے ہوئے جزلہ بیگم کی پریشانی میں ہوئی عجیب حالت دیکھ کر کہا تھا۔۔

زیف وہ

جزلہ بیگم اس بے بسی کے لمحے میں وہاں آ تو گئیں تھیں مگر اب جب حزیفہ کو وہاں سب بتانے کی باری آئی تو وہ تو خود منجمند ہو کر رہ گئیں تھیں۔۔بھلا کیا بتاتی اسے کہ ہالہ کا زین نے کیا حال کردیا ہے۔۔یا یہ کہتیں کہ وہ اپنی بچی کی حفاظت بھی نہیں کر پائیں۔۔

اس دنیا میں جو ایک ہی انسان جزلہ بیگم کا تھا اسے بھی نہیں بچا پائیں۔۔کہیں

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حزیفہ یہ تو نہیں سوچے گا کہ کیسی ماں ہے جو اپنی اولاد کو غلط ہاتھوں میں دیکر سکون میں ہے۔۔حزیفہ یہ بھی تو سوچ سکتا ہے کہ کیا جزلہ بیگم کو ہالہ کی ذرہ پرواہ نہیں تھی۔۔کیوں کبھی انہوں نے ہالہ کو روکا نہیں تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس راہ پر سکون نہیں ہے۔۔ہے تو بس تکلیفیں اذیتیں۔۔ہالہ اگر نہیں بھی سنتی تھی تو وہ تو ماں تھیں نہ۔۔۔انہوں نے کیوں نہیں اپنا فرض پورا کیا۔۔

زین اگر اپنا حق جتا کر اسے یہ ساری تکالیف دے سکتا تھا تو جزلہ بیگم اپنا حق جتا کر اسے یہ سب برداشت کرنے سے روک کیوں نہیں سکتیں تھیں۔۔مگر اب یہ سب سوچنے کا بھلا کیا فائدہ تھا۔۔زین اور وقت دونوں اپنا وار کر چکے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب ٹھیک ہے آنٹی؟ کیا حالت بنائی ہوئی ہے اور کیا سوچ رہی ہیں تب سے؟

حزیفہ جو کافی دیر سے جزلہ بیگم کے جواب کا منتظر تھا انہیں سوچوں میں الجھا ہوا پا کر اپنے ہاتھ میں موجود فروٹ باؤل دروازے کے قریب پڑے ریک پر رکھتا ہوا ان سے مخاطب ہوا تھا۔۔انکی یہ حالت دیکھ کر حزیفہ اس قدر حیران ہو چکا تھا کہ اسے یہ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ جزلہ صاحبہ کو اندر بلائے یا فوراً سے انکی پریشانی دور کرے۔۔

زیف وہ ہالہ۔۔۔

حزیفہ کی بات سن کر جزلہ بیگم کو ہوش آیا تھا۔۔مزید کچھ سوچنے سمجھنے کی ان میں ہمت ہی نہیں تھی۔۔کافی دیر کی سوچ کے بعد انہیں سمجھ آیا تھا کہ یہ وقت ان سب باتوں کے سوچنے کا نہیں ہے۔۔ابھی تو بس انہیں مدد چاہیئے اپنی بیٹی کو بچانے کیلیئے۔۔اور اس کیلیئے انہیں جو بھی کرنا پڑا وہ کریں گی۔۔ لوگوں کی باتوں اور طعنوں کو اب بیچ میں نہیں آنے دیں گی۔۔جزلہ بیگم گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رو پڑی تھیں۔۔

ہالہ۔۔۔

جزلہ بیگم مزید کچھ کہتیں اس سے پہلے ہی حزیفہ جزلہ بیگم کے گھر کی طرف دوڑا تھا۔۔اس نے مزید کچھ نہ سنا تھا۔۔نہ اسے اس بات کی فکر تھی کہ جزلہ بیگم کی اگلی بات کیا ہے۔۔وہ تو بس دوڑ پڑا تھا ہالہ کیلیئے۔۔وہ جانتا تھا کہ جس حال میں جزلہ بیگم اس سے روتے ہوئے مدد مانگ رہی ہیں۔۔خیریت تو دور دور تک نہیں ہے۔۔جزلہ بیگم نے بھی اس کے پیچھے دوڑنا شروع کیا تھا۔

ہالہ۔۔۔ ہالہ ٹھیک ہیں آپ؟ آنٹی ہمیں ہسپتال جانا ہوگا۔۔۔۔۔۔چلیں میرے ساتھ ۔۔۔

حزیفہ ہالہ کو بیہوش پڑے دیکھ کر واقع کی سنجیدگی سے واقف ہوا تھا۔۔ذہن میں سو خوفناک خیالوں نے دوڑنا شروع کیا تھا۔۔ہر ایک خیال سے حزیفہ کی جان جارہی تھی اور ہر ایک خوف اس کی روح کو چیر رہا تھا۔۔ابھی ہی تو وہ ملا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا ہالہ سے۔۔اتنی جلدی وہ اسے نہیں کھو سکتا تھا۔۔

ہالہ کے چہرے پر آئے بال ہٹاتے ہوئے اس نے ہالہ کو اپنی بانہوں میں لیا تھا۔۔اس وقت اگر ہالہ کے بے جان وجود کو دیکھا جاتا تو کوئی بھی با آسانی کہہ دیتا کہ ہالہ واقعی نہیں رہی۔۔مگر حزیفہ کو اپنی کہانی ابھی ختم نہیں کرنی تھی۔۔ وہ ہالہ کو بانہوں میں لئے گھر سے باہر نکلا تھا۔۔ہالہ کو اٹھانے سے اس کے اپنے بال جو پہلے تو بس دو تین ہی ماتھے پر پڑے رہتے تھے آج تمام اس کے ماتھے پر آ گرے تھے۔۔اور وہ ان چھوٹے چھوٹے ماتھے پر گرے بالوں میں بھی بے حد حسین لگ رہا تھا مگر افسوس اس وقت دیکھنے والی محترمہ جان ہار رہی تھیں۔۔حزیفہ نے نکلتے ہوئے جزلہ بیگم کو بھی ساتھ آنے کا کہا تھا۔۔

اور جزلہ بیگم اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے گھر لاک کر کے فوراً سے حزیفہ کے ساتھ ہسپتال چل دیں تھیں۔۔

حزیفہ کے ہونے سے اب انہیں کچھ تھوڑی بہت تسلی ہوئی تھی۔۔جو شاید ان کے لئے کافی تھی۔۔

---ہالہ

عزہ اور حاکان صاحب جو ابھی ابھی ہسپتال پہنچے تھے آئی سی یو کے باہر سب کو دیکھ کر فوراً سے ان کی طرف کو لپکے۔۔

کیا ہوا ہے ہالہ کو جزلہ۔۔۔

حاکان صاحب جزلہ بیگم کے پاس آکر پوچھنے لگے تھے۔۔مگر جزلہ بیگم تو اپنے حواس ہی کھو بیٹھیں تھیں اب۔۔انہیں نہ کسی کے سوال کا جواب دینا آرہا تھا اور نہ کسی کی موجودگی کا احساس ہورہا تھا۔۔وہ بالکل ماؤف ہو چکیں تھیں۔۔۔۔

۔۔۔ فیروز کیا ہوا ہے ہالہ کو

حاکان صاحب جزلہ بیگم سے جواب نہ ملنے پر اب فیروز صاحب کی طرف متوجہ ہوئے تھے جو آئی سی یو کے باہر بینچ پر ہی بیٹھے تھے۔۔

نہیں معلوم حاکان بھائی۔۔۔۔مجھے تو کالونی کے چند لوگوں نے بتایا کہ جزلہ باجی رورہی تھیں اور زیف انہیں ہسپتال لیکر آیا ہے۔۔یہاں آیا تو ہالہ آئی سی یو میں پڑی ہے دو گھنٹے سے۔۔۔۔کچھ نہیں معلوم کہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

فیروز صاحب نے اٹھ کر انہیں ساری بات سے آگاہ کیا تھا۔۔

زیف آگئے۔۔۔

عزہ نے سب کو حزیفہ کی طرف متوجہ کروایا تھا۔۔جو جزلہ بیگم کیلئے جوس لیکر آیا تھا۔۔

یہ لیں آنٹی۔۔۔۔سب ٹھیک ہے آپ فکر نہیں کریں۔۔ہمت کریں اللہ سب

بہترین کریں گے

حزیفہ نے جزلہ بیگم کے قریب بیٹھ کر انہیں جوس تھماتے ہوئے حوصلہ دینا چاہا تھا۔۔جواباً جزلہ بیگم پھر سے رونے لگیں تھیں۔۔

مگر ہوا کیا ہے کوئی کچھ بتائے گا بھی کہ نہیں۔۔۔

حاکان صاحب کی تو جیسے برداشت آخری حد پر پہنچی ہو۔۔

نہیں پتا انکل۔۔ہالہ گھر آئیں اور بیہوش ہوگئیں۔۔اور اس کے بعد ہم سب ۔۔۔ یہاں ہیں

حزیفہ نے جزلہ بیگم کے پاس بیٹھے ہوئے ہی حاکان صاحب کی طرف رخ کیا تھا۔۔

مگر زیف کچھ تو پتا ہوگا نہ۔۔۔کیا کہا تھا ہالہ نے۔۔۔۔۔کوئی بات ہوئی کیا اس سے؟

عزہ حاکان صاحب کے پیچھے سے ہوکر آتی ہوئی حزیفہ کے قریب آکر بیٹھی تھی۔۔جو حزیفہ کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔

۔۔۔ نہیں ہالہ نے کوئی بات نہیں کی

حزیفہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے اوورکوٹ کی جیبوں میں دونوں ہاتھ ڈالے وہاں سے اٹھا تھا۔۔

عزہ نے محسوس کیا تھا کہ حزیفہ کو اس کا قریب آنا اچھا نہیں لگا۔۔مگر اس نے جواباً نظریں جھکا لیں تھیں۔۔

۔۔۔ مگر ایسے کیسے پتا چلے گا کہ آخر بات کیا ہوئی ہے

فیروز صاحب نے پریشان ہو کر حزیفہ کی طرف رخ کیا تھا۔۔

اور حزیفہ نے ان کی اس بات پر شانے اچکا دیے تھے۔۔

مجھے یہ تو نہیں پتا کہ ہوا کیا ہے مگر جو بھی ہے اس سب کے پیچھے زین ہے۔۔۔

جزلہ بیگم اپنی کرسی سے اٹھیں تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مطلب ہے اس بات کا؟ اپنی نفرت میں تو نہیں کہ رہی تم یہ؟

حاکان صاحب فوراً سے متوجہ ہوئے تھے۔۔

حزیفہ نے بھی انہیں غور سے دیکھا تھا۔۔جیسے ابھی ابھی وہ کوئی راز اگلنے والی ہوں۔۔

بیہوش ہونے سے پہلے اس نے آخری نام زین کا لیا تھا۔۔اور اس دنیا میں زین کے ہوتے ہوئے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا سوائے زین کے۔۔۔۔۔۔وہ کتنی بڑی بلا ہے سب جانتے ہیں۔۔۔

جزلہ بیگم روتے ہوئے سب کہ گئیں تھیں۔۔

مگر آنٹی زین؟

عزہ نے جیسے جزلہ بیگم کو بے یقینی سے دیکھا تھا۔۔

ہاں زین۔۔۔ اور یہی نہیں۔۔۔۔پچھلے کچھ عرصے سے شاید ہر دفعہ ہی زین ہے۔۔۔

جزلہ بیگم نے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔

تو پھر اس زین العابدین کے خلاف کمپلین کرنی چاہئے۔۔۔

حاکان صاحب نے غصے میں کہا تھا اور فیروز صاحب نے انکی تصدیق کی تھی۔۔

ہمارے پاس کوئی گواہ یا ثبوت نہیں ہے ہالہ کے سوا۔۔اور وہ بالکل یہ حرکت نہیں کرنے والیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حزیفہ نے انہیں حقیقت سمجھائی تھی۔۔

افففففف بیوقوف لڑکی۔۔۔

حاکان صاحب سر پکڑ کر بیٹھے تھے۔۔

کوئی کچھ نہیں کریگا۔۔۔۔ہم اب بالکل زین کے بارے میں اس سے کوئی بات نہیں کریں گے۔۔۔۔جو کرنا ہوگا اسے خود کرنا ہوگا۔۔۔۔اس کی اپنی جنگ ہے اور اس نے یہ مصیبت خود سر لی ہے۔۔۔۔منع کرنے کے باوجود محتاط کرنے کے باوجود وہ ہم سے ہی دور ہوئی۔۔۔۔۔اب کی بار وہ خود کریگی سب۔۔۔

اور اگر نہیں تو مرجائے پھر اسی کے ہاتھوں۔۔۔

جزلہ بیگم نے خوب سنگ دلی دکھائی تھی۔۔

جزلہ باجی۔۔۔

فیروز صاحب نے انہیں حیرت سے دیکھا تھا۔۔

اکیس سال کی عمر میں میں اگر دوماہ کی بچی کو لیکر ایک شہر سے دوسرے شہر اکیلی منتقل ہوکر اسے پروان چڑھا سکتی ہوں اور اسے ساری عمر اکیلی پال سکتی ہوں پڑھا لکھا سکتی ہوں۔تو یہ میری بیٹی ہوکر اتنی کمزور کیسے ہوگئی کہ ایک مرد کا ظلم برداشت کررہی ہے۔۔صرف اس انسانی محبتوں کے جھوٹے کھیل میں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسی کی محبت نہیں دِکھتی اسے؟ صرف اس زین کی ہی دکھتے ہے نہ۔۔۔۔۔۔تو ٹھیک ہے۔۔۔اندھوں کو تو ٹھوکر لگے گی ہی نہ۔۔۔

جزلہ بیگم نے اب اپنے آنسو صاف کئے تھے۔۔

ارے ارے پریشان نہیں ہوں آنٹی۔۔۔ایسا نہیں ہوگا جیسا آپ سوچ رہی ہیں۔۔۔ہالہ بہت جلد ٹھیک ہوجائے گی ان شاء اللہ اور پھر سب بتا بھی دیگی۔۔۔اور زین ایسا نہیں ہے آنٹی۔۔آپ اسے غلط سمجھ رہی ہیں۔۔وہ بہت اچھا انسان ہے۔۔

عزہ نے جزلہ بیگم کو خاموش کروایا تھا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

حزیفہ کو عزہ کی آخری بات پر کافی حیرت ہوئی تھی۔۔تین چار دن میں وہ کالونی والوں کو اتنا تو جان گیا تھا کہ انہیں زین سے سخت نفرت ہے۔۔ایک ہالہ کے علاوہ کوئی اس کی طرف داری نہیں کرتا تھا۔۔مگر ہالہ تو اس سے محبت کرتی ہے تو پھر عزہ کیوں اس کی اتنی طرف داری کررہی ہے۔۔

ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں زیف

فیروز صاحب نے پھر سے حزیفہ کی طرف رخ کیا تھا۔۔

ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں دعا کریں۔۔دوا تو نہ محترمہ پر اثر کر رہی ہے اور نہ وہ ہمت کر رہی ہیں۔۔جب تک وہ خود ہمت نہیں کریں گی ڈاکٹرز کے ہاتھ کی گیم نہیں ہے۔۔انہیں تھوڑی سی چنگاری پھینکنی پڑے گی آگ لگانے کیلئے۔۔۔

حزیفہ نے پھر سے تاثرات سے عاری چہری دکھایا تھا۔

بعض اوقات ایک چنگاری بہت ضروری ہوتی ہے کسی بھی آگ کیلئے۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ہالہ کو ہسپتال سے گھر آئے دو ہفتے گزر چکے تھے۔۔وہ کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی اور چلنے پھرنے کے قابل ہوگئی تھی مگر ان دو ہفتوں میں کسی نے

ہالہ سے بات نہیں کی تھی۔۔

ہالہ نے خود بھی کسی سے بات کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔وہ ٹھیک تو ہوئی تھی مگر مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئی تھی۔۔اس کے زخم ابھی بھی تازہ تھے۔۔ اسے زین کی اس دن کی کی گئی ساری کی ساری حرکات یاد تھیں۔۔وہ بس ان لمحات کو بھول جانا چاہتی تھی۔۔ان درد بھرے لمحات کو بھول جانا چاہتی تھی۔۔مگر انسان کی یاد داشت اس معاملے میں ہی تیز ہوتی جاتی ہے جس معاملے میں اسے سب بھولنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔

ہم جتنا کسی چیز کو بھول نے کی کوشش کرتے ہیں وہ چیز اتنی ہی ہمارے دل و دماغ پر ناچنے لگتی ہے اور یہ بھولتے ہوئے نہ بھولنے کہ جو اذیت ہوتی ہے نہ۔۔۔۔۔۔لمحہ لمحہ مارتی ہے آپ کو۔۔۔

اماں آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہیں دو ہفتوں سے؟

بلیک ٹی پر ڈینم اوورآل پہنے وائٹ جمپرز کے ساتھ پونی ٹیل کئے ہوئے آج ہالہ کافی دن کے بعد اپنے کمرے سے نکل کر باہر آئی تھی۔۔جزلہ بیگم کو سنوئی کے پاس کھڑے دیکھ کر فوراً سے ان کے قریب آ کر سوال کرنے لگی تھی۔۔بات تو ہالہ نے بھی نہیں کی تھی دو ہفتوں سے۔۔مگر وہ سارا مدعا جزلہ بیگم پر ڈال رہی تھی۔۔کیونکہ وہ پریشان تھی کہ آخر جزلہ بیگم نے کوئی طنز بھری بات کیوں نہیں کی۔۔اسے کوئی طعنہ کیوں نہیں دیا۔۔اس پر چلائی کیوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں۔۔کیا واقعی انہوں نے اس کی پرواہ کرنا چھوڑ دی تھی؟ یا وہ اس روز روز کے تمام مسائل سے تنگ آگئیں تھیں۔۔کہیں انہوں نے ہالہ کو اس کے حال پر تو نہیں چھوڑ دیا تھا۔۔۔ مگر وہ تو ماں ہیں وہ یہ سب کیسے کر سکتی ہیں۔۔

تم بیمار تھی

جزلہ بیگم اب سنوئی سے ہٹ کر لان کی طرف آئیں تھیں۔۔انہوں نے ہالہ کو دیکھے بغیر سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔ہالہ بھی انکے پیچھے پیچھے چلی آئی تھی۔۔ہالہ کے گمان جیسے حقیقت ہورہے تھے۔۔واقعی کیا انہوں نے فکر کرنا چھوڑ دی تھی۔۔۔ہاں شاید وہ واقعی بیزار ہوگئی تھیں اس سب سے۔۔کیونکہ اگر وہ بیمار بھی تھی تو کیا بیمار سے کوئی بات نہیں کی جاسکتی؟ اور وہ بھی تب جب بیمار آپ کی اپنی اولاد ہو تو۔۔مگر اپنی اولاد سے کون بیزار ہوتا ہے؟ بیزار تو آپ ان لوگوں سے ہوتے ہیں جو انکے قریب ہوکر انکی جڑیں کاٹ رہے ہوتے ہیں۔۔

بیمار بھی تھی تو بات تو کر ہی سکتیں تھیں آپ

ہالہ کو احساس ہوا تھا کہ جزلہ بیگم کچھ خفا خفا ہیں۔۔مگر انہیں زین کے بارے میں سب معلوم ہوچکا ہے اس بات سے ہالہ بے خبر تھی۔۔مگر یہ بات بھی ہالہ کو کھائے جارہی تھی کہ آخر وہ یہ بات کیوں نہیں پوچھ رہی تھیں کہ وہ اتنی سخت بیمار ہو کیسے گئی۔۔

بلاشبہ اس نے کوئی نیا بہانا بنا رکھا ہوگا۔۔مگر وہ اس بات سے تو بالکل ہی انجان تھی کہ اعتبار جو سب کو ایک ہی دفعہ ملتا ہے وہ اعتبار ہالہ کھوچکی تھی۔۔

کس بارے میں؟

جزلہ بیگم نے لان ہوا سے گرے پتوں سے صاف کرنا شروع کیا تھا۔۔جزلہ بیگم ہالہ سے بات ختم کرنا چاہتی تھیں۔۔مگر ہالہ بات کو کافی لمبا کھینچنے لگی تھی۔۔جزلہ بیگم کو وہ وقت یاد آیا تھا جب جزلہ بیگم ترسنے لگیں تھیں ہالہ سے بات کرنے کو اور یہ کوئی زیادہ وقت پہلے کی بات نہیں تھی۔۔مگر اب وہ ہالہ سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔ہالہ نے اپنی بیوقوفانہ حرکتوں سے انہیں اس قدر بیزار کردیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھ سے بات کرنے کیلئے بھی آپ کو کوئی موضوع چاہیئے اماں؟

ہالہ کو انکی اس بات پر کافی افسوس ہوا تھا۔۔جزلہ بیگم ہالہ کو انجان لوگوں کی طرح ٹریٹ کر رہی تھیں۔۔اور ہالہ کو یہ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔ہالہ کو ابھی انکی کافی ضرورت تھی مگر ہالہ اور جزلہ بیگم کے درمیان رشتہ ضرورت کا تو تھا ہی نہیں۔۔

تم ہی سے تو بات کرنے کو موضوع چاہیئے۔۔تم بغیر کسی موضوع یا ضرورت کے تو بات کرتی نہیں ہو مجھ سے۔۔یاد ہے کہ کروا دوں؟

جزلہ بیگم نے اب پتے اکھٹے کر کے قریب پڑے ٹریش باکس میں ڈالے تھے۔۔

ایسی باتیں کیوں کر رہیں ہیں اماں آپ؟

ہالہ نے اب کمر پہ ہاتھ باندھتے ہوئے سر جھکایا تھا۔۔جزلہ بیگم کی باتیں آج اسے کافی چبھ رہی تھیں۔۔جزلہ بیگم کبھی اس سے اتنی تلخ نہیں ہوئی تھیں۔۔ آج اسے محسوس ہوا تھا کہ صرف زین ہی نہیں ہے جو اسے تکلیف دے سکتا ہے۔۔وہ اپنے لئے تکالیف کے اسباب خود بناتی ہے۔۔اور وہ خود کو کافی تکالیف دے چکی ہے۔۔

کیسی باتیں؟ چھوڑو ہالہ۔۔جاؤ وقت ضائع نہیں کرو میرا مجھے بہت کام ہیں۔۔جاؤ کام کرنے دو۔۔

جزلہ بیگم نے بیزار ہوکر اسے وہاں سے بھیجنا چاہا تھا۔۔آنسوؤں سے بھرا دریا وہ بہت دیر سے روک رہی تھیں۔۔وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ہالہ کے سامنے ہی وہ دریا بہہ جائے۔۔

اتنے میں ہی لائٹ بلیو جینز پر آف وائٹ لوز کریو نیک سویٹر پر بلیک اوورکوٹ پہنے حزیفہ وہاں آگیا تھا۔۔ہالہ کی خیریت دریافت کر کے وہ اب جزلہ بیگم کی طرف بڑا تھا اور انکے ساتھ لان کو پانی لگانا شروع کیا تھا۔۔

اماں میں آپ کا وقت ضائع کر رہی ہوں؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے اب اپنے ہاتھ ڈھیلے چھوڑے تھے۔۔جزلہ بیگم کی یہ بات ہالہ کیلئے زین کی دی گئی تمام سزاؤں سے بڑھ کر تھی۔۔اب اسے جزلہ بیگم کی باتوں سے تکلیف ہونے لگی تھی۔۔اس سے زیادہ اب تکلیف دے بات کیا ہو گی بھلا اس کیلیئے۔۔حزیفہ نے مڑ کر ہالہ کو دیکھا تھا جو وہاں کھڑی ساکت ہوگئی تھی۔۔ حزیفہ کو معلوم ہوگیا تھا کہ بس اب تو ہالہ رو دے گی۔۔

کسی پیپر پر لکھ کر دستخط کر کے دوں؟

جزلہ بیگم نے اب اپنا کام چھوڑ کر ہالہ کو دیکھنا شروع کیا تھا۔۔وہ اس سے پہلے کبھی اتنی سنجیدہ اور تلخ نہیں ہوئیں تھیں۔۔اور ہالہ کو تو یاد ہی نہیں پڑتا تھا کہ انہوں نے کبھی اسے ڈانٹا بھی تھا کہ نہیں۔۔حزیفہ نے الجھی ہوئی نظروں سے پہلے جزلہ بیگم کو اور پھر ہالہ کو دیکھا تھا۔۔بہت ہمت تھی وہ اب تک نہیں روئی تھی۔۔

ہالہ نے نم آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

باہر جارہی ہوں میں کچھ دیر کیلیئے۔۔

ہالہ نے نم آنکھوں اور دھیمی پڑتی آواز میں کہا تھا۔۔مگر یہ اس نے کیا کہا تھا۔۔باہر جانے کیلیئے وہ کب سے اجازت مانگنے لگی یا کبھی اس نے گھر سے نکلتے ہوئے بتایا بھی تھا جزلہ بیگم کو؟ مگر آج اسے محسوس ہوا تھا کہ بتانا چاہیئے۔۔ اپنی اسی بات پر اسے خود بھی کافی حیرت ہوئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیف ساتھ جاؤ اس کے۔۔آئندہ گھر سے نہیں جائے گی یہ اکیلی۔۔۔

جزلہ بیگم نے حزیفہ کو حکم دیا تھا۔۔مگر وہ تو ہالہ کو سنانا چاہتی تھیں کہ یہ حق وہ اب کھوچکی ہے۔۔اس حادثے کے ساتھ تو وہ بہت کچھ ہی کھوچکی تھی۔۔ ایک محبت کرنے والی ماں بھی شاید۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے اماں زیادہ دور نہیں جارہی میں۔۔

ہالہ نے جزلہ بیگم کو دھیان سے دیکھا تھا۔۔انکی آنکھوں میں خوف اور بے اعتباری صاف نظر آرہی تھی۔۔اور کیوں نہ ہوتا۔۔ہر بات کیلئے وجوہات تھیں ان کے پاس۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے تم ہرگز مت بتاؤ کہ اولاد کو کس طرح سنبھالا جاتا ہے۔۔جاؤ زیف تم پر یقین ہے مجھے۔۔

جزلہ نے دانت پیستے ہوئے ہالہ کی طرف پیٹھ پھیر تے ہوئے کہا تھا۔۔ہالہ اعتبار کے ساتھ ساتھ بہت کچھ کھوچکی تھی۔۔محبت پیار پرواہ۔۔مگر سب سے بڑا نقصان تو اسکا یہی تھا کہ وہ اپنی ماں کھوچکی تھی۔۔

حزیفہ نے سرخم کر تابعداری کی تھی۔۔اوورکوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس نے اب ہالہ کی طرف رخ کیا تھا۔۔جو کافی دیر سے آنسو سنبھالتے سنبھالتے تھک گئی تھی تو اب اس نے انہیں بہادینا بہتر سمجھا تھا۔

ہالہ ہاتھ قمر پر باندھے حزیفہ کے آگے آگے چل رہی تھی۔۔حزیفہ دونوں ہاتھ اوورکوٹ میں ڈالے اس کے پیچھے پیچھے سر جھکائے چل رہا تھا۔۔دونوں میں سے کوئی بھی بات شروع نہیں کر رہا تھا۔۔ہالہ کو شک ہوا تھا کہ حزیفہ بھی اس سے ناراض ہے۔۔مگر یہ سب اچانک سے اس کے ساتھ خفا خفا کیوں رہنے لگیں ہیں۔۔اب یہ سوچ اسے کھانے لگی تھی۔۔بہت ہمت کے بعد ہالہ نے پہل کرنے کا سوچا تھا۔۔

حزیفہ

ہالہ مڑ کر اسکی طرف آئی تھی مگر اس کے سر اٹھا کر دیکھنے پر وہ پھر سے آگے کو چل دی تھی۔۔ہالہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر حزیفہ سے کیا بات کرے۔۔مگر حزیفہ تو اس کے سامنے چپ ہی نہیں کرتا تھا تو وہ آج کیوں خاموش تھا۔۔

حزیفہ زین نہیں آیا مجھ سے ملنے؟

کچھ سوچ کر وہ پھر سے اس کی طرف کو مڑی تھی۔۔

نہیں

حزیفہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

پکا نہ؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ پریشان ہوئی تھی۔۔دو ہفتوں میں زین نے اسے ایک کال تک نہ کی تھی۔۔اس نے تو یہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ اس کی گئی حرکت پر وہ زندہ بھی ہے یا مر گئی ہے۔۔

آیا ہوتا تو کالونی میں کافی تماشہ ہوجاتا ہے ہیل۔۔۔

حزیفہ سرجھکائے چلنے لگا تھا۔۔

حیرت ہے زین نے مجھے کوئی کال نہیں کی۔۔

ہالہ نے خود کلامی کی تھی۔۔

تمہیں کیا ہوا تھا ہیل۔۔۔

حزیفہ نے وہاں رک کر اس سے دو ہفتوں پہلے رونما ہونے والے واقعے کی وجہ پوچھی تھی۔۔

ہالہ اب اس کی بات پر خاموش ہوکر رہ گئی تھی۔۔حزیفہ سے وہ کیا جھوٹ بولتی اب۔۔

تم نہیں بتانا چاہتی تو کوئی بات نہیں۔۔

ہالہ کو کافی دیر خاموش دیکھ کر حزیفہ چند لمحوں کو رکا اور پھر اسے کہ کر چلنے لگا۔۔وہ جان گیا تھا ہالہ یہ بات بتانا مناسب نہیں سمجھتی۔۔اس نے دوبارہ اس سے اس بارے میں بات نہ کی تھی۔۔

اب وہ دونوں کالونی کے قریب پارک میں پہنچے تھے۔۔

حزیفہ امی کیوں نہیں بول رہیں مجھ سے؟

ہالہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں تھیں۔۔ہالہ جانتی تھی کہ ان کچھ دنوں میں حزیفہ جزلہ بیگم کے کافی قریب ہوا تھا۔۔وہ ضرور جانتا ہوگا کہ آخر وجہ کیا ہوئی ہے۔۔

تمہارے بیمار ہونے پر وہ پریشان تھیں۔۔اور تو کوئی وجہ نہیں بس۔۔۔۔

ہالہ اور حزیفہ اب پارک میں موجود بینچ پر آبیٹھے تھے۔۔

مگر امی نے کبھی مجھ سے یوں بات نہیں کی تھی

ہالہ اب آسمان کو دیکھنے لگی تھی۔۔شاید اپنے آنسو زمین پر گرنے سے بچانا چاہتی تھی۔۔

تم نے کبھی پہلے بھی یوں کیا تھا؟

حزیفہ نے اب اس کی آنکھوں میں دیکھنا شروع کیا تھا۔۔اس کی آنکھیں بھر چکیں تھیں جنہیں خالی کرنے کی شدید ضرورت تھی۔۔

ہالہ جواباً خاموش تھی۔۔وہ اگر ہلتی بھی تو اس کے آنسو گر جاتے۔۔وہ بس اس کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔خود کو کمزور ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

ہر انسان کی برداشت کی ایک حد ہوتی ہے ہیل۔۔ایک حد سے زیادہ درد کوئی

نہیں برداشت کرسکتا۔۔انکا درد اس حد سے تجاوز کر رہا ہے۔۔زین اور جزلہ امی میں سے کسی ایک کی طرف ہونا پڑے گا تمہیں۔۔آج نہیں تو کل۔۔۔

حزیفہ نے ہالہ کے سر کے پیچھے سے ہاتھ رکھتے ہوئے اسکا سر اپنے کندھے پر رکھا تھا۔۔ہالہ فوراً سے رونے لگی تھی۔۔وہ بہت بری طرح سے رونے لگی تھی۔۔اتنا کہ اسے اس بات کا بھی احساس نہیں ہوا تھا کہ حزیفہ کے اتنے قریب اگر اسے زین نے دیکھ لیا تو کیا ہوگا۔۔مگر زین کو اتنا خیال ہوتا تو یہ نوبت ہی کیوں آتی؟ کیوں اسے کسی اور کے کندھے پر سر رکھ کے رونا پڑتا۔۔ حزیفہ اسکی تکلیف دور کرنا چاہتا تھا۔۔مگر اسے ہالہ روتے ہوئے اچھی بھی نہیں لگ رہی تھی۔۔بلکہ اسے تو خود تکلیف ہورہی تھی۔۔

مسلسل پچیس منٹ بچوں کی طرح رونے کے بعد ہالہ نے اپنا سر حزیفہ کے کندھے سے اٹھایا تھا۔۔ہالہ اب کافی ہلکا محسوس کرنے لگی تھی۔۔

شکریہ حزیفہ۔۔۔

ہالہ اب حزیفہ کی طرف رخ کر کے بیٹھی تھی۔۔اسے احساس ہوا تھا کہ تعلق میں صرف میرا میرا کر کے پوزیسو ہو کر ہی نہیں رہا جاتا۔۔بعض اوقات ایک کندھا بھی جھکانا پڑتا ہے۔۔اور یہی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہی تو ہمیں قریب کرتی ہیں۔۔

سنبھال کے رکھیں۔۔کام آئے گا۔۔

حزیفہ نے ہالہ کے گال پر آئے آنسو صاف کئے تھے۔۔ساتھ ہی اس کے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے جنہیں ہالہ دیکھنا چاہتی تھی مگر ناکام ہوگئ۔۔ کیوں کبھی وہ حزیفہ کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔آخر کیوں یہ انسان اتنا کنجوسوں کی طرح مسکراتا تھا۔۔

ہیل آپ سے ایک بات کہوں؟

حزیفہ نے اجازت چاہی تھی۔۔

کیوں نہیں کہیں نہ۔۔۔

ہالہ کو تجسس ہوا تھا کہ اب حزیفہ کیا کہنے والا ہے۔

آپ میری دوست بن جائیں۔۔میرا کوئی بھی دوست نہیں ہے یہاں۔۔اور میرا بھی دل کرتا ہے کسی سے باتیں شئیر کرنے کا

حزیفہ نے معصومانہ منہ بناکر ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔

بہت بڑے ڈرامے ہیں آپ حزیفہ۔۔۔

ہالہ نے زوردار قہقہہ لگا کر اسکا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔وہ وہاں سے اٹھتے ہوئے کہ کر گئی تھی۔۔حزیفہ بھی اس کے ساتھ چلنے لگا تھا۔۔

تو جب آپ میری اچھی والی دوست بن گئی ہیں تو آج رات کا ڈنر میری طرف سے

حزیفہ نے اسے دعوت دی تھی جو ہالہ نے خوشی خوشی قبول کی تھی۔۔کتنے دن بعد وہ خوش ہوئی تھی۔۔کس کا دل نہیں کرتا مسکرانے کا؟ خوش ہونے کا؟

مگر ہر اذیت کا اجر ہوتا ہے۔۔اور جتنی سخت اذیت اتنا سکون دے اجر۔۔۔

کچھ ہی دور دونوں چلے تھے کہ سامنے کچھ لوگ دائرہ بنائے بیٹھے ایک نوجوان کے سُروں سے لطف اندوز ہورہے تھے۔۔ہالہ اور حزیفہ بھی انکی طرف بڑھے تھے کہ کچھ ہی لمحات بعد اس نے اپنا گانا ختم کیا تھا۔۔

توبہ ہے مجھے اور سننا تھا۔۔

ہالہ نے افسوس سے منہ بنایا تھا۔۔یوں کرتی وہ کوئی تین سال کی چھوٹی بچی معلوم ہورہی تھی۔۔جسکی آئسکریم ختم ہوجانے پر وہ رونے لگ جائے۔۔

حزیفہ اسکی اس معصومیت پر زیرِ لب مسکرایا تھا۔۔

آپ کا گٹار مل سکتا ہے کچھ دیر؟ ایکچولی مجھے کافی شوق ہے ٹرائی کرنے کا اگر آپ اجازت دیں تو؟

حزیفہ کب ہالہ کے قریب سے اس نوجوان کے پاس گیا تھا ہالہ کو معلوم ہی نہ ہوا۔۔

حزیفہ نے اس سے اجازت طلب کر کے زمین پر بیٹھ کر گٹار پر دھن بجانی شروع کی تھی۔۔

ایک منٹ پچیس سیکینڈ وہ لوگوں کو اس دھن میں مدہوش کرتا رہا تھا۔۔ہالہ کو کافہ حیرت ہوئی تھی۔۔یہ ہنر بھی تھا اس کے پاس۔۔وہ اس کے قریب آ کھڑی ہوئی تھی۔۔سر جھکائے وہ مسلسل گٹار پر انگلیاں چلا رہا تھا۔۔

زخم دیتے ہو کہتے ہو سیتے رہو

زخم دیتے ہو کہتے ہو سیتے رہو

زخم دیتے ہو کہتے ہو سیتے رہو

زخم دیتے ہو کہتے ہو سیتے رہو

(اس نے سر جھکایا تھا)

جان لیکر کہو گے کہ جیتے رہو

جان لیکر کہو گے کہ جیتے رہو

(آواز نرم کی گئی تھی)

پیار جب جب زمیں پر اتارا گیا

پیار جب جب زمیں پر اتارا گیا

(سُر اٹھائے گئے تھے)

زندگی تجھ کو صدقے میں وارا گیا

(درد بھری آواز میں نگاہ جھکائی)

پیار زندہ رہا مقتلوں میں مگر

پیار زندہ رہا مقتلوں میں مگر

(مقتلوں کو حزیفہ نے خوب کھینچا تھا)

پیار جس نے کیا ہے وہ مارا گیا

پیار جس نے کیا ہے وہ مارا گیا

(آواز نرم پڑی تھی۔۔مزید اس سے گایا نہیں گیا۔۔)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انگلیاں وہیں رک گئی۔۔ہالہ کو تعجب ہوا۔۔وہ اسے درد سے بھر رہا تھا پھر رک کیوں گیا۔۔ہالہ کو اچھا لگ رہا تھا۔۔پھر کچھ لمحے رک کر اس نے سر اٹھایا اور ہالہ کو نگاہ بھر کے دیکھا۔۔اب انگلیاں پھر سے چلنے لگیں تھیں۔۔

حد یہی ہے تو حد سے گزر جائینگے

حد یہی ہے تو حد سے گزر جائینگے

عشق چاہے گا چپ چاپ مرجائیں گے

چپ چاپ مرجائیں گے

(ہالہ کو دیکھتے ہوئے اس نے آخری لائینز بھی کہیں تھیں۔۔ہالہ اس کے گاتے

گاتے آہستہ آہستہ اس کے قریب بیٹھی تھی۔۔حزیفہ اب رکا نہ تھا)

یہ محبت میں نکلی ہوئی فال ہے

عشق تو لال ہے عشق تو لال ہے۔۔۔

آخری دھن اس نے خوب زور سے بجائی تھی۔۔اتنی حسین آواز۔۔ہالہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہورہا تھا۔۔وہ اسے اور سننا چاہتی تھی۔۔بلکہ وہ اسے سنتے رہنا چاہتی تھی۔۔

اخراجات؟

حزیفہ نے گٹار واپس کرتے ہوئے آنکھوں کے اشارے سے قیمت پوچھی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اخلاق کی قیمت نہیں ہوتی میرے بھائی۔۔خوش رہیں

گٹار واپس لیتے ہوئے اس نوجوان نے حزیفہ کو بہت سی دعائیں دیں تھیں۔۔اور دیتا بھی کیوں نہ؟ حزیفہ کے اخلاق واقعی بہت اچھے تھے۔۔

حزیفہ زیرِ لب مسکراتے ہوئے ہالہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے لیکر آیا تھا۔۔

ہالہ کو ابھی تک ہونے والے واقعے پر یقین نہیں ہورہا تھا۔۔

تم اتنا اچھا گاتے ہو حزیفہ۔۔۔

ہالہ کو احساس نہ ہوا تھا کہ حزیفہ نے ہالہ کا ہاتھ تھاما ہوا ہے۔۔

پوچھا ہے کہ بتایا ہے

حزیفہ نے اب پھر سے دونوں ہاتھ اوورکوٹ کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے سرگوشی کی تھی۔۔

حیران ہوئی ہوں

ہالہ نے چلنا شروع کیا تھا۔۔وہ اس کے ساتھ وقت گزار کے خوش تھی۔۔

حزیفہ نے یہ سمجھایا تھا کہ اگر کوئی آپ کے عزیز کو تکلیف دیرہا ہو اور آپ کچھ بھی نہ کرسکتے ہوں تو اپنی محبت میں اضافہ کردینا چاہیئے۔۔اپنی طرف سے انہیں زیادہ سکون دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔۔

رات کے نو بج چکے تھے۔۔دونوں اب تک کبھی کہیں گھومتے اور کبھی کہیں۔۔ گھر بھی نہیں گئے تھے کہ حزیفہ صاحب نے آج ڈنر کروانا تھا۔۔مگر وہ کافی دیر کررہا تھا۔۔

حزیفہ۔۔۔ وہ دیکھو ٹوٹتا ہوا ستارہ۔۔۔ جلدی سے دعا کرو۔۔۔

ہالہ نے اسے فوراً آسمان سے گرتے ستارے کی طرف متوجہ کیا تھا۔۔اور پھر آنکھ بند کر کے فوراً سے کچھ مانگنے لگی تھی۔۔

حزیفہ اسے یہ کرتے دیکھ کر کافی لطف اندوز ہوا تھا۔۔اسکی حرکتیں بچوں جیسی

تھیں۔۔بالکل بچوں جیسیں۔۔۔

ہالہ نے دعا کر کے اب اسکی طرف غور سے دیکھا تھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

دعا نہیں کی؟

ہالہ نے سوال کیا تھا۔۔

حزیفہ نے الجھے ہوئے تاثرات سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

ارے کیوں نہیں کی حزیفہ؟

ہالہ کو افسوس ہوا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ستارہ خود کو ٹوٹنے سے نہیں بچا سکا۔۔میری خواہش کیسے پوری کر کے دیتا؟ اس کے بس کی بات نہیں ہے

حزیفہ نے شانے اچکائے تھے۔۔

ہالہ کو کچھ بات سمجھ میں آئی تھی۔۔

مگر بڑے کہتے ہیں کہ ہوتی ہے قبول دعا

ہالہ خود کو شرمندہ ہونے سے بچانا چاہتی تھی مگر حزیفہ اسے شرمندہ تو کر ہی نہیں تھا رہا۔۔

چلیں دیکھ لیتے ہیں پھر آپ کی دعا قبول کر کے یہ ستارہ آپ کو زین دیتا

ہے۔۔یا اللہ میری دعا قبول کر کے مجھے آپ۔۔۔

حزیفہ شانے اچکاتے ہوئے آسمان کو دیکھتے ہوئے اس کے آگے چلنے لگا تھا۔۔

ہالہ کو حیرت ہوئی تھی۔۔یہ اس نے کیا بات کردی۔۔اسے اس کی ابھی ابھی مانگے جانے والی زین کے متعلق دعا کا کیسے پتا چلا؟ ایک منٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یے اس نے کیا کہا؟ کیا وہ ہالہ سے؟ نہیں نہیں۔۔۔

کیا مطلب ہوا اس بات کا؟

ہالہ نے اسے روکا تھا۔۔

کچھ نہیں لیٹ ہورہے ہیں ڈنر کیلیئے۔۔اب چلیں جلدی مجھے کافی بھوک لگی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حزیفہ ہالہ کو دھکیلتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔۔

حزیفہ یہ اتنی دیر کیوں لگا رہے ہیں۔۔۔بھوک سے جان جارہی ہے میری۔۔۔

ہالہ نے اپنا سر ٹیبل پر گرادیا تھا۔۔

حزیفہ کو اس پر کافی پیار آیا تھا۔۔ہالہ کی حرکتیں بالکل بچوں والی تھیں۔۔کون کہتا تھا یہ سمجھدار عورت ہے۔۔حزیفہ اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔

سارا دن صبر کرلیا ہے۔۔اب بھی تو کرنا ہی پڑے گا نہ۔۔۔

حزیفہ نے جوس کا گلاس اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔

ہالہ نے سر اٹھا کر اس کی طرف غصے میں دیکھا۔۔جیسے اسے بتانا چاہ رہی ہو کہ اب اگر کچھ دیر میں کھانا نہ آیا تو وہ اسے کھانے سے گریز نہیں کرے گی۔۔

صبر کریں

ہالہ نے ہو بہو اسی کے انداز میں کہا تھا۔۔حزیفہ کو کافی حیرت ہوئی تھی۔۔یہ والے جنات بھی ہالہ میں پائے جاتے ہیں۔۔

صبر کرتے کرتے ہالہ نے نگاہیں گھمانا شروع کی تھیں۔۔مگر دور کا منظر دیکھ کر اس کی بھوک ہی مر گئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین۔۔۔

بلیو جینز پر گرے کریو نیک شرٹ پہنے بال بلو ڈرائی کروائے وہ قہقہے پر قہقہے لگائے کھا رہا تھا۔۔زین بھی ہنستا ہے۔۔

عزہ۔۔۔

ہالہ کی بات پر حزیفہ بھی بول پڑا تھا۔۔شاید اسے بتانا چاہ رہا تھا کہ سامنے کا منظر خوب دھیان سے دیکھے۔۔ان اندھی آنکھوں اور دل کو دکھائے۔۔۔

ی ی یہ دونوں ساتھ۔۔۔

ہالہ کی حیرت کی کوئی انتہا نہیں تھی۔۔دو ہفتے تک زین نے اس کی خبر نہیں لی تھی۔۔اور یہاں بیٹھے عزہ کے ساتھ قہقہے لگا رہا ہے۔۔

کہاں ہو تم؟

ہالہ نے فوراً عزہ کو میسج لکھا تھا۔۔جواب کی اسے امید نہ تھی۔۔ مسلسل وہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔دیکھنے سے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ انکی پہلی ملاقات ہے۔۔تو کیا دو ہفتوں سے۔۔۔۔۔آگے ہالہ کچھ نا سوچ پائی۔۔

روم میں ہوں پڑھائی کررہی ہوں۔۔۔۔۔کیوں کیا ہوا؟

عزہ نے جھوٹ سے بھرپور جواب دیا تھا۔۔حزیفہ اب ہالہ کو دیکھنے لگا تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ اب جو بھی ہونے والا ہے اس میں ہالہ کیلئے ہی اذیت ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے سر اٹھا کر پھر سے ان دونوں کو دیکھا تو زین نے اب عزہ کے ہاتھ سے فون لیکر اب عزہ کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

ہالہ کا سانس ایک دم سے بند ہونے لگا تھا۔۔ایک ہی سانس میں اس نے ٹھنڈے پانی کا پورا گلاس پی لیا تھا۔۔وہ سانس لینا چاہ رہی تھی مگر اسے سانس نہیں آرہی تھی۔۔ہوا اس کیلئے بہت کم پڑ رہی تھی۔۔اب اسے گھٹن ہونے لگی تھی۔۔

ہالہ ٹھیک ہیں آپ؟

حزیفہ کو اس کی بدلتی حالت دیکھ کر فکر ہونے لگی تھی۔۔ابھی ہی تو وہ خوش رہنے لگی تھی۔۔یہ کیا ہونے لگ گیا تھا اس کے ساتھ۔۔وہ حزیفہ کو بغیر جواب دیۓ فوراً سے باہر آئی تھی۔۔حزیفہ بھی اس کے پیچھے باہر آیا تھا۔۔

ہالہ زمین پر بیٹھے لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔۔وہ چلانے لگی تھی۔۔حزیفہ اسے نارمل کرنے کی کوشش کررہا تھا مگر کیسے کرتا۔۔یہ دردِ عشق تھا۔۔یہ ضربِ یار تھی۔۔بلکہ یہ تو ضربِ یاراں تھی۔۔

میری نو سال کی محبت۔۔۔

میری ساری رضاعت۔۔۔

میرا وہ سب سہنا۔۔۔

میرا عشق۔۔۔

میرا اعتبار۔۔۔

میرا درد برداشت کرنا۔۔۔

میں نے کئ دفعہ موت دیکھی تھی۔۔۔

مسلسل نوسال کی میری کوشش۔۔۔

میں نے دنیا چھوڑ دی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے دوست کھودئے۔۔۔

میں نے ماں کھودی اپنی۔۔۔

میں نے اعتبار کھودیا۔۔۔

میں صرف تمہاری ہوکر رہی زین۔۔۔

تمہارے لئے کیا کیا نہیں کیا میں نے زین۔۔۔

موت تک قبول کی میں نے۔۔۔

زین تم تو نہ کرتے یہ۔۔۔

زین تم تو مجھے اپنا بنا کے رکھتے تھے نہ۔۔۔

زین کہاں کمی تھی۔۔کونسا درد نہیں سہا ایک دفعہ تو کہتے۔۔۔

زین۔۔۔ زین۔۔۔ زین۔۔۔

ہالہ نے لمبے سانسوں کے ساتھ روتے ہوئے زمین پر مارنا شروع کیا تھا۔۔اس کے ہاتھ بری طرح زخمی ہوئے تھے۔۔خون مٹی کے ساتھ لگ کر اور اذیت دینے لگا تھا۔۔مگر یہ دل کی چوٹ تو ہاتھ کی چوٹ سے کئی زیادہ گہری تھی۔۔

حزیفہ نے ہالہ کو اپنے قریب کیا تھا۔۔وہ ہالہ کو اس درد میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔مگر یہ درد تو اسے ملنا ہی نہیں تھا۔۔

حزیفہ زین اور عزہ کیسے کرسکتے ہیں میرے ساتھ یہ۔۔کیوں کسی کو رحم نہ آیا مجھ پر۔۔۔ عزہ۔۔۔۔۔۔عزہ جانتی تھی بابا چھوڑ گئے تھے مجھے۔۔میں نے ایک لمحہ کو انکی محبت محسوس نہیں کی۔۔میں ترستی رہی محبت کو۔۔۔اسے پتا تھا نہ۔۔۔۔۔۔وہ تو نہ کرتی میرے ساتھ یوں۔۔۔۔۔۔

ہالہ نے مزید زور سے رونا شروع کیا تھا۔حزیفہ اسے چپ کروانے کی بھرپور کوشش میں تھا مگر اتنی بری طرح بلک بلک کے رونے سے آج تو اس نے حزیفہ کو بھی رولا دیا تھا۔۔

زین۔۔۔۔۔۔زین سے میں نے نوسال محبت کی۔۔۔جہاں غلط نہیں تھی وہاں غلطی تسلیم کی۔۔جہاں میرا بنتا ہی نہیں تھا میں نے وہاں سے بھی مار کھائی۔۔ زین کو بے پناہ چاہا۔۔حزیفہ صرف اس لئے کہ میرا اماں والا انجام نہ ہو۔۔۔ سب کہتے تھے زین سہی نہیں ہے۔۔سب کی باتیں سن کے میں زین کے ساتھ نوسال رہی صرف اس لئے کہ بابا کی طرح مجھے زین نہ چھوڑ جائے۔۔۔بابا سے جو محبت مجھے چاہیئے تھی۔۔وہ جب مجھے زین سے ملی تو میں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تباہ کی مگر پھر بھی زین نے وہی کیا میرے ساتھ۔۔۔ بیوفائی کی زین نے۔۔۔

سب کہتے تھے کہ پیچھے ہٹ کے دیکھو۔۔۔زین سہی ہوجائے گا۔دو ہفتے میں دور رہی تو زین نے عزہ کو۔۔۔۔۔۔کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔۔

ہالہ بری طرح سے رو رہی تھی۔۔اسکی زندگی کے نو سال ضائع ہوگئے تھے۔۔
ہالہ کی جگہ دوہفتوں میں ہی لے لی گئی تھی۔۔

اسی لئے تو کہتے ہیں ہمیں اپنی جگہ کبھی نہیں چھوڑنی چاہیے۔۔

کیونکہ ہماری جگہ لینے کو کوئی نہ کوئی ہر وقت موجود ہوتا ہے اور وہ بہت خوبصورتی سے جگہ لیتا ہے ہماری۔۔مگر کوئی ہمیں پھینک ہی دے اپنی زندگی سے تو؟

تو بھی۔۔۔

تو بھی کوئی نہ کوئی بہت پہلے سے موجود ہوتا ہے آپ کی جگہ لینے کیلیئے۔۔۔ جو آپ کے پھینکے جانے کی وجہ بنتا ہے۔۔

دونوں صورتوں میں نقصان صرف آپ کا ہے۔۔تکلیف آپ کو ہی ہوگی کیونکہ آپ تیار ہی نہیں ہوتے کسی کی جگہ کسی کو دینے کیلیئے۔۔

وقت لگتا ہے لیکن۔۔۔

کوئی نہ کوئی تو آپ کا بھی منتظر ہوتا ہے اور وہ بہترین ہوتا ہے۔۔

کوئی شک نہیں درمیان میں بہت تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔۔۔مگر وہ تکالیف آپ کو اس قابل بنانے ہی آتی ہیں کہ آپ کو آپ کا بہترین عطا کیا جا رہا ہوتا ہے۔۔جانے والوں کو جانے دینا چاہیئے۔۔پھر چاہے ان کے جانے

سے سانس جاتی ہو۔۔مگر یہ بات بہت کم لوگوں کی سمجھ میں آتی ہے۔۔۔

حزیفہ ہالہ کو لیکر گھر آیا تھا۔۔ہالہ اپنے حواس میں نہیں تھی۔۔وہ ابھی ابھی اپنی زندگی کے سب سے بڑے درد سے گزری تھی۔۔اس نے اپنی محبت کسی اور کے ہاتھوں میں دیکھی تھی۔۔

اپنی زندگی کے نوسال ضائع کر کے وہ ابھی ابھی لوٹی تھی۔۔

اپنے دو قریبیوں سے دھوکہ کھا کہ لوٹی تھی۔۔

ہالہ کی کمر کے پیچھے سے ہاتھ ڈالے اس کے بازؤں کو پکڑے حزیفہ اسے گھر لاکر دروازہ بند کرتا ہوا اس کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔کہ بیچ میں ہی جزلہ بیگم انہیں مل گئیں۔۔

ہالہ تو اپنے حواس میں ہی نہیں تھی تو جو بھی سوال و جواب تھے اب حزیفہ سے ہی کئے جانے تھے۔۔

ہالہ۔۔۔ زیف۔۔۔

جزلہ بیگم برتن کچن میں سمیٹ کر رکھ رہیں تھی جب انکی نظر ہالہ اور حزیفہ پر پڑی۔۔وہ پھر سے خوفزدہ ہوگئیں تھیں۔۔ایک بار پھر سے وہ اپنی بیٹی کو اسی تکلیف میں دیکھ رہیں تھیں۔۔مگر آج تو حزیفہ ساتھ گیا تھا تو پھر حزیفہ کیوں

اس کی حفاظت نہ کرپایا۔۔کیوں ہالہ پھر سے اسی کرب سے گزر رہی تھی۔۔ کیوں ہالہ کو پھر سے وہ تکلیف برداشت کرنی پڑی تھی۔۔

بعد میں آنٹی۔۔۔

حزیفہ ساری بات سمجھ گیا تھا۔۔وہ سمجھ گیا تھا کہ آخر جزلہ بیگم اس سے کیا پوچھنا چاہ رہی ہیں۔۔وہ سمجھ گیا تھا کہ جزلہ بیگم کے ذہن میں کیا چل رہا ہے۔۔مگر اس وقت ہالہ کے سامنے جزلہ بیگم کو سب سمجھانا اور بتانا مناسب ہی نہیں تھا۔۔فی الحال تو ہالہ کو سنبھالنا زیادہ ضروری تھا۔۔

حزیفہ ہالہ کو لیکر اس کے کمرے کی طرف چل پڑا تھا۔۔جزلہ بیگم بھی اس کے ساتھ ساتھ چلیں تھیں۔۔انہوں نے ہالہ کے کمرے کا دروازہ کھول کر لائٹس آن کیں تھیں۔۔

حزیفہ نے اب ہالہ کو اس کے بیڈ پر بٹھا کر اس کے اوپر کمبل دیا تھا۔۔

ہالہ کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ بس اگر اب اسے حزیفہ سہارا نہ دے تو وہ واقعی گر جائے گی۔۔حزیفہ کا سہارا اس بے جان وجود کیلئے بہت ضروری تھا۔۔

سب ٹھیک ہے ہالہ۔۔۔ میں یہیں ہوں۔۔۔ تمہارے ساتھ۔۔۔ تمہارے پاس۔۔۔

حزیفہ نے جھک کر ہالہ کے قریب ہوتے ہوئے اسے سرگوشی کی تھی۔۔مگر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ کچھ بھی نہ کہہ پائی۔۔شاید زین کی بیوفائی اور عزہ کے دھوکے کا شور اسے کچھ سننے ہی نہ دے رہا تھا۔۔

کمبل منہ پر لئے اب اس نے اپنی آنکھیں بند کرلیں تھیں۔۔

شاید انہیں بتانا چاہتی تھی کہ اسے خود کے ساتھ وقت گزارنا ہے۔۔ان سے دور ہوکر۔۔اپنے قریب ہوکر۔۔

حزیفہ اور جزلہ بیگم اس کے کمرے کی لائٹس آف کرکے دروازہ بند کر کے جا چکے تھے۔۔

کیا ہوا ہے زیف؟ زین نے پھر کچھ کیا ہے؟

جزلہ بیگم نے نیچے آتے ہوئے حزیفہ کو روک کر سوال کیا تھا۔۔

حزیفہ رکا اور اس نے سرجھکائے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔

اب کی بار کیا کردیا ہے اس آوارہ انسان نے ہالہ کے ساتھ۔۔۔

جزلہ بیگم کو اس دفعہ کافی غصہ آیا تھا۔۔اور آتا بھی کیوں نہ انکی ایک ہی بیٹی تھی۔۔ایک واحد سہارا۔۔زندگی جینے کی اکلوتی وجہ۔۔۔ غصہ بھی کیسے نہ آتا۔۔

ہالہ نے عزہ اور زین کو ایک ساتھ دیکھ لیا ہے آنٹی۔۔ڈنر کرتے ہوئے۔۔

اوورکوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس نے مطمئن لہجے میں کہا تھا۔۔

جزلہ بیگم یہ سن کر حیران ہوگئیں تھیں۔۔زین ایسا کچھ کر جائے گا وہ جانتی تھیں۔۔زین کے کردار کو وہ بہت پہلے پرکھ چکیں تھیں۔۔مگر زین کے ساتھ مل کر عزہ یہ سب کرے گی۔۔ہالہ کی جگہ لینے کیلئے عزہ پہل کرے گی۔۔ہالہ کی خوشیوں کا قتل کرنے کیلئے عزہ زین کا ہاتھ تھامے گی۔۔

یہ بات جزلہ بیگم کو معلوم بھی نہ تھی اور وہ یقین بھی نہ کر پارہی تھیں۔۔

عزہ کیسے کر سکتی تھی یہ۔۔عزہ پر تو ہالہ کے احسانات کی بڑی لمبی عمارت تھی۔۔مگر کیسے ایک لمحے میں اپنے مفاد کی خاطر اس نے اس عمارت کو گرا پھینکا تھا۔۔

مگر یہ بات وہ بھول بیٹھی تھی کہ ہماری خوشیوں کے قاتل غیر نہیں ہوتے۔۔ اس چیز کا ذمہ آپ کے قریبی لیتے ہیں۔۔اور وہ اپنا فرض سمجھ کر اسے ادا کرتے ہیں۔۔ہرگز کمی نہیں آنے دیتے اس میں۔۔

ذکر نہیں کیجئے گا کسی کے ساتھ ابھی۔۔وہ نہیں جانتے کہ ہالہ انہیں دیکھ چکی ہے۔۔آپ ہالہ کا خیال رکھئے گا پلیز۔۔ابھی ضرورت ہے آپ کی ہالہ کو۔۔میں چلتا ہوں۔۔فی امان اللہ۔۔۔

سر جھکا کر جزلہ بیگم سے پیار لیکر حزیفہ نے اپنی گردن کو دائیں بائیں موڑا اور چل دیا۔۔اسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ آج کافی تھک چکا ہے۔۔

ابھی تمہارے سنبھلنے کی یہ پہلی اذیت ہے ہالہ۔۔۔ تمہیں تکلیف تو بہت

ہو گی۔۔مگر اللہ تمہارے لئے اس تکلیف میں سکون پیدا کرے۔۔اور میں جانتی ہوں اللہ ضرور کریں گے۔۔کیونکہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ ٹھنڈی ہوسکتی ہے۔۔حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے واپس زندہ نکل سکتے ہیں۔۔حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ مینڈھا ذبح ہوسکتا ہے۔۔ حضرت نوح علیہ السلام اور انکی کشتی والوں کو اللہ نجات دے سکتے ہیں۔۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اور بیوی کو عذاب میں ڈال کر حضرت لوط علیہ السلام کو اس عذاب سے دور رکھ سکتے ہیں۔۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا پار کرواکر اسی دریا میں فرعون کو غرق کرسکتے ہیں۔۔حضرت یعقوب علیہ السلام کو انکی بینائی اور بیٹا واپس کر سکتے ہیں۔۔اصحابِ کہف کو غار میں زندہ رکھ سکتے ہیں۔۔فرعون کی بیوی کو ہدایت دیکر فرعون سے دور کرسکتے ہیں۔۔حضرت عمر رض کو اسلام کا نور عطا کرسکتے ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ تمہاری یہ تکلیف دور نہ کریں ہالہ۔۔آخر تمہاری پریشانی ان کی پریشانیوں سے بہت چھوٹی ہے ہالہ۔۔۔ مجھے بھی میرے اللہ پر بہت یقین ہے۔۔

کیونکہ اللہ کے علاوہ تو کوئی معبود نہیں۔۔وہ زندہ بھی ہیں اور ہمیشہ رہنے والے بھی۔۔اللہ کو تو نہ نیند آتی ہے اور نہ اونگھ جو انہیں اپنے بندوں سے بے خبر کرے۔۔وہ تو بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔۔اور پھر زمین و آسمان میں موجود ہر شے ہی تو اللہ کی بنائی ہوئی اور اسی کی تسبیح کرنے والی اور اسی کی طرف لوٹنے والی ہے۔۔کون اللہ کے حکم کے آگے اپنا مشورہ یا فیصلہ

رکھ سکتا ہے بھلا۔۔یہ انسان اس قابل ہوتے ہی کہاں ہیں۔۔ہاں لیکن جسے اللہ اجازت دے۔۔اور اللہ کی اجازت کے بغیر تو کچھ ہوتا ہی نہیں۔۔ہمیں ملنے والی ہر خوشی اللہ کی طرف سے ہے۔۔ہر غم اس کی طرف سے ہے کہ آؤ تو۔۔آؤ میرے قریب۔۔دیکھو کون ہوں میں۔۔تمہارا رب ہوں۔۔تمہارا پروردگار ہوں۔۔تمہارا اللہ ہوں۔۔مجھ سے محبت تو کرو۔۔یہ دنیا کی محبتیں کیا ہیں میرے لئے۔۔مجھے جانو تو سہی۔۔میں کون ہوں۔۔مجھا قھار سمجھتے رہوگے یا غفار اور ودود سمجھ کر بھی آؤ گے میرے قریب۔۔

یا عبدی یا عبدی یا عبدی میرے بندے میرے بندے میرے بندے۔۔میرے سوا کوئی نہیں ہے تمہارا۔۔یہ فانی دنیا فریب ہے۔۔تمہارے لئے تو میں نے جنت تیار کی ہے۔۔جہاں میں اپنا دیدار کرواؤں گا۔۔کیا تم نہیں چاہتے کہ تم اسے دیکھو جس نے تمہیں پیدا کیا۔۔زمین و آسمان بنائے۔۔کیا تب بھی تمہیں شوق نہیں ہوتا جب وہ تمہیں جوڑتا ہے۔۔۔کیا تب بھی نہیں جب تم میرا کلام پڑھتے ہو۔۔میرے بندے۔۔میرے قریب آؤ۔۔فریبوں میں نہ الجھنا۔۔ بری طرح سے ٹوٹ جاؤ گے۔۔تم میرے بندے ہو۔۔تمہیں میرے ہی پاس آنا ہے۔۔خوشی سے یا مصیبتوں سے۔۔تو کیوں نہ تم میری محبت میں آجاؤ؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام والا صاف ستھرا دل لیکر۔۔بتاؤ کون کریگا تم سے مجھ سے بھی زیادہ محبت۔۔کون رات کے تیسرے پہر تمہارے پکارنے پر کہے گا کہ میں حاضر ہوں۔۔کون تمہاری ہٹ دھرمی برداشت کر کے بھی فقط ایک آنسو

پر سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف کردے گا؟

کوئی نہیں۔۔۔

انسان اس صفت سے پاک ہے۔۔تو کیوں اتنی دیر کرتے ہو کہ پھر مہلت ہی نہ ملے؟

ہر شہ میری پکڑ میں ہے۔۔ہر شہ کو میں جانتا ہوں۔۔مگر تمہیں کچھ ڈھیل دی ہوئی ہے۔۔کیا ہوگا اگر تمہاری رسی میں نے کھینچ لی؟

سوچو۔۔۔

سوچو میرے بندو سوچو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گال سے ٹپ ٹپ گرتے آنسوؤں کے ساتھ جزلہ بیگم نے صوفے کے ساتھ ٹیک لگائی تھی۔۔انہیں اپنے والد کی کہی ایک ایک بات اب تک یاد تھی۔۔جو وہ انہیں بچپن میں ایمان کی تازگی کیلیئے بتایا کرتے تھے۔۔ایسی باتیں بھلا کسے بھولتی ہیں۔۔

نو سال تمہاری تابعداری کی میں نے۔۔تمہاری محبت میں کہیں کمی نہیں آنے دی۔۔ہر حکم پہ سر خم کیا۔۔تم نے مارا تو تمہاری مار بھی سہی۔۔تم نے اذیتیں دیں میں نے اذیتیں بھی برداشت کیں۔۔تمہارے فیصلوں پر میں نے کبھی

سوال نہیں کیا۔۔تمہیں میرا لوگوں سے ملنا پسند نہیں تھا۔۔میں لوگوں سے نہیں ملی۔۔کالج میں تم نے مجھے سب سے الگ رہنے کو کہا۔۔میں سب سے الگ رہی۔۔یونی میں تم نے مجھے سب سے بات کرنے سے منع کیا میں نے سب سے بات کرنا بند کردی۔۔صرف تم سے تم تک ہی کی ہو کر رہ گئی میں۔۔تم نے لوگوں سے دور کیا تو ایک تسلی تھی کہ دنیا چھوٹتی ہے تو کوئی نہیں۔۔تم ساتھ ہو میرے۔۔میرے لئے تم کافی ہو۔۔بلکہ بہت ہو۔۔کبھی انکار نہیں کیا تمہیں زین۔۔کسی بات پر میں نے منع نہیں کیا تمہیں زین۔۔کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ کچھ بھی ہوجائے زین تو ملے گا ہی نہ مجھے۔۔ہر اذیت کا اجر اگر زین کی صورت میں مل جائے تو میری ساری ریاضت ضائع نہیں ہوگی۔۔ مگر زین۔۔تم نے یہ کیا کیا میرے ساتھ۔۔نوسال میرے برباد کردئے۔۔سب چھین لیا مجھ سے۔۔میرے دوست میرے لوگ میری ماں سب۔۔اور آخر میں تم نے مجھ سے خود کو ہی چھین لیا۔۔زین یہ کیا کیا تم نے زین۔۔کیوں کیا یہ سب زین۔۔۔

ہالہ کے کمرے کی لائٹس آج آف تھیں۔۔اس کے کمرے میں تو لائٹس آن ہونے کے باوجود اتنا اندھیرا رہتا تھا۔آج تو پھر وہ لائٹس آف کر کے اندھیروں میں بیٹھی تھی۔۔کہیں کھڑکی سے آتی مدھم سی روشنی اسے امید کی خبر دینا چاہتی تھی۔۔مگر ہالہ زین کے سائے میں نوسال رہی تھی۔۔اسے امید کی خبر نہیں چاہیئے تھی۔۔اسے اپنا عشق چاہیئے تھا۔۔اسے زین چاہیئے تھا۔۔اس

کا زین۔۔کل رات سے وہ مسلسل رو رہی تھی۔۔اس کی آنکھیں کسی لال کپڑے کی طرح ہوچکیں تھیں اور اب جلنے لگیں تھیں۔۔وہ مزید رو نہیں سکتی تھی۔۔فٹ بورڈ کے ساتھ ٹیک لگائے اس نے اپنا سر اٹھا کر اوپر بند پنکھے کو دیکھا تھا۔۔نوسال کی ہر یاد اور اذیت اس کے ذہن میں چلنے لگی تھی۔۔کئی فضول خیال اس کے دماغ میں ٹکرانے لگے تھے۔۔مرجانے کی خواہش اس کے دل میں فوراً سے آئی تھی۔۔اس بیوفائی کے بعد۔۔۔زین کو پوجنے کے بعد اور پھر عشق میں دھوکے کے بعد تو اسے مر ہی جانا چاہیئے تھا۔۔

مگر کیا اشرف مخلوق میں اتنی سی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ یہ سب برداشت کرتی؟ آخر اس کے باقی رشتوں کا کیا قصور تھا۔۔نہیں۔۔۔ ہالہ کو یہ قدم نہیں اٹھانا تھا۔۔اسے جینا تھا چاہے مرجاتی۔۔بیزار ہوکر اس نے پاس پڑا کشن زور سے پھینکا تھا جو سامنے پڑی میز پر جاکر لگا تھا جہاں ہالہ کی گریجوایشن کی تصویر پڑی تھی جو گرنے سے ٹوٹ کر کرچی کرچی ہوگئی تھی۔۔

ہالہ کے دماغ کے گھوڑے چلنے لگے تھے۔۔خطاؤں میں رہنے کی تو ہالہ کو اب عادت ہوگئی تھی۔۔وہ فوراً سے اٹھ کر کمرے سے نکلتی ہوئی بھاگی تھی۔۔

پھر سے ہی سہی مگر وہ ایک خطا کی طرف دوڑ پڑی تھی۔۔

زین۔۔۔ زین۔۔۔ زیبن۔۔۔

بلیو جینز پر وائٹ شرٹ پہنے وہ خوب زور سے چلاتے ہوئے زین کے گھر داخل ہوئی تھی۔۔آج ہالہ نے پونی ٹیل نہیں بنائی تھی۔۔آج تو ہالہ کو ان باتوں کا خیال ہی نہیں رہا تھا۔۔

زین۔۔۔

ہالہ کے چلانے پر وہ جب باہر نہ آیا تو سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بغیر صبر کے وہ زین کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔ہالہ سخت غصے میں تھی۔۔

کان خراب ہوگئے ہیں یا سننا نہیں چاہ رہے ہو مجھے۔۔۔

زین کے کمرے کا دروازہ زور سے کھول کر وہ چلاتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔۔

زین ڈریسنگ کے سامنے کھڑے باڈی سپرے لگا کر اپنی شرٹ کے بٹن بند ہی کرنے والا تھا کہ اس کی ہالہ پر نگاہ پڑی۔۔

ہالہ کو دیکھ کر اسے کافی تعجب ہوا تھا۔۔مگر وہ تعجب اس کے یوں اچانک نمودار ہونے پر نہیں ہوا تھا۔۔ہالہ کی اس تیز آواز پر ہوا تھا۔۔

۔۔۔ نائس ٹو سی یو اگین سویٹ ہارٹ

سب چھوڑ چھاڑ کر مسکراتے ہوئے اب زین ہالہ کی طرف بڑھنے لگا تھا۔۔اور اب وہ اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔۔آخر وہ اس سے دو ہفتوں کے بعد مل رہا

تھا۔۔مگر ان دوہفتوں میں کیا اس نے ہالہ کو ایک دفعہ بھی یاد کیا تھا؟ ہاں
شاید تکلیف دینے کیلیئے۔۔۔ کھیلنے کیلیئے۔۔۔

۔۔۔ تمہاری دی ہوئی تکلیف کی وجہ سے میں ہسپتال پہنچ گئی زین

ہالہ زین کے بالکل سامنے کھڑی اسے اسی کے گھر میں ہونے والے تکلیف
دے واقعے کے بارے میں یاد کرواتے ہوئے بولی تھی۔۔

آؤ نہ بیٹھ کر بات کرتے ہیں یہاں۔۔کتنی دیر بعد ملی ہو تم مجھے۔۔پتا ہے کتنا
مس کیا میں نے تمہیں۔۔۔۔ترس گیا تھا تمہیں دیکھنے تک کو میں ہالہ۔۔۔

زین نے اسے کھینچ کر بیڈ پر بٹھانے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر ہالہ نے خود کو
اس سے دور کیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو ہفتے گزر گئے تم یہ تک پوچھنے نہیں آئے کہ میں زندہ ہوں کہ مرگئی
ہوں۔۔تم نے جان چھڑوانے کیلیئے کیا تھا یہ سب؟

ہالہ چلائی تھی۔۔

او کم آن سویٹ ہارٹ۔۔دیکھو اپنا حال کیا بنا لیا ہے۔۔رو کے آرہی ہو؟ کوئی
پریشانی ہے کیا؟ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟ میری ہالہ کا یہ حال کس نے کیا ہے؟
اپنے زین کو نہیں بتاؤ گی؟

ہالہ کی کمر کے پیچھے سے ہاتھ ڈال کر اس نے ہالہ کو اپنے بہت قریب کیا

تھا۔۔زین اب بچوں کی طرح معصومیت سے بولتے ہوئے اسے قریب رکھے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا تھا۔۔

ایک لمحے کو تو ہالہ اس کی محبت میں پھر سے کھونے لگی تھی۔۔مگر زین کا کل رات والا چہرہ بھی فوراً سے اس کے ذہن میں آیا تھا۔۔آخر کتنے چہرے ہیں اس انسان کے جو اسے یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔۔

جان چھڑوانا چاہتے ہو تم مجھ سے زین؟

ہالہ نے سختی برقرار رکھی تھی۔۔

ہالہ میری جان ہو تم۔۔میں کیوں تم سے جان چھڑواؤں گا سویٹ ہارٹ۔۔۔۔ہمم؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین نے اب ہالہ کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔

آئے کیوں نہیں ملنے مجھ سے۔۔۔مجھے دیکھنے تک نہیں آئے

ہالہ نے اسے پیچھے ہٹایا تھا۔۔

ہالہ میں دوہفتوں سے بزنس ٹرپ پر باہر تھا۔۔ورنہ تمہیں لگتا ہے میں نہ آتا تمہیں ملنے؟ ہمم؟

زین اب اسکی گردن کی طرف بڑھا تھا۔۔

ہالہ کو اس کی اس بات پر شدید غصہ آیا تھا آخر وہ کرنا کیا چاہتا ہے۔۔ایک

طرف عزہ اور ایک طرف ہالہ۔۔کس قسم کی گیم کھیل رہا ہے وہ۔۔

دور ہٹو تم مجھ سے۔۔دھوکے باز ہو تم زین دھوکہ دے رہے ہو مجھے۔۔تمہیں لگتا ہے کہ میں اتنی بیوقوف ہوں۔۔تم اتنی گھٹیا حرکت کرسکتے ہو زین میں جانتی تک نہیں تھی۔۔

ہالہ نے زین کو مکمل قوت سے دھکا دیکر خود سے دور کیا تھا۔۔زین ڈریسنگ سے جاکر لگا تھا۔۔اس کی پرفیوم نیچے گر کر ٹوٹ چکی تھی۔۔

وٹ دا ہیل ڈِڈ یو جسٹ سے؟ دماغ خراب ہوگیا ہے یا ایکٹنگ کر رہی ہو تم۔۔۔

زین کو ہالہ کی اس حرکت پر کافی غصہ آیا تھا۔۔اسے یقین ہی نہیں ہورہا تھا کہ ہالہ ایسے کرسکتی ہے۔۔ہالہ تو اسکا کھلونا تھی۔۔کٹ پتلی تھی اس کی۔۔ہالہ کیسے کر سکتی ہے یہ سب۔۔کھیلونا کیسے چلا سکتا ہے۔۔

ہالہ نے آگے بڑھ کر ٹوٹے کانچ میں سے ایک کانچ کا ٹکرا پکڑا تھا۔۔اور پھر سے پیچھے جا لگی۔۔

غلطی ہوگئی زین مجھ سے۔۔۔۔بہت بڑی غلطی ہوگئی۔۔۔۔مجھے معاف کردو

زین۔۔۔۔۔نہیں سزا بھی دینی ہے مجھے؟ سزا بھی دے لیتے ہیں زین۔۔میں خود سزا دے لیتی ہوں مگر مجھے معاف کردو زین۔۔۔

ہالہ نے شرٹ کی سلیو چڑھا کر فوراً کانچ سے خود کی بازو پر ایک کٹ لگایا تھا۔خون بہتے ہوئے زمین پر گرا تھا۔

ہالہ دماغ خراب ہے کیا کررہی ہو تم۔۔۔

زین چلاتے ہوئے اس کی جانب بڑھا تھا۔

ہر غلطی کے بعد ایک سزا ہوتی ہے نہ زین۔۔۔ تم ہی تو دیتے ہو یہ سزائیں مجھے۔۔۔یاد ہے نہ؟ بس آج بھی وہی سزائیں ہیں۔۔۔

ہالہ نے اسے اشارے سے روکا اور دور ہونے کا کہا۔

ہالہ تم پاگل ہوگئی ہو اسے ابھی کہ ابھی پھینکو۔۔۔

زین پھر سے چلایا تھا مگر ہالہ کو کوئی اثر نہیں ہورہا تھا۔

ہاں ہوگئی ہوں پاگل۔۔مگر ابھی نہیں ہوئی میں زین۔۔۔

یہ پاگل پن نوسال سے ہے۔۔۔

خون کے ساتھ ساتھ اب ہالہ کے آنسو بھی بہنے لگے تھے۔۔

تم کہتے ہو تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔ جھوٹے ہو تم۔۔۔

تمہیں پتا ہے میں کیا ہوں تمہارے لئے۔۔

ایک الماری میں پڑی کتاب۔۔۔

بہت بور ہوئے تو ایک نظر دیکھ لیا اور پھر صدیوں کیلئے گرد پڑنے کیلئے چھوڑ دیا۔۔ایک ایسی کتاب جسے تو نہ تم خود پڑھتے ہو اور نہ کسی کو پڑھنے کیلئے دیتے ہو۔۔۔۔۔۔ایک ایسی کتاب جو تو نہ تمہیں پسند ہے اور نہ ہی کسی اور کو پسند کرنے دیتے ہو۔۔۔۔۔۔ایک ایسی کتاب جو اگر کوئی لینا چاہے تو فوراً سے آ کر اس پر اپنی ملکیت جتاتے ہو اپنا حق جتاتے ہو اور اسے لینے نہیں دیتے۔۔ایک ایسی کتاب جسے نہ خود تم دیکھتے ہو اور نہ کسی کی اس پر نظر پڑنے دیتے ہو۔۔ ایک ایسی کتاب جسے سالوں نہ دیکھا تو تمہارا گزارا ہے۔۔ایک ایسی کتاب کہ جس پر تم کسی کا بھی ہاتھ برداشت نہیں کرتے مگر جو ہاتھ ہزاروں کتابوں کو چھو کر آئے ہوں انہی ہاتھوں سے اس کتاب کو چھوتے ہو۔۔میں کچھ بھی نہیں ہوں نہ تمہارے لیئے۔۔۔

تم خود پتا ہے کیا ہو؟

ظالم ہو تم زین۔۔۔

بہت ظالم۔۔۔

ہالہ نے بہتے آنسوؤں اور ڈگمگاتی آواز کے ساتھ ایک اور کٹ لگایا تھا۔۔

ہالہ ہم بیٹھ کر بھی بات کرسکتے ہیں یہ پاگل پن بند کرو بس بہت ہوگیا ہے اب۔۔۔

زین دھاڑا تھا مگر آج ہالہ خود شیرنی بنی ہوئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ایک زخمی شیرنی شیر سے کئی گنا طاقتور ہوتی ہے۔۔

اپنی محبت کے نام پر تم مجھے مارتے رہے اور میں مرتی رہی اور اب تم نے مجھے ایک ہی دفعہ ختم خردیا زین۔۔تم مرد نہیں ہو۔۔

تم بزدل ہو۔۔۔

ہالہ نے اپنی تیسری بات کہہ کر تیسرا کٹ بھی لگایا تھا۔۔

وہ مڑی ہی تھی کہ سامنے ہاتھوں میں تازہ لال گلاب لئے عزہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔ہالہ کو دیکھ کر عزہ کا رنگ پیلا پڑا تھا جیسے ابھی ابھی وہ اپنی موت کے بعد کا منظر دیکھ آئی ہو۔۔

ہالہ اسے دیکھ کر طنزیہ مسکرائی تھی اور پھر دور کھڑے زین کی طرف دیکھا تھا۔۔جس نے اب اپنا سر جھکایا تھا۔۔شرمندگی تھی یہ حیرت وہ دونوں اپنی صفائی میں کچھ نہ بول پائے۔۔

ہالہ تمہارا خون بہہ رہا ہے

عزہ ہالہ کے ہاتھ میں لگے کٹس سے بہتا خون دیکھ کر گھبرائی تھی۔۔وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ ہالہ کا خون زیادہ لال ہے یا اس کے لائے گئے لال گلاب۔۔

میری جان جارہی ہے اور تمہیں کیا چاہئے عزہ۔۔۔ پھولوں سے اسی لئے بہت

نفرت ہے مجھے۔۔۔

قریب آتی عزہ کو اس نے خود سے دور کر کرکے لال گلاب پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔۔

زین یاد ہے تم نے حسن کو ایک دفعہ کہا تھا غلیظ وجود۔۔

حسن غلیظ وجود نہیں ہے۔۔

تم ہو غلیظ وجود۔۔۔

زین تم ہو غلیظ وجود۔۔۔

زین کے سینے پر شہادت کی انگلی سے دستک دیتے ہوئے ایک آخری بات وہ زین سے کہہ کر اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی وہاں سے فتح پانے والی زخمی شیرنی کی طرح نکلی تھی۔۔ہالہ کو بالکل احساس نہیں ہوا تھا کہ وہ بہت زیادہ بول گئی ہے۔۔ہالہ کو تو اس بات کی بھی خبر نہیں تھی کہ اس کا درد کتنا بڑھتا جارہا ہے۔۔

اندر کی چوٹیں باہر کی چوٹ سے بہت زیادہ دردناک ہوتی ہیں اگر کوئی سمجھے تو۔۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

کہاں سے آرہی ہو تم ہالہ۔۔۔

جزلہ بیگم اور حزیفہ جو کافی وقت سے ہالہ کا انتظار کر رہے تھے گھر میں داخل ہوکر دروازے کے قریب سنگل سیٹر پر بیٹھی بوٹس اتارتی ہالہ کو دیکھ کر فوراً سے اس سے پوچھنے لگے تھے۔۔

ہالہ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا تھا۔۔بوٹس اتار کر اب وہ آگے بڑھنے لگی تھی۔۔زخم سے خون بہنا اب بند ہوگیا تھا مگر اس نے زخم پر کوئی دوا نہیں لگائی تھی۔۔اسکی وائٹ شرٹ خون سے لال پڑچکی تھی۔۔

کہاں سے آرہی ہو اور یہ خون کہاں سے لگا ہے شرٹ پر؟

جزلہ بیگم کی پریشانی کافی بڑھتی جارہی تھی۔۔ابھی تک انکی نظر ہالہ کے بازوؤں پر موجود کٹس پر نہیں پڑی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلیک جینز پر بلیک ٹی کے ساتھ بلیک ہی اوورکوٹ پہنے حزیفہ بھی انہی کی طرح حیران و پریشان ہاتھ ڈھیلے چھوڑے کھڑا تھا۔۔

ہالہ نے پھر سے کوئی جواب نہ دیا تھا۔۔سیدھا کچن میں جاکر اس نے بازو سنک میں رکھے نل کھولا اور اور پانی اپنے زخم پر بہایا تھا۔۔زخم پر پانی لگنے سے انسان کی جان نکل جاتی ہے مگر وہ اب دوسرے ہاتھ سے ملتے ہوئے اس زخم پر سے خون صاف کرنے لگی تھی۔۔

کیا وہ اتنی مضبوط پہلے بھی تھی؟ ہالہ تو ایسی نہیں تھی۔۔کب سے ہالہ اتنی مضبوط ہوگئی آخر۔۔شاید ان دھوکوں اور دردوں نے اسے اتنا مضبوط بنادیا تھا۔۔

کیا ہوا ہے یہ ہالہ؟

حزیفہ نے نل بندھ کر کے اس کا بازو اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔

ہالہ نے اسے کچھ لمحے الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا تھا۔۔اور پھر اپنا بازو اس کے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے واپس کھینچا۔۔

ہالہ کچھ بولو گی یہ سب ہے کیا اور پھر سے زین نے کیا ہے یہ؟

جزلہ بیگم کو اب اس پر غصہ آنے لگا تھا۔۔اور ہر دفعہ کی طرح آج بھی انکا پہلا شک زین العابدین پر ہی گیا تھا۔۔زین نے اپنا کردار ہی ایسا بنا لیا تھا انکے سامنے کہ ہر غلط کام کا شک اسی پر جایا کرتا تھا۔۔

ہالہ نے ٹھنڈی آہ بھر کر جزلہ بیگم کو دیکھا تھا۔۔ہر دفعہ بے شک وہ ایک ہی بات کرتیں تھیں مگر وہ ہر دفعہ ہی سہی بات کیسے کر لیتی تھیں۔۔

زین نے نہیں کیا یہ۔۔۔۔۔۔میں نے خود لگائے ہیں۔۔اور ہاں زین سے ہی ملنے گئی تھی۔۔

فریج سی ٹھنڈے پانی کی پلاسٹک بوتل نکال کر اس نے منہ سے لگائے پانی پینا شروع کیا تھا۔۔جزلہ بیگم کو حیرت ہوئی تھی۔۔اس نے تو کبھی اس بدتمیزی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا تو آج۔۔

مگر حزیفہ جانتا تھا کہ کوئی بھی یونہی نہیں بدلتا۔۔اس کے پیچھے اس کی درد

بھری کہانی ہوتی ہے۔۔

ہالہ یہ کٹس کیوں لگائیں ہیں آپ نے؟

دور کھڑا حزیفہ اب ہالہ کے قریب آیا تھا۔۔اسے ہالہ کی یہ حرکت خاصی بری لگی تھی۔۔مگر یہ لمحات اس پر چلانے کے نہیں تھے۔۔اسے پیار سے ہینڈل کرنے کے تھے۔۔

بابا بھی مرد کی تعریف پر پورا نہیں اترے تھے۔۔انہوں نے بھی محبت کر کے چھوڑ دیا تھا۔۔زین نے بھی وہی کیا ہے۔۔حزیفہ تم بھی وہی کرتے ہوگے نہ؟ بتاؤ مجھے؟ سب ایک جیسے نہیں ہوتے ایسا لوگ کہتے ہیں۔۔عثمان بابا اور زین کو پرکھ چکی ہوں۔۔دیکھو کیا ہوا میرے ساتھ۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے پھر سے حزیفہ پر نگاہ ڈالی تھی۔۔

حزیفہ کو ہالہ کی یہ بات کافی چبھی تھی۔۔جزلہ بیگم کو بھی ہالہ پر افسوس ہوا تھا۔۔مگر ہالہ درد میں تھی۔۔اس کیلئے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔

سب کو ایک نظریہ سے دیکھیں گی تو انجام وہی ہوگا۔۔سب کو ایک ہی طریقہ سے محبت کریں گی ایک ہے طریقے سے پرکھیں گی تو ہاتھ میں واقعی کچھ نہیں آئے گا۔۔ہر ایک کو پرکھنے کے پیچھے پڑجائیں گی تو کھودیں گی سب۔۔بعض لوگوں پر صرف یقین کرلیا جاتا ہے ہالہ۔۔۔ پرکھا نہیں جاتا۔۔آپ بعض اوقات کسی کو پرکھنے کے ساتھ ساتھ توڑ کر خود سے دور کرتے جاتے ہیں۔۔اور

نقصان میں ہمیشہ سے پھر آپ ہی ہوتے ہیں۔۔آپ کی دوسری بات کا جواب ہالہ میرے پاس نہ کبھی کھونے کو کوئی تھا اور نہ چھوڑنے کو۔۔آپ کو بہتر پتا ہوگا جسے پہلی پہلی دفعہ کوئی چیز یا انسان ملتا ہے تو وہ اس کی کس طرح قدر کرتا ہے۔۔

اوورکوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس نے بڑے تحمل سے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔وہ مطمئن تھا۔۔

ہالہ کا ٹوٹا ہوا دل اس کی بات پر یقین کرنا چاہتا تھا۔۔اسکی محبت پر یقین کرنا چاہتا تھا۔۔مگر دماغ بار بار اس کی آزمائش لینے پر زور دے رہا تھا۔۔

یہیں رکو میں دوا لیکر آتی ہوں لگانے کو۔۔

جزلہ بیگم ان دونوں کی گفتگو میں زخم ہی کو دیکھ رہیں تھیں۔۔آخر تھیں تو ماں ہی۔۔کتنا بھی غصہ ہوں اولاد کا درد تو جان لیوا ہی ہوتا ہے۔۔

کل ایک پارٹی پر جانا ہے۔۔زین نہیں ہے تو میرے ساتھ تم چلو گے؟

ہالہ پلاسٹک بوتل شیلف پر رکھتے ہوئے حزیفہ کہ طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔

قبول ہے۔۔۔

حزیفہ کے لب ہلکی سے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔

ہالہ نے یہ کہ کر خود کو کافی سمجھدار محسوس کیا تھا۔۔مگر وہ احمق عورت بھول

گئی تھی کہ جس انسان نے نو سال میں اسے نہیں چھوڑا تھا وہ اب اسکی جان چھوڑ دے گا؟ اور وہ بھی تب جب اسے بیوفائی کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا ہو۔۔

جان نہ لیلے وہ ہالہ کی۔۔۔

اماں؟ اماں سنیں نہ؟ یہ دیکھیں کون سی ڈریس پہنوں شام کیلیئے؟

ایک ہاتھ میں لال بڑے گھیرے والی سلک کی فراک اور دوسرے ہاتھ میں وائٹ گاؤن پکڑے ہالہ جزلہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

کس لئے؟

جزلہ بیگم نے سوال کیا تھا۔۔وہ جاننا چاہتی تھیں کہ ہر اذیت کی حد پار کرنے والی ہالہ اب کس اذیت کیلیئے کمر کس رہی ہے۔۔

وہ بتایا تھا نہ آپ کو اماں۔۔زریاب اور حسن نے حارث اور کشمالہ کیلیئے پارٹی ارینج کی ہے۔۔تو وہیں جانا ہے سب یونی فیلوز نے۔۔

ہالہ نے انہیں یاد کروایا تھا۔۔کچھ ہفتوں پہلے ہی تو اس میٹ اپ پر زین نے ہالہ کو اور حسن کو اچھی خاصی سنا کر مار پیٹ کی تھی۔۔

کس کے ساتھ جارہی ہو؟ پھر سے اسی زین کے ساتھ؟

جزلہ بیگم کو حیرت ہوئی تھی۔۔ابھی کچھ دن ہی تو ہوئے تھے اسے زین سے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دور ہوئے۔۔کیا اس نے پھر سے زین سے صلح کرلی ہے؟ مگر وہ اتنی بیوقوف کیسے ہوسکتی ہے؟ ایک بار ٹھوکر کھانے کے بعد وہ اسی پتھر کے پاس کیوں جارہی ہے۔۔

ہالہ نے ٹھنڈی آہ بھر کر نفی میں سر ہلا کر رخ بدلا تھا۔۔گویا انہیں بتارہی ہوں کہ اس کے سامنے زین کا ذکر کرنا ان حالات میں اور وقت میں ٹھیک نہیں ہے۔۔

تو پھر؟

جزلہ بیگم کو اب تشویش ہوئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حزیفہ کے ساتھ جارہی ہوں اماں۔۔

جزلہ بیگم کو ہالہ کی یہ بات سن کر اب تھوڑا سکون ہوا تھا۔۔ہمیشہ سے انہیں زین کے مقابلے حزیفہ ہی پسند تھا۔۔اور اب جب حزیفہ اور ہالہ قریب ہونے لگے تھے تو انہیں بے حد خوشی تھی۔۔

پھر ٹھیک ہے۔۔مگر وہاں تو زین بھی ہوگا۔۔ہالہ رہنے دو نہیں جاؤ۔۔۔

زین بھی تو انکا یونی فیلو تھا۔۔تو وہ کیسے نہ ہوتا وہاں۔۔

اماں زین تو اس دنیا میں بھی ہے۔۔اب میں یہ دنیا تو نہیں چھوڑ سکتی نہ۔۔اور میرا نہیں خیال وہ وہاں ہوگا۔۔

ہالہ نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے انہیں جواب دیا تھا۔۔

اچھا چلو جیسے تمہاری مرضی۔۔۔

جزلہ بیگم نے ہتھیار ڈالے تھے۔۔

اچھا نہ اماں اب بتا بھی دیں کہ کون سا پہنوں؟

ہالہ نے پھر سے جزلہ بیگم کے سامنے دونوں ڈریسز کئے تھے۔۔

دونوں کچھ اچھے نہیں ہیں۔۔مزہ نہیں آرہا۔۔

جزلہ بیگم نے برا سا منہ بنایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اماں اب ایسے تو نہ کہیں۔۔یہ دیکھیں۔۔یہ لال والی نہیں سہی؟

ہالہ انکی باتوں پر مایوس ہوئی تھی۔۔ابھی شام میں ہی تو اسے جانا تھا ایسے میں وہ اتنی جلدی کہاں سے بندوبست کرتی۔۔

ہالہ تم بیوقوف ہی تو ہو۔۔اپنی وارڈروب دیکھو جاکر اور ہاتھ میں موجود کپڑے دیکھو۔۔وہاں سب ہونگے اور تم یہ پہن کے جاؤ گی؟ چلو میرے ساتھ میں تمہیں اچھے والے کپڑے نکال کے دوں۔۔

جزلہ بیگم اسے دھکیلتے ہوئے کمرے سے لیکر نکلیں تھیں۔۔

اللہ اماں۔۔چلیں۔۔۔

ہالہ مسکراتی ہوئی ان سے متفق ہوئی تھی۔۔

جزلہ بیگم کو بدلتی ہوئی ہالہ پر حیرت ہونے لگی تھی۔۔نوسال کی محبت وہ اتنی جلدی کیسے بھول سکتی ہے۔۔وہ مسکرا کیسے سکتی ہے۔۔آخر کیوں کمرے میں بیٹھ کر دنیا سے کٹ کر وہ سسکیاں نہیں بھر رہی۔۔کیوں اس کی مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیلتی جارہی ہے۔۔کیوں وہ اپنے درد کا اشتہار نہیں کررہی۔۔

ہالہ کیا اندر ہی اندر سے مرتی جارہی ہے؟ کیوں وہ ہر ٹوٹے ہوئے دل والے کی طرح ماری ماری نہیں پھر رہی؟ کیوں وہ سب میں اٹھ بیٹھ رہی ہے۔۔کیا ہالہ دکھاوا کرنا بھی سیکھ گئی تھی؟

مگر یہ دکھاوا اس کیلئے جان لیوا ثابت ہوسکتا تھا۔۔مگر ہالہ کی بے بسی کو کوئی سمجھ نہیں سکتا تھا۔۔جس نے دنیا سے یہ سیکھا تھا کہ چاہے موت کے گھاٹ اتار دئے جاؤ۔۔مگر آنکھ نم پر کوئی آنسو صاف کرے نہ کرے تماشہ بنانے کو ہزار لوگ قطار میں آپ کے منتظر ہونگے۔۔

ہالہ جانتی تھی کہ یہاں درد کی شدت پر آہ کر کے بھی نقصان اپنا ہی ہے۔۔ پھر وہ دوگنا درد کیوں اور کیسے برداشت کرتی سب کے سامنے روکر اپنا تماشہ بنوا کر۔۔اور یہی تو اس دنیا کا مسئلہ ہے۔۔

بلکہ ایک عجیب سی بے بسی ہے۔۔

کہ آپ درد سے مر رہے ہوں لیکن کسی کے سامنے رو نہیں سکتے۔۔صرف

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس وجہ سے کہ کہیں آپ کا تماشہ نہ بن جائے۔۔

آپ کو کمزور سمجھا جائے گا۔۔یہ آپ کا درد مناسب نہیں لگے گا انہیں۔۔پھر سب سے چھپ چھپ کر آپ واشروم میں روتے ہیں یا آدھی رات کو تکیئے میں سسکیاں لیتے ہیں۔۔بھئی کسی کو گلے سے لگا کر چپ نہیں کرواسکتے تو اسے سکون سے رونے تو دو۔۔ہوسکتا ہے اس کا درد کم ہوجائے۔۔اب آپ سب کی وجہ سے وہ پہلے جاکر جگہ ڈھونڈے گا رونے کو۔۔پھر تنہائی میں روئے گا اور اگر مرگیا درد سے پھر؟ پھر کیا ہوگا سوچا ہے؟

نہیں؟

ظاہر ہے ہم کسی کو مارنے کیلئے تھوڑی تکالیف دیتے ہیں۔۔ہم تو بس اگلے کی روح زخمی کرتے ہیں۔۔اور اس سلسلے میں یہ تو ہم سوچتے ہی نہیں کہ اگر روح نکل گئی تو؟

پھر دکھاوے کو آپ بھی تو روئے گے ہی نہ؟

تو کیوں نہ کسی بے بس روح کو رونے دیا جائے اور اسے جج نہ کیا جائے۔۔

مگر نہیں۔۔

یہ لوگ ہیں یہ دنیا ہے یہ مار کے بھی کفن میں نقائص نکالتے ہیں۔۔کبھی نہیں سمجھتے جب تک چوٹ اپنے وجود پر نہ ہو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ہالہ کو آج کی پارٹی پر حزیفہ کے ساتھ جانا تھا۔۔اور زین کے سوا کون تھا۔۔ زین نے کسی اور کے ساتھ ہالہ کو ملنے ملانے ہی نہ دیا تھا جو اس کے کام آتا۔۔خوش قسمتی تھی یا معجزہ زین حزیفہ کے بارے میں اب تک جان نہ پایا تھا۔۔یا کہا جائے کہ زین کو ان دنوں عزہ سے ہی فرصت نہ تھی تو بہتر ہوگا پھر۔۔

حزیفہ۔۔۔

حزیفہ کے گھر کے باہر کھڑے اب اس نے بیل بجانے کے ساتھ ساتھ حزیفہ کو پکارنا بھی شروع کیا تھا۔۔ایک ہی دفعہ میں دروازہ بھی کھل گیا تھا۔۔

ہالہ تم یہاں۔۔۔

ہالہ کے سامنے عزہ موجود تھی۔۔مگر وہ وہاں کیا کر رہی تھی۔۔حزیفہ کے گھر میں عزہ کا کیا کام۔۔زین کے بعد کیا اب وہ ہالہ سے حزیفہ کو بھی چھین نا چاہتی تھی۔۔آخر کیوں وہ اس کے پاس کسی کو رہنے نہیں دینا چاہ رہی تھی۔۔

یہ میری لائن تھی عزہ۔۔۔

ہالہ نے ہوا میں اڑتے بال جو بار بار ہالہ کے چہرے پر آرہے تھے وہ ہاتھ سے پیچھے کئے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تو کام سے آئی تھی یہاں۔۔تم کیوں آئی ہو؟

عزہ کی یہ بات سن کر ہالہ کو بے حد غصہ آیا تھا۔۔آخر وہ ہوتی کون تھی اس سے یہ سوال کرنے والی۔۔اور جو کچھ وہ اس کے ساتھ کر چکی تھی۔۔اس سب کے بعد اسکی ہمت بھی کیسے ہورہی تھی اس کے سامنے کھڑے ہونے کی۔۔

معاف کرنا عزہ۔۔تم یہ حق اور میرا اعتبار دونوں کھوچکی ہو۔۔تو تمہیں وضاحت دینے یا جواب تک دینے کی پابند نہیں ہوں میں۔۔۔ میں بعد میں آتی ہوں۔۔۔

ہالہ اسے طنزیہ مسکراہٹ دیکر وہاں سے جانے ہی لگی تھی کہ عزہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ تم غلط سمجھ رہی ہو مجھے۔۔میں اس سب کی وضاحت کرسکتی ہوں۔۔

عزہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔۔

عزہ جس انسان کو چیزوں اور انسانوں کے درمیان تک کا فرق نہیں پتا۔۔۔۔ میرا نہیں خیال اسے صحیح سمجھنے کی مجھے ضرورت بھی ہے۔۔مگر تمہیں کہا تھا شکوہ تک نہیں کروں گی۔۔تو میری ہمت مت آزماؤ۔۔مت آیا کرو میرے سامنے۔۔

ہالہ نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔

اتنی نفرت کرنے لگ گئی ہو مجھ سے ہالہ؟

عزہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔جن میں اس کیلئے صرف بیزاریت تھی۔۔

پتا نہیں۔۔کبھی نفرت ہوئی تو نہیں کسی سے۔۔ہاں لیکن پتا ہے نفرت کب ہوتی ہے ہمیں کسی سے؟

پتا ہے ہمیں نفرت کب ہوتی ہے محبوب سے ؟ نفرت تب نہیں ہوتی جب محبوب نے آپ کو تکلیف دی ہو۔۔

نفرت تب نہیں ہوتی جب محبوب ناراض ہوجائے۔۔نفرت تب نہیں ہوتی جب محبوب منہ پر تھپڑ مار دیتا ہے۔۔نفرت تب نہیں ہوتی جب محبوب منہ موڑ لیتا ہے۔۔نفرت تب نہیں ہوتی جب محبوب منافق بن جاتا ہے۔۔نفرت تب بھی نہیں ہوتی جب محبوب دھوکہ دیتا ہے۔۔نفرت تب نہیں ہوتی جب محبوب لڑتا ہے۔۔نفرت تب بھی نہیں ہوتی جب محبوب مارتا ہے کیونکہ مار پر تو صبر آجاتا ہے کہ درد ہوجائے گا ختم۔۔

نفرت تو تب ہوتی ہے جب آپ کا محبوب شخص کسی دوسرے کو ملنے لگتا ہے۔۔۔کسی دوسرے کیلئے آپ سے جان چھڑواتا ہے۔۔۔علیحدگی اختیار کرتا ہے نظرانداز کرتا ہے۔۔۔کسی دوسرے کیلئے آپ سے لڑتا ہے اور ہفتہ ہفتہ بات نہیں کرتا۔۔۔اور کسی دوسرے کی وجہ سے آپ کو جان چھوڑ دو کہتا ہے۔۔۔صرف اتنا ہی نہیں اور میری جان۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نفرت تب ہوتی ہے جب آپ سے جدا ہوا شخص کسی اور کے حصے میں آجائے۔۔۔۔۔۔

آپ کا جان سے پیارا شخص کسی اور کے پہلو میں ملے۔۔۔۔۔۔اور نفرت تب ہوتی ہے جب آپ کی جان کسی اور کی جان بن جائے۔۔۔۔۔۔ہاں تب ہوتی ہے نفرت۔۔۔

اور ہاں عزہ تمہارے اور زین کے ساتھ کا میرا معاملہ کچھ یوں ہی ہے۔۔۔

ہالہ کی ان باتوں پر عزہ نے شرمندگی سے سر جھکایا تھا۔۔مگر عزہ کی شرمندگی اس کے برباد ہوئے نوسال واپس نہیں کرسکتی تھی۔۔وہ تو اس کی ایک دن کی بھی اذیت نہیں لوٹا سکتی تھی۔۔

ہالہ تم یہاں۔۔۔

بلیک جینز پر گرے ٹی کے ساتھ کیمل اوورکوٹ پہنے حزیفہ گھر سے باہر آیا تھا کہ عزہ اور ہالہ کو دیکھ کر ہالہ کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔عزہ تو شرمندگی چھپاتے وہاں سے فرار ہوگئی تھی۔۔اب رکنے کا کوئی جواز بھی نہیں بنتا تھا۔۔

جا ہی رہی ہوں محترم۔۔۔

ہالہ خفا ہوتی ہوئی بولی تھی۔۔ہالہ کو عزہ کی یہاں موجودگی اچھی نہیں لگی تھی۔۔اور لگتی بھی کیوں۔۔یہی بات وہ حزیفہ کو محسوس کروانا چاہتی تھی۔۔

کیا ہوا ہے ہالہ غصے میں کیوں ہیں؟

حزیفہ فوراً سے ہالہ کے پیچھے آیا تھا۔۔

کچھ بھی نہیں ہے۔۔

ہالہ نے لہجہ سخت کیا تھا۔۔

کیا کرنے آئیں تھیں؟

حزیفہ نے ایک اور سوال کردیا تھا۔۔

میں یا وہ؟ وہ کیا کرنے آئی تھی؟

ہالہ نے اب کی بار صاف صاف الفاظ میں بات کرنا چاہی۔۔

میرا اپنا گھر ہے ہالہ۔۔۔ جو چاہے آسکتا ہے۔۔آپ بھی تو آتی ہیں۔۔اس نے کبھی نہیں پوچھا۔۔۔آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟

حزیفہ کی اس بات پر ہالہ کو تو سخت غصہ آیا تھا۔۔وہ اس طرح بات تو نہیں کرتا تھا۔۔تو پھر عزہ ایسا کیا جادو کرگئی تھی۔۔

ایسی بات ہے تو جہنم میں جاؤ تم حزیفہ۔۔۔ پارٹی پہ جانا تھا اس کیلئے تمہارا ڈریس دیکھنے آئی تھی کہ پہننے کیا والے ہو۔۔مگر اب جہنم میں جاؤ تم۔۔۔

ہالہ نے اسے ایک زوردار تھپڑ مارا تھا۔۔وہ بالکل اپنی برداشت کھوبیٹھی تھی۔۔

حزیفہ کی بات سن کر تو اسکا خود پر قابو ہی نہیں رہا تھا۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔ یہ ہنر بھی ہے آپ میں۔۔نوسال پہلے یہ ہاتھ سہی جگہ پر اٹھا ہوتا تو آج ہم دونوں یہاں کھڑے نہ ہوتے۔۔بائی دا وے عزہ کو اپنی کچھ تصاویر بنانی تھیں تو انہیں میرا کیمرہ چاہیئے تھا۔۔مگر کیمرہ ٹھیک نہیں تھا تو میں نے منع کردیا۔۔اور رہی بات ڈریس کی تو میں کچھ ڈیسائیڈ نہیں کرپایا۔۔۔آپ ہیلپ کردیں گی تو اچھا ہوگا۔۔

اوورکوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس نے مسکراتے ہوئے تھپڑ کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو یہ سب جان بوجھ کر کیا تھا ابھی؟

ہالہ کو اب کچھ شرمندگی ہونے لگی تھی۔۔

زین پر تو کبھی چلائی تک نہیں تھی اور حزیفہ کو تھپڑ ہی ماردیا۔۔

حزیفہ نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلایا تھا۔۔

یا میرے خدایا حزیفہ تم کیوں کوئی موقع نہیں چھوڑتے مجھے شرمندہ کرنے کا۔۔۔

ہالہ اس پر چلائی تھی۔۔

میں بس دیکھنا چاہتا تھا کہ ضرورت پڑنے پر آپ یہ ہتھیار استعمال کرسکتی ہیں

کہ نہیں۔۔۔اب چلیں۔۔۔

حزیفہ ڈھیٹائی سے مسکراتے ہوئے اسے گھر لیکر آیا تھا۔۔۔ہالہ اب بھی شرمندہ تھی۔۔

یہ رہی وارڈروب۔۔دیکھ دیں پلیز۔۔۔

حزیفہ بچوں کی طرح التجا کرتا کمرے سے نکلا تھا۔۔

ہالہ اب اس کی وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگی تھی۔۔

حزیفہ نے کچن سے جوس لاکر کمرے میں میز پر رکھا تھا۔۔ہالہ اب بھی اس کی وارڈروب سے کوئی اچھا سا ڈریس نکالنے میں مصروف تھی۔۔

حزیفہ نے اب اپنا کیمرہ پکڑ کر اس کی سیٹنگز کرنا شروع کیں تھیں۔۔کچھ دیر ہالہ کو کیمرے کے لینز میں فٹ کرتے ہوئے وہ وہیں کھڑا رہا اور پھر ایک آواز دیکر ہالہ کو اپنی جانب متوجہ کیا جو اب ایک ٹوپیس نکال کر اسے گھورتے ہوئے اس کی جانب مڑی تھی۔۔

حزیفہ نے فوراً سے اس کی ایک تصویر لی تھی۔۔ہالہ کو بغیر بتائے۔۔

حزیفہ ایٹلیسٹ مجھے بتا تو دیتے یار۔۔۔

ہالہ نے برا سا منہ بنایا تھا۔۔

بتادیتا تو تصویر کو پرفیکٹ بنانے کے چکر میں یہ معصومیت نہیں آتی۔۔

حزیفہ نے اب ہالہ کی ابھی کچھ لمحات پہلے لی گئی تصویر دیکھنا شروع کی تھی۔۔ ہالہ کو اب حزیفہ پر شک ہوا تھا۔۔ابھی کچھ لمحات پہلے ہی تو اس نے عزہ کو کیمرہ دینے سے منع کیا تھا کہ وہ خراب ہے تو پھر اب اسی کیمرہ سے تصویر کیسے لی گئی۔۔مگر ابھی ہالہ کا پوچھنا ٹھیک نہیں تھا تو اس نے بعد کیلئے یہ سوال رکھا۔۔

معصومیت نہیں آتی۔۔۔

ہالہ نے ہوبہو اسی کے انداز میں اس کی نقل کی تھی۔۔کہ حزیفہ نے اس کی ایک تصویر پھر سے لی۔۔پھر سے اس نے ہالہ کو نہیں بتایا تھا۔۔

حزیفہ انسان بن جائیں۔۔۔

ہالہ نے برا سا منہ بنایا تھا۔۔

ہمیشہ پرفیکشن نہیں دیکھی جاتی ہالہ۔۔۔ معصومیت۔۔۔۔۔۔۔۔خوشیاں۔۔۔ قہقہے۔۔۔

اور کچھ ادھورے سے لمحات اس پرفیکشن سے زیادہ اہم ہوتے ہیں۔۔اور مجھے کہانیاں اور تصاویر ادھوری ہی پسند ہیں۔۔جن میں کچھ عیب ہوں۔۔جو عیب آپ دور کریں۔۔جن میں کچھ نقائص ہوں۔۔جو آپ ٹھیک کریں۔۔جن میں کچھ خامیاں ہوں۔۔جو آپ کو خوبیاں لگیں۔۔جن میں کچھ ادھورا پن ہو۔۔اور وہ ادھورا پن آپ دور کریں۔۔

پرفیکٹ مل جائے گا تو زندگی بہت آسان ہوجائے گی۔۔مگر امپرفیکٹ کو پرفیکٹ بنانے کا جو دور اور مزہ ہے نہ۔۔۔۔وہ لوگ کبھی محسوس ہی نہیں کرپاتے۔۔ اور میں ہر پل کو جینے والا انسان ہوں۔۔۔۔

حزیفہ نے شانے اچکائے تھے۔۔

ہالہ اس کی اس جادووانی باتوں سے بمشکل باہر آیا کرتی تھی۔۔ایسی باتیں کیسے کرلیتا ہے وہ۔۔

افففففف حزیفہ کتنا بولتے ہو تم۔۔۔ یہ لو اور جلدی سے تیار ہوکر باہر ملو۔۔

حزیفہ کو ڈریس پکڑاتے ہوئے وہ جانے ہی لگی تھی کہ حزیفہ نے اسے پھر سے آواز دی۔۔

وہ ہالہ مجھے بات کرنی تھی۔۔

حزیفہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔

اچھا؟ تو پچھلے بیس منٹ سے مزاق کر رہے تھے؟

ہالہ کو عجیب لگا تھا۔۔

نہیں۔۔۔

حزیفہ نے نفی میں سرہلایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا

ہالہ نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔

جی

حزیفہ نے جواباً سر ہلایا۔۔

حزیفہ اللہ کی قسم پھر سے اب چپ کرگئے تو یہ ٹھنڈا جوس پھینک دوں گی اوپر۔۔جلدی بتائیں کیا بات ہے۔۔۔بات کا کہہ کر چپ کرجاتے ہیں بھئی اگلا اب تجسس میں مرجائے۔۔۔

ہالہ حزیفہ پر چلائی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ وہ میں آپ کیلئے لایا تھا

حزیفہ نے جیب سے نکال کر اسے ایک خوبصورت سا سلور لاکٹ چین دیا تھا۔۔جس میں سلور کلر میں ہی خوبصورت سا آدھا چاند تھا۔۔

حزیفہ یہ بے حد حسین ہے لیکن چاند کیوں؟ مطلب ٹھیک ہے میرا نام ہالہ ہے چاند کی روشنی لیکن یہ تو چاند ہے

ہالہ کو تجسس ہوا تھا۔۔لاکٹ میں چاند کون دیتا ہے۔۔مگر وہ حزیفہ تھا۔۔حزیفہ ایلین ہی تو تھا۔۔وہ کب نارمل کام کیا کرتا تھا۔۔

موٹیویشن کیلئے ہالہ۔۔۔

حزیفہ نے تحمل سے جواب دیا تھا۔۔

موٹیویشن؟

ہالہ کو حیرت ہوئی تھی۔۔چاند سے کیسے موٹیویشن ملتی ہے بھئی۔۔چاند سے تو بس روشنی ملتی ہے۔۔

ہاں نہ۔۔۔ دیکھیں چاند پر ہر طرح کا وقت آتا ہے۔۔عروج بھی اور زوال بھی۔۔ کبھی چاند پورا ہوتا ہے اور کبھی چاند آدھا ہوتا ہے۔۔

کبھی لوگوں کیلیئے یہ چاند خوشی کا سبب بنتا ہے اور کبھی وہ مایوس ہوجاتے ہیں۔۔چاند کی روشنی کبھی لوگوں کو فائدہ دیتی ہے اور کبھی انہیں یہ اچھی نہیں لگتی۔۔اور ایسا تب ہوتا ہے جب محنت کرنے والے محنت کرنا چاہتے ہیں مگر وہ جب چاند کی روشنی کو دیکھتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ انکا وقت ختم ہوگیا۔۔

چاند کبھی چمکدار ہوتا ہے اور کبھی اس پر بہت بڑا سا گرہن ہوتا ہے۔۔

مگر دیکھیں۔۔چاند کبھی ان سب باتوں اور حالات سے تھکتا نہیں مایوس نہیں ہوتا۔۔وہ روز آتا ہے۔۔کیسے بھی حالات ہوں وہ پھر سے ڈٹ کر سب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔۔

اللہ کی زمین میں بہت نشانیاں ہیں ہالہ۔۔۔

حزیفہ مسکرایا تھا۔۔

ہالہ اس کی ان باتوں پر کافی حیران ہوئی تھی۔۔

بیوفاؤں کی دی ہوئی چوٹ کو برداشت کرنے والے کہاں دیکھ پاتے ہیں یہ نشانیاں حزیفہ۔۔۔

ہالہ نے بے بسی سے کہا تھا۔۔

اونہو۔۔۔ بیوفا کوئی نہیں ہوتا ہالہ۔۔۔ سب باوفا ہوتے ہیں مگر اپنی اپنی محبتوں کے ساتھ۔۔۔

حزیفہ پھر سے مسکرایا تھا۔۔

ہاں شاید اور کچھ لوگ آپ کو بس ایک پتھر سمجھتے ہیں۔۔اس سے زیادہ کوئی وقعت نہیں۔۔جب دل کیا پھینک دیا۔۔

ہالہ اب مسکرائی تھی۔۔

کچھ لوگوں کیلئے آپ پتھر ہوتے ہیں ہالہ اور کچھ کیلئے ہیرہ۔۔۔

حزیفہ نے اس کی بات مکمل کی تھی۔۔

دونوں میں فرق کیا ہے۔۔ہے تو پتھر ہی۔۔۔

ہالہ نے افسوس کیا تھا۔۔

پتھر جب چاہے پھینک دیتے ہیں لوگ اور ہیرہ۔۔۔

لوگ قتل کردیتے ہیں جان لے دے لیتے ہیں اس کی خاطر۔۔اپنی جان سے زیادہ خیال رکھتے ہیں اس کا۔۔۔

حزیفہ نے اپنی بات جاری رکھی تھی۔۔

اچھا لگا مجھے۔۔اب جلدی سے تیار ہوکر آئیں۔۔۔

مسکراتی ہوئے وہ اسے سرگوشی کر کے گئی تھی۔۔جواباً حزیفہ بھی مسکرایا تھا۔

ارے ارے مبارک ہو کون آیا ہے بھئی ذرہ دیکھو تو سہی۔۔۔

زریاب نے پارٹی پہ موجود تمام لوگوں کو نیوی بلیو سلک گاؤن جس کے کندھے کی طرف خوبصورتی سے بلیک کلر میں بڑے بڑے پھول نفاست سے لگے ہوئے تھے گلے میں پہنے آدھے چاند والے لاکٹ کے ساتھ بالوں کو نارمل کرل کئے آگے کو پھینکے اندر داخل ہوتی ہالہ کی طرف متوجہ کروایا تھا۔۔جس کے ساتھ سلور گرے پینٹ کوٹ اور وائٹ شرٹ پر نیوی بلیو بو ٹائی لگائے حزیفہ بھی آرہا تھا۔۔

زریاب ان دونوں کو دیکھ کر کافی خوش اور حیران بھی ہوئی تھی۔۔

میں پہلے ہی کنفیوز ہوں زریاب سب کو میری طرف متوجہ نہیں کرو پلیز۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے فوراً سے زریاب کو گلے لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔

مگر تمہیں پتا ہے میں کتنی خوش ہوں۔۔۔۔۔۔

زریاب نے اس پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔۔

کیوں تم کیوں خوش ہو؟

ہالہ نے اب اسے خود سے دور کیا تھا۔۔

تمہارا زین سے پیچھا جو چھوٹ گیا ہالہ۔۔۔

وہ مسکرائی تھی۔۔حزیفہ ان دونوں کو دیکھ کر زیرِ لب مسکرایا تھا۔۔

آپ اپنا تعارف کروائیں پلیز۔۔۔

زریاب اب پاس کھڑے حزیفہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔

میرا نام حزیفہ ہے اور میں ہالہ کا دوست ہوں۔۔اور آج آپ کا مہمان بھی۔۔

حزیفہ شرارتاً مسکرایا تھا۔۔

اس کی اس بات پر زریاب نے بھی خوب زور سے قہقہہ لگایا تھا۔۔

آؤ نہ حارث اور کشمالہ سے بھی ملواؤں تمہیں۔۔۔

زریاب حزیفہ اور ہالہ کو دھکیلتی ہوئی لے گئی تھی۔۔

زریاب انہیں حارث اور کشمالہ کے پاس لیکر گئی تھی۔۔جہاں سے تمام مہمانوں کو دیکھا جا سکتا تھا۔۔ان دونوں سے مل کر وہیں ہالہ کی نظر زین پر بھی پڑی۔۔

یا میرے مالک یہ یہاں کیا کررہا ہے۔۔۔

ہالہ نے فوراً سے منہ چھپایا تھا۔۔

کیا ہوا؟ کس پر نظر پڑ گئی؟

حزیفہ نے مڑ کر ایک نظر مہمانوں پر ڈالی تھی۔۔

زین۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے سرگوشی کی تھی۔۔

ساتھ عزہ بھی ہے اور دونوں بہت خوبصورت رقص کر رہے ہیں۔۔۔ غور سے دیکھا کریں۔۔۔

حزیفہ نے جوس کا گلاس اسے تھماتے ہوئے کہا تھا۔۔

ہالہ نے مڑ کر دیکھا تو واقعی وہ دونوں بہت خوبصورت رقص کر رہے تھے۔۔ زین کو تو حسن پسند نہیں تھا پھر وہ اس کی پارٹی میں کیا کرنے آیا۔۔اور اس نے ایک دفعہ ہالہ سے نہیں پوچھا۔۔تو عزہ آخر بہت پہلے سے تیار تھی یہاں آنے کو۔۔ہاتھ میں جوس کا گلاس لئے وہ اب ان دونوں کو بہت مطمئن چہرے

سے دیکھنے لگی تھی۔۔گویا کسی کے جھوٹ کا علم ہوجانے کے بعد بھی اس کا جھوٹ سن رہی تھی۔۔

غلطی کر رہی ہے ہالہ۔۔۔

بہت قیمتی شہ لے جاؤں گی۔۔۔

پچھتاؤ گی ہالہ۔۔۔

چاہے جتنی مرضی قیمتی شہ ہو؟

کچھ لینے کیلئے کچھ دینا تو پڑتا ہی ہے۔۔۔

تو پھر آپ وہ کسی اور کو دیدیں۔۔۔

ہوسکتا ہے کوئی اور اسے بہتر سنبھال سکتا ہو۔۔۔

ہالہ کے دماغ میں عزہ کی تمام باتوں کی فلم چلی تھی۔۔ان دونوں کا اب رقص ختم ہوا تھا اور قہقہے لگاتے ہوئے زین ساری تعریفیں سمیٹ رہا تھا۔۔

تعلق مجھ سے تھا تو مسکراتے تک نہ تھے تم زین

ملاقاتیں رقیب سے ہوئیں تو تمہارے قہقہے گونجتے ہیں۔۔۔

حزیفہ نے اس کی اس بات پر اسے غور سے دیکھا تھا۔۔وہ کب سے اتنی گہری باتیں کرنے لگ گئی تھی۔۔شاید یہ دل کی چوٹ کے اثرات تھے۔۔

آپ کا نہیں خیال کے ہمیں بھی ٹرائی کرنا چاہیئے؟

حزیفہ کا بھی شاید دل چاہا تھا۔۔

سوچے گا بھی نہیں۔۔۔

ہالہ نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔۔

جو آپ کا حکم۔۔۔

حزیفہ نے تابعدار غلام کی طرح سر خم کیا تھا۔۔

حزیفہ تم میرے ساتھ آؤ۔۔۔ میں نے تمہیں کسی سے ملوانا ہے۔۔ہالہ میں لے جاؤں اسے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زریاب فوراً سے ان دونوں کے پیچھے سے نکل کر آئی تھی۔۔

بالکل اجازت ہے۔۔۔

ہالہ نے گویا اجازت دی ہو مگر حزیفہ کا چہرہ دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ اسے بالکل نہیں جانا تھا۔۔

تو محترمہ آہی گئیں ہیں۔۔۔

حسن ہالہ سے ملنے کو آیا تھا۔۔

کیسے ہو تم حسن۔۔۔

ہالہ نے کچھ سوچ کر پہلے اس سے ہاتھ ملایا اور پھر زین کی نظر پڑتے ہی اسے گلے سے لگایا۔۔وہ جانتی تھی کہ زین اب غصے میں کچھ کر جائے گا۔۔وہ تو اسے رقابت کی آگ میں جلانا چاہتی تھی۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں تم بتاؤ بھئی۔۔ہوگئی آخر آزاد۔۔۔

ویسے ہالہ بے حد حسین لگ رہی ہو میرا یقین کرو تم۔۔۔

حسن نے اسے ایک نظر دیکھ کر تعریف کی تھی۔۔

ارے ارے شکریہ۔۔۔

ہالہ دل سے مسکرائی تھی۔۔

مگر آزاد نہیں ہوئی میں۔۔میری جگہ لیلی کسی اور نے اور پتا ہے ابھی اسی کو کسی اور کے پاس دیکھ کر بہت دکھ ہورہا ہے۔۔نہیں دکھ نہیں تکلیف ہورہی ہے اور وہ تکلیف بہت رلارہی ہے مجھے۔۔

جھوٹ نہیں بولوں گی مگر واقعی آپ کی

روح کو کھانے کو کیڑے موجود ہوتے ہیں ہر جگہ۔۔۔۔۔خوش رہنے کے چکروں میں جھوٹ سے بھر چکی ہوں۔۔

تکلیف نہیں ہوتی درد نہیں ہوتا یہ سب تو دنیا داری ہے۔۔

زخمی دل۔۔۔

خالی ہاتھ۔۔۔

نم آنکھیں۔۔۔

اور

تکلیف میں ہم ہیں۔۔۔

ہالہ نے مسکراتے ہوئے بیان کیا تھا۔۔

ہالہ۔۔۔ کچھ دن کی تکلیف ساری زندگی کی تکلیف سے بہتر نہیں بہترین ہے میری پیاری بہن۔۔۔ ذرہ سوچو اگر اس انسان سے واقعی میں شادی ہوجاتی تو ساری عمر مار پیٹ اور پابندیوں میں گزر جاتی۔۔اور آپس کی بات ہے۔۔۔ حزیفہ زیادہ اچھا لگا یہاں سب کو۔۔۔

حسن نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

ہمت رکھو ذرہ۔۔۔

حسن نے اسے سمجھا تھا۔۔

ہم روتی ہوئی آنکھوں سے مسکرائے حسن

اس سے زیادہ نہیں دکھائی جاتی ہمت ہم سے۔۔۔

ہالہ بے بسی سے مسکرائی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسن اور ہالہ کو یوں ہنستا دیکھ کر زین فوراً سے انکے قریب آیا تھا۔۔

تمہیں مجھ سے دور جانے کا بہت شوق ہے نہ سویٹ ہارٹ۔۔کرلو مزے کچھ دن۔۔۔۔۔لوٹ کر تو تم نے میرے ہی پاس آنا ہے۔۔اپنے مالک کے پاس۔۔۔

زین نہایت کمینگی کے ساتھ مسکراتے ہوئے اس کے گال سہلانے لگا تھا۔۔

کسی غلط فہمی میں مت رہنا زین۔۔۔

تمہاری اذیتیں برداشت کرسکتی ہوں۔۔تمہارے لئے خود کو تکلیف دے سکتی ہوں نہ۔۔۔

تو یہاں سب کے سامنے تمہارے منہ پر رکھ کے ایک زوردار تھپڑ بھی لگا سکتی ہوں۔۔۔

ہالہ نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔حسن کو ہالہ کی ہمت پر حیرت ہوئی تھی۔۔

ہالہ۔۔۔

زین چلایا تھا۔۔

گیٹ دا ہیل آؤٹ آف ہیئر رائٹ ناؤ۔۔۔

آئی سیڈ ناؤ۔۔۔

ہالہ نے زین کو دھکا دیکر پیچھے کیا تھا۔۔

زین گھبرایا تھا۔۔یہ ہالہ کو کیا ہوگیا تھا۔۔اس نے اپنی عزت بچا کر وہاں سے جانا بہتر سمجھا تھا۔۔مگر خوف میں وہ عزہ کو بھی وہیں چھوڑ گیا تھا۔۔

عزہ اب ایک نظر بے بسی سے ہالہ اور ایک نظر جاتے زین کو دیکھ کر اس کے پیچھے لپکی تھی۔۔

دل خوش کردیا ہالہ تم نے۔۔۔ دل کر رہا ہے منہ چوم لوں مگر بہن ہونے کا خیال کررہا ہوں تمہارا۔۔۔

حسن نے زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔

مگر ہالہ کو احساس ہوا تھا یہ اس نے کیا کردیا۔۔زین تو اکیلے میں کی جانے والی بدتمیزی کا حساب لیتا تھا۔۔یہ تو پھر حسن کے سامنے ذلیل کیا گیا تھا۔۔ہالہ نے زین کے اندر کے بھیڑئے کو جگایا تھا۔۔جو کافی دیر سے سویا ہوا تھا۔۔ہالہ نے جنگلی بھیڑئے کو جگا کر موت مانگی تھی۔۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔حزیفہ اور ہالہ دونوں پارٹی سے واپس آچکے تھے۔۔اور کالونی پہنچ چکے تھے۔۔

تمہیں اچھا لگا سب سے مل کر حزیفہ؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاتھوں میں ہیل پکڑے وہ ننگے پاؤں زمین پر چلتی ہوئی اس سے سوال کرنے لگی۔۔

بہت۔۔۔ بہت اچھے دوست ہیں آپ کے ہالہ۔۔۔

ایک ہاتھ میں کوٹ پکڑے دوسرا ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے وہ اسکے ساتھ چل رہا تھا۔۔

دوست کس کے ہیں۔۔۔

ہالہ نے شوخ لہجے میں کہا تھا۔۔

جی جی بالکل۔۔۔ اور زین سے کیا بات ہوئی آپ کی؟

حزیفہ ہالہ کی طرف رخ کئے پوچھنے لگا تھا۔۔

کچھ خاص نہیں۔۔اسے ابھی بھی لگتا ہے کہ وہ مجھ پر اپنا حق جتا سکتا ہے۔۔ بس وہی جتانے آیا تھا۔۔

ہالہ نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔

تو اس کی یہ غلط فہمی دور کردیں نہ۔۔۔ بھول جائیں اسے۔۔۔

حزیفہ اب رکا تھا۔۔

آسان نہیں ہوتا نوسال کسی کے ساتھ رہ کر کچھ دن میں ہی اسے بھلا دینا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حزیفہ۔۔۔ کوشش کررہی ہوں میں۔۔۔

ہالہ بھی اب حزیفہ کے ساتھ رکی تھی۔۔

اکیلی کوشش کریں گی تو وقت لگے گا۔۔۔

حزیفہ نے بے بسی دکھائی تھی۔۔

کسے پرواہ ہے۔۔۔

ہالہ نے شانے اچکائے تھے۔۔

میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ہالہ۔۔۔ میں یہاں ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔۔مجھے شوٹ کیلئے موو کرنا ہے۔۔۔۔۔تو میں چاہتا ہوں میں آپ کے ساتھ باقی کی دنیا دیکھوں۔۔

حزیفہ کی یہ بات سن کر ہالہ کا دل بیٹھا تھا۔۔

تو تم بھی چلے جاؤ گے؟

ہالہ اداس ہوئی تھی۔۔

حزیفہ نے اثبات میں سرہلایا تھا۔۔

ہالہ۔۔۔ دیکھیں کسی کو بھولنے کیلئے کسی کو یاد کرنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔۔ آپ بغیر کسی کو یاد کئے کسی کو نہیں بھول سکتے۔۔زین کو بھلانے کیلئے آپ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے استعمال کرسکتی ہیں۔۔میں برا نہیں مانوں گا۔۔۔

حزیفہ نے فوراً سے ساری بات کی تھی۔۔

ایسا نہیں ہوتا حزیفہ میں اپنے مفاد کیلئے آپ کو استعمال نہیں کرسکتی۔۔۔ آسان نہیں ہوتا ٹوٹے دل کے ساتھ رہنا۔۔۔

ہالہ ہڑبڑائی تھی۔۔

استعمال کرکے تو دیکھیں۔۔ہوسکتا ہے توڑنے تک کی نوبت نہ آئے ہالہ۔۔۔

حزیفہ نے اپنی بات جاری رکھی تھی۔۔

زین یہ نہیں ہونے دیگا حزیفہ۔۔۔

ہالہ کو اب فکر ہوئی تھی۔۔وہ زین کو جانتی تھی۔۔ایسا ہوا تو وہ ان دونوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلادیگا۔۔

بھول جائیں اسے۔۔۔ آپ بتائیں۔۔۔ آپ کیا چاہتی ہیں؟

حزیفہ ہالہ کی چاہت جاننا چاہتا تھا۔۔

مجھے نیند آرہی ہے حزیفہ۔۔۔

ہالہ نے پھر سے چلنا شروع کیا تھا۔۔

جیسا آپ مناسب سمجھیں میں فورس نہیں کروں گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حزیفہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ چلا تھا۔

کیوں رب سے تیری بات کروں؟

میں صبح و شام برباد کروں

کیوں نام لکھوں تیرا ہاتھوں میں؟

ان لکیروں کو میں تباہ کروں

رات دن تجھے سوچ کے کیوں

میں ذہن اپنا برباد کروں

جو گزرے لمحے ساتھ تیرے

ان لمحوں کو کیوں یاد کروں

کیوں مان کے بات کو پھر سے تیری

میں انا کو اپنی پامال کروں

تجھے چاہا، پوجا، ہر لمحے

تیری دید پہ مار کھائی تھی

کیوں پھر سے تجھ کو پوج کے میں،،

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیری بے وفائی برداشت کروں؟

ہر حکم پہ تیرے سر خم کر

کیوں خواہشوں کا میں قتل کروں؟

تیرے نام کی مالا کو جپ کر

کیوں خوشیوں کو بے راہ کروں؟

تیرے دور ہونے کی جو خوشی ہے

کیوں قریب رکھ کے تجھے وہ دور کروں؟

تجھے یاد کرکے اک لمحے

کیوں دن کو اپنے رات کروں؟

اک سوچ کو ذہن میں لا کر میں

کیوں سارا وقت خراب کروں؟

تیری طلب، ضرورت، انا میں میں

کیوں زخمی خود کی روح کروں؟

جو طلب کرے تیرے لمس کو پھر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں دل اس کو میں پاس رکھوں؟

جو چھوڑ چکی میں سب یادیں

تیرے کہنے پہ کیوں یاد کروں؟

اس بکھرے جسم کے زخم سبھی

کیوں نام پہ تیرے تازہ کروں؟

واپس لاکے حال میں تجھ کو

کیوں مستقبل کو سیاہ کروں؟

کیوں رب سے تیری بات کروں؟

میں صبح و شام برباد کروں؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ حزیفہ کو اپنے الفاظ سنانے کے بعد گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔حزیفہ کافی لطف اندوز ہوا تھا۔۔زین کے ساتھ جو جو کچھ اسے برداشت کرنا پڑا تھا وہ حزیفہ کو نہیں کروانا چاہتی تھی۔۔وہ جانتی تھی کہ اس نے زین کے ساتھ جنگ چھیڑی ہے۔۔اسکی موت ضرور ہوگی۔۔درمیان میں مرتے مرتے وہ حزیفہ کو نہیں مارنا چاہتی تھی۔۔

بلیو جینز پر وائٹ ٹی کے ساتھ بلیک اوورکوٹ اور پونی ٹیل بنائے وہ اب باہر لان میں جزلہ بیگم کے پاس آ کر بیٹھی تھی جو سنوئی سے پیار کرتے ہوئے اس سے باتیں بھی کر رہیں تھیں۔۔

مجھ سے زیادہ آپ کے قریب ہوگیا ہے سنوئی اماں۔۔میں سامنے بھی ہوں تو میرے قریب نہیں آتا

ہالہ نے بدلتے ہوئے سنوئی پر شکوہ کیا تھا۔۔

تم خود دور ہوئی تھی اس سے۔۔سنوئی کیلئے وقت کہاں تھا تمہارے پاس اب۔۔تو بس باقیوں کی طرح اس نے بھی راستہ بدل لیا اپنا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جزلہ بیگم نے سارا مدعا ہالہ پر ڈالا تھا۔۔

جی جی۔۔۔۔۔طنز کرلیں پہلے۔۔۔

ہالہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا تھا۔۔

ارے میں تو بس تمہیں بتا ہی رہی تھی۔۔اور بات سنو۔۔۔یہ تم آج زیف کیوں بنی ہوئی ہو؟

جزلہ بیگم نے اسے نگاہ بھر کے دیکھا تھا۔۔

کیا مطلب حزیفہ بنی ہوئی ہوں۔۔کیا اوورکوٹ صرف حزیفہ ہی پہن سکتا ہے؟ میں نہیں پہن سکتی؟ آپ بھی نہ اماں۔۔۔

ہالہ نے برا سا منہ بنایا تھا۔۔گویا اس کی چوری پکڑی گئی ہو۔۔

نہیں نہیں میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی۔۔

جزلہ بیگم نے نظریں گھمائیں تھیں۔۔

اچھی نہیں لگ رہی کیا؟

ہالہ اب کچھ پریشان ہوئی تھی تو اس نے قریب ہوکر پوچھ ہی لیا۔۔

جب آپ دماغ سے فارغ انسان سے دور ہوجاتے ہیں۔۔تو آپ بے حد حسین ہوجاتے ہیں۔۔تمہاری ماں تمہارے سامنے زندہ مثال ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جزلہ بیگم نے شوخ لہجے میں کہا۔۔

جزلہ بیگم کی اس بات پر ہالہ خوب زور سے ہنسی تھی۔۔ صحیح ہی تو کہا تھا انہوں نے۔۔

عجیب فضول ہر بات میں جھگڑنے والوں اور عیب نکالنے والے لوگوں سے دور ہوجانے کا بھی ایک اپنا ہی سکون ہوتا ہے۔۔جو آپ انکی زندگی میں کبھی محسوس نہیں کرسکتے۔۔۔

ہالہ تمہیں یاد ہے؟ ایک دفعہ جب ہم دونوں سنوئی کے ساتھ پارک میں گئے تھے تو وہاں دو چھوٹے چھوٹے بلی کے بچے تھے۔۔تم نے انہیں وہاں پیار سے اٹھایا تھا۔۔انہیں پیار کیا تھا اور وہ سارا منظر سنوئی دیکھ رہا تھا۔۔اور پھر وہ

تمہیں پیار کرنے لگا تھا۔۔ناجانے کتنا پیار آیا ہوگا سنوئی کو تم پر۔۔

اور جب ہم واپس آگئے تو سنوئی نے رات کو تمہارے بیڈ کے قریب لاکر دو مری ہوئی بلیاں رکھیں تھیں۔۔کیونکہ اسے تم ان سے پیار کرتے خوش نظر آئی تھی۔۔شاید اس نے یہ سوچا ہوگا کہ تم انہیں دیکھ کے خوش ہوگی اور انہیں پیار کروگی۔۔

جزلہ بیگم نے ہالہ کو ڈیڑھ سال پرانی بات یاد کروائی تھی۔۔

افف اماں وہ بدبو کیسے بھول سکتی ہوں میں۔۔۔۔۔مری ہوئی بلیاں۔۔۔۔۔۔۔اففف اففف خواب میں بھی لگ رہا تھا کسی گٹر میں پڑی ہوں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

دیکھو تمہارے کتے کو تم سے کتنی محبت ہے ہالہ۔۔۔

جزلہ بیگم مسکرائیں تھیں۔۔

یہ تو ہے۔۔۔ آپ کا دیا ہوا تحفہ واقعی مجھ سے بے حد محبت کرتا ہے اماں۔۔۔

ہالہ نے سنوئی کو گود میں بٹھا کر پیار کرنا شروع کیا تھا۔

ماں کی آنکھ محبت دیکھ لیتی ہے آپ کیلئے۔۔۔ آپ نہیں دیکھ پاتے ہالہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عزہ آئی تھی۔۔۔

جزلہ بیگم نے اپنی بات جاری رکھی تھی۔۔

عزہ؟ وہ کیوں آئی تھی؟

ہالہ کو اس کا نام سنتے ہی سخت غصہ آیا تھا۔۔

کہہ رہی تھی کہ ہالہ سے کہیں زین کا پیچھا چھوڑ دیں۔۔۔ وہ نہیں رہ سکتی اب اس کے بغیر اور پتا نہیں کیا کیا۔۔۔

جزلہ بیگم نے الف سے یے تک ساری کہانی سنائی تھی۔۔

تو میں زین کے پیچھے ہوں بھی نہیں اب۔۔۔ میری عادت نہیں ہے دوسروں کی محبتیں چھیننے کی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے منہ بنایا تھا۔۔

مگر تمہیں اب کوئی فیصلہ تو کرنا ہوگا ہالہ۔۔۔ زین کو خود سے مکمل دور کر کے اب کسی اور کا ہاتھ تھامنے کا یہی وقت ہے۔۔آج نہیں تو کل یہی کرنا ہے نہ۔۔۔ تو کیوں نہ تم اپنے لئے آسانیاں پیدا کرو؟ اس مشکل گھڑی کی تکلیف بانٹ لو؟ پہلے ہی میری بات نہ مان کر نوسال ضائع کرچکی ہو۔۔مزید نہ کرو ہالہ زندگی آپ پر اتنی مہربان نہیں ہوتی کہ آپ کو موقع پر موقع دے۔۔۔

جزلہ بیگم نے اب اسکا ہاتھ تھاما تھا۔۔

سہی کہہ رہی ہیں آپ اماں۔۔آتی ہوں میں۔۔۔

ٹھنڈی آہ بھر کے وہ سنوئی کو واپس نیچے اتارتی ہوئی اٹھی تھی۔۔

کہاں؟

جزلہ بیگم بھی اس کے ساتھ اٹھیں تھیں۔۔

پہلے عزہ کے پاس اور پھر حزیفہ۔۔۔

ہالہ نے شانے اچکائے تھے۔۔

عزہ کے پاس؟ لڑنا مت ہالہ۔۔۔

جزلہ بیگم نے اسے آواز دی تھی۔۔

ساری زندگی یہیں سیکھایا آپ نے۔۔۔

آخر میں میرے نوسال کوئی اور لے گیا اماں۔۔۔ میں پیر دھو کے پیوں اب اسکے؟

ہالہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔۔

اولاد کو سب کے سامنے چپ کروا کروا کر بعض اوقات ہم انہیں بالکل ہی چپ کروادیتے ہیں۔۔اور پھر بعض اوقات انکی زندگی کوئی اور لے جاتا ہے اور اولاد تب بھی چپ رہتی ہے۔۔۔

عزہ۔۔۔ عزہ۔۔۔ باہر مرو عزہ۔۔۔

چلاتے ہوئے دروازہ کھول کر وہ گھر میں گھسی تھی۔۔

ہالہ کیا ہوگیا ہے بیٹا بڑے دن بعد دکھی ہو آؤ بیٹھو یہاں۔۔۔

حاکان صاحب جو واقعے سے بالکل بے خبر تھے ہالہ کو وہاں بٹھانا چاہ رہے تھے۔۔

عزہ۔۔۔

ہالہ پھر سے چلائی تھی۔۔اب کی بار وردہ بیگم اور عزہ کمرے سے نکل کر آئیں تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا ہے ہالہ۔۔۔

وردہ بیگم فوراً سے اس کے قریب آئیں تھیں۔۔

کچھ خاص نہیں آنٹی عزہ سے بات کرنی تھی۔۔۔

ہالہ نے لہجہ نرم کیا تھا۔۔

آؤ اندر بیٹھو بات کرتے ہیں۔۔۔

عزہ ہالہ کو کمرے کی طرف جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

نہیں۔۔۔ جو بھی بات ہے یہیں کرو۔۔۔ ہالہ کی اس حرکت کا میں جواب چاہتا ہوں۔۔۔ آخر ایسی بھی کیا بات تھی کہ ہالہ جزلہ باجی کی ساری تربیت ہی بھول گئی۔۔۔

حاکان صاحب نے ہالہ کے تن بدن کو آگ لگائی تھی۔۔بھئی جن کے اپنے گھر شیشے کے ہوں وہ دوسروں پر پتھر نہیں پھینکا کرتے۔۔شاید حاکان صاحب جانتے نہیں تھے کہ انکا بھی گھر شیشے کا ہی ہے۔۔۔

سہی ہے۔۔۔ یہیں بات کرلیتے ہیں۔۔کیونکہ عزہ بھی تو اماں سے ہی بات کر کے آئی ہے نہ۔۔تو میں بھی آپ سب سے کرسکتی ہوں۔۔۔۔۔

ہالہ نے اوورکوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر مطمئن لہجے میں کہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ۔۔۔

عزہ نے اسے چپ کروانا چاہا تھا۔۔

بتاؤ گی کیا ہوا ہے؟

وردہ بیگم بھی ہالہ پر چیخیں تھیں۔۔

تو عزہ۔۔۔ میں تمہیں صاف صاف بتادوں میں زین کو چھوڑ چکی ہوں تمہارے لئے۔۔۔ خیر تم نے اور زین نے اور کوئی راستہ بھی نہیں تھا چھوڑا میرے لئے۔۔۔ تو خدا کا واسطہ ہے اب میرے لوگوں سے دور رہو۔۔۔ بس کرو مجھے

ڈسنا۔۔ اماں کو بار بار آ کر بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں زین کو چھوڑ دوں۔۔۔

ہالہ عزہ کے سامنے کھڑی چلائی تھی۔۔

ہالہ یہ تم کیا

عزہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی ہالہ نے اسے روکا تھا۔۔

تمہیں شرم نہیں آئی عزہ یہ سب کرتے ہوئے؟ پہلے دن سے تمہاری نظر تھی اس پر اور پھر تم نے میری غیر موجودگی کا فائدہ اٹھایا۔۔۔ زین چاہئے نہ۔۔۔ لیلو۔۔۔ شوق سے لو۔۔۔۔۔۔ تمہیں یہ بھی بتادوں کہ تم زین کا کھلونا نہیں بن سکتی۔۔۔ پنتالیس منٹ فریج میں تم نہیں رہ سکتی۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔ پہلے پہل مجھے لگا تھا کہ زین کے بعد میں مرجاؤں گی۔۔اور زین کے خلاف بھی میں کبھی نہیں بول سکوں گی۔۔مگر پھر میں نے سیکھا۔تم جیسے لوگوں کو اللہ کے حوالے کرکے ہمت کرنی پڑتی ہے۔۔۔ بس بہت ہوگیا والا جذبہ پیدا کرنا پڑتا ہے۔۔۔

ہالہ پھر سے چلائی تھی۔۔

بس کردو بہت ہوگیا۔۔۔ زین جیسی غلاظت صرف تمہاری ہے ہالہ۔۔۔ میری بیٹی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھاری بھرکم ہاتھ اٹھاتے حاکان صاحب ہالہ کی طرف بڑھے تھے کہ انکا ہاتھ درمیان میں ہی حزیفہ نے جھٹک دیا۔۔۔

ہالہ کو حزیفہ کے یہاں آنے پر تجسس ہوا تھا۔۔مگر پھر اسے یاد آیا تھا کہ حزیفہ ایک ایلین ہے اور ایلین کبھی نارمل کام نہیں کرسکتا۔۔

حاکان انکل ابھی آپ کو یہ حق نہیں دیا کسی نے۔۔یہ ہاتھ آپ اپنی اولاد تک رکھیں تو بہت بہتر ہوگا۔۔

جیٹ بلیک پر وائٹ پلیٹڈز والا اوورکوٹ پہنے حزیفہ نے شانے اچکائے تھے۔۔

تم جانتے بھی ہو یہ لڑکی کیا کہہ رہی ہے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حاکان صاحب چلائے تھے۔۔

اس سب کا اس لڑکی جس کا نام ہالہ ہے اس کے پاس کوئی نہ کوئی ثبوت بھی ضرور ہوگا۔۔۔

حزیفہ نے اب ہالہ کی طرف اشارہ کیا تھا اور عزہ کی تو جیسے جان چلی گئی تھی۔۔

ہالہ نے اثبات میں سرہلا کر فوراً سے اپنا فون نکال کر حاکان صاحب کو تھمایا تھا جس میں کل کی پارٹی کی تصاویر اور وہ ویڈیو تھی جس میں عزہ اور زین دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب ہوئے رقص کرنے میں مصروف تھے۔۔ایسی

باتیں کہاں چھپتی ہیں۔۔کوئی نہ کوئی آنکھ تو آپ کو بڑے تحمل سے دیکھ ہی رہی ہوتی ہے۔۔

کیا یہ سب سچ ہے؟

حاکان صاحب اب عزہ کی طرف بڑھے تھے۔۔وردہ بیگم تو یہ دیکھتے ہی زمین پر جاگریں تھیں۔۔مگر آج ہالہ نے انہیں کندھا نہیں دیا تھا۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ بات جزلہ بیگم کی تربیت پر لائے تھے۔۔

بابا یہ سب۔۔۔

عزہ نے ہمت کرکے جھوٹ بولنا چاہا تھا۔۔

حزیفہ اور عزہ اب دونوں اوورکوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ان دونوں کی گفتگو سن رہے تھے۔۔حزیفہ نے اچانک اپنے پاس کھڑی ہالہ کو دیکھا جو ہو بہو اسی کی طرح کھڑی تھی۔۔حزیفہ زیرِ لب مسکرایا تھا۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ کسی اچھی خبر کی ہی نشانی ہے۔۔

حاکان صاحب نے ایک زوردار تھپڑ مار کر اب عزہ کو زمین پر پھینکا تھا۔۔عزہ کے منہ سے خون بہنے لگا تھا۔۔

جہنم کی آگ تیار ہورہی ہوگی تمہارے لئے عزہ۔۔۔ تم اتنی اندھی ہوگئی تھی اپنے مفاد میں کے یہ تک نہیں دیکھ پائی کہ جسے دھوکہ دیرہی تھی وہ کون

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے۔۔۔

حاکان صاحب سر پکڑ کر بیٹھے تھے۔۔حزیفہ نے انہیں پانی پلایا تھا۔۔

حزیفہ کو نہ جب بھی میں شکریہ کہا کرتی تھی نہ عزہ۔۔تو وہ کہتا تھا ہالہ سنبھال کے رکھو۔۔آگے کام آئے گا۔۔دیکھو آج کتنا کام آنے لگا ہے۔۔

عزہ بہت بہت شکریہ تمہارا تم نے مجھے اس غلاظت سے بچاکر خود کے سر وہ غلاظت ڈال لی۔۔۔

اللہ تمہیں مبارک کرے عزہ۔۔۔

اوور کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ اب عزہ کے قریب آ کر بیٹھی تھی۔۔

مجھے معاف کردو ہالہ۔۔۔

حاکان صاحب اس کی طرف بڑھے تھے۔۔

مجھے معاف کردیں حاکان انکل۔۔۔ میں چاہتی تو ہوں مگر دیکھیں آپ کی یا اس عزہ کی معافی میرے برباد ہوئے نوسال واپس نہیں لوٹا سکتی۔۔میں معذرت خواہ ہوں۔۔۔

مسکراتے ہوئے حزیفہ کا ہاتھ تھام کر وہ وہاں سے نکلی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ۔۔۔ عزہ کا منہ چھپا لیتی کسی طریقے سے۔۔۔۔۔۔حاکان انکل کتنے شرمندہ ہورہے تھے۔۔

حزیفہ نے افسوس کیا تھا۔۔ہالہ اس کی بات پر زور سے ہنسی تھی۔۔

جرم کرتے ہوئے مجرم یہ بالکل نہیں سوچتا کہ اس کا منہ چھپایا جائے گا۔۔اگر یہ سوچ لے اور اسے شرمندگی ہو تو جرم کرے ہی کیوں وہ؟ تو جب اسے شرم نہیں آتی تو ہم کیوں کریں۔۔۔

ہالہ نے سختی دکھائی تھی۔۔

اور ہاں کہیں لڑنے جانا ہوتا ہے تو مجھے بھی ساتھ لے جایا کریں پلیز۔۔

کالونی میں ہالہ کے ساتھ چلتے ہوئے حزیفہ رکا تھا۔۔

اب ضرورت نہیں پڑھے گی۔۔۔

ہالہ مسکرائی تھی۔۔

اچھا؟ ویسے یہ آپ آج بنی کیا ہوئی ہیں؟

ہالہ نے اسے دیکھ کر زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔

کیا مسئلہ کیا ہے بھئی سب کو۔۔۔

ہالہ کو غصہ آیا تھا۔۔

مطلب آج تو آپ میں لگ رہی ہیں۔۔۔ ویسے آپ مشرقی لباس کیوں نہیں پہنتیں ہالہ؟ وہ زیادہ سوٹ کریگا آپ پر یہ سب عجیب چیزوں سے تو

حزیفہ نے شانے اچکائے تھے۔۔

ہمم زین کو نہیں پسند تھا مشرقی لباس اور کھلے بال۔۔بقول اسکے میں کسی اور کو اچھی نہ لگ جاؤں۔۔۔

ہالہ نے ناک چڑھاتے ہوئے قہقہہ لگایا تھا۔۔

ہمم گڈ۔۔مگر اب زین نہیں ہے تو آپ بال کھول سکتی ہیں اور مشرقی لباس پہن سکتی ہیں۔۔کیونکہ اچھے لگنے والوں کو آپ ہر حال میں اچھی لگ جاتی ہیں۔۔۔

حزیفہ نے اس کی پونی ٹیل کھولی تھی۔۔

جواباً ہالہ مسکرائی تھی۔۔

سنو۔۔۔

ہالہ نے حزیفہ کو پکارا تھا۔۔

حکم۔۔۔

حزیفہ اسے دیکھنے لگا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسے تو میں ٹریولر نہیں ہوں۔۔مگر مجھے تمہارے ساتھ دنیا دیکھنی ہے۔۔۔ تو تم نکاح کروگے میرے ساتھ؟

ہالہ کی یہ بات سن کر حزیفہ کا دل چاہا تھا کہ زور زور سے قلا بازیاں مارے۔۔۔ مگر ہالہ نے ابھی ہی تو اقرار کیا تھا۔۔یہ حرکتیں دیکھ کر پھر سے انکار کردیتی تو۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں ہالہ۔۔۔

حزیفہ نے خوشی سنبھالتے ہوئے کہا تھا۔۔

بس سیکھ لیا کہ ہر دفعہ آپ کو سنبھالنے والے, آپ کو سہارا دینے والے کے ساتھ ہی کیوں برا ہو۔۔آپ کا عشق اگر واپس مڑ کر آپ کے پاس بھی آجاتا ہے تو آپ اس انسان کے ساتھ کیسے برا کرسکتے ہیں جس نے آپ کو ان بکھرتے لمحوں میں سنبھالا ہو۔۔خود غرضی اچھی نہیں ہوتی ہے نہ۔۔۔

حزیفہ کو آنکھ مارتے کہہ کر وہ گھر کی طرف روانہ ہوئی تھی۔۔

اور ہاں نکاح اسی جمعہ تک ہوگا۔۔کیونکہ پھر تو ہم نے دنیا گھومنی ہے نہ۔۔۔ جارہی ہوں میں اپنے نکاح کی تیاریاں کرنے۔۔

ہالہ نے مڑ کر پھر سے کہا تھا۔۔

ہالہ کے جاتے ہی حزیفہ زور زور سے اچھلنے لگا تھا۔۔وہ تو کبھی سہی سے مسکرایا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تک نہ تھا۔۔آج اتنا کھل کے خوش ہورہا تھا۔۔جیسے اسے پھر کسی نے بیسٹ فوٹو گرافر کا ایوارڈ دیا ہو۔۔

ارے ارے لڑکی آج کہاں جارہی ہو اب بس کردو باہر یہ آنا جانا۔۔

کچن میں کھڑیں جزلہ بیگم ہالہ کو پھر سے باہر کی طرف جاتے دیکھ کر بولیں تھیں۔۔

اماں میں باہر جارہی ہوں۔۔۔

اسکائے بلیو کرتے کے ساتھ ہم رنگ کیپری پہنے دوپٹہ گردن پر ڈال کر دونوں شانوں سے آگے کو ڈالے ہالہ نے معصومیت سے بولا تھا۔۔

آتا ہے نظر بیٹا۔۔وہی پوچھ رہی ہوں کہ کدھر کی تیاریاں ہیں اب۔۔۔

جزلہ بیگم اب اسکے پاس آئیں تھیں۔۔

نکاح کا ڈریس لینے جارہی ہوں اماں یار۔۔۔

ہالہ نہایت معصومیت سے بولی تھی۔۔

اکیلی جاؤ گی کیا؟

جزلہ بیگم کو تشویش ہوئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی اماں۔۔زریاب کو بلایا ہے۔۔۔

ہالہ نے معلومات میں اضافہ کیا تھا۔۔

اچھا۔۔چلو پھر جلدی جلدی سے جاؤ اور جلدی سے واپس آؤ۔۔۔

جزلہ بیگم نے اسے پیار دیتے ہوئے باہر بھیجا تھا۔۔

اپنا خیال رکھئے گا اماں آتی ہوں میں ان شاء اللہ۔۔۔

مسکراتے ہوئے وہ جزلہ بیگم سے پیار لیتی ہوئی نکلی تھی۔۔

فون اٹھاؤ حزیفہ فون اٹھاؤ۔۔۔

ٹیکسی میں بیٹھی وہ مسلسل حزیفہ کو فون کرنے میں مصروف تھی۔۔

پہلے تو کبھی اتنی دیر نہیں لگائی حزیفہ نے فون اٹھانے میں تو پھر آج۔۔۔

طرح طرح کے خیالات اس کے دل میں آنے لگے تھے۔۔

اللہ نہ کرے۔۔نکاح کی تیاری میں مصروف ہوگا۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔ یہی ہوگا آخر میں بھی تو مصروف ہوں یا ہوسکتا ہے ادھر ادھر ہوا ہو۔۔۔

فون ہاتھ میں پکڑے وہ جواب کی منتظر تھی کہ اچانک سے ٹیکسی رکی اور ایک نوجوان پوری قوت سے ٹیکسی میں داخل ہو کر دروازہ بند کرتے ہالہ کے

قریب ہی آ بیٹھا۔۔اس نے بلیک جینز پر بلیک ٹی اور بلیک ہی ہڈ پہنے, بلیک گوگلز آنکھوں پر چڑھائے وہ ہالہ کے بالکل قریب تھا۔۔ہالہ اس اچانک افتاد کیلئے تیار نہ تھی اور ہڑبڑاہٹ میں اس کا موبائل نیچے گر گیا۔۔

اس لوکیشن پر گاڑی پہنچاؤ۔۔

ایک ہاتھ میں موبائل ڈرائیور کو تھماتا دوسرے ہاتھ سے اسے گن دکھائے وہ سنجیدہ تاثرات کے ساتھ بولا۔۔ڈرائیور مرتا کیا نہ کرتا۔۔بنا کسی سوال کے موبائیل تھام کر وہ ڈرائیو کرنے لگا۔۔

ہاں تو سویٹ ہارٹ کہاں تھے ہم؟

ہالہ کی گود میں سر رکھتے ہوئے اس نے ہالہ کو چیخنے تک کا موقع نہ دیا۔۔اور واپس نیچے سے اس کا فون پکڑ کر دیکھنے لگا۔۔

اوہ حزیفہ۔۔۔ تو بھئی یہ آرہا تھا ہمارے درمیان۔۔۔ اس سے باتیں کرتی تھی تم۔۔۔ اوہو تو اس کے ساتھ ملنا ملانا ہے آج کل۔۔۔

فون سکرول کرتے اس نے اب گن کا رخ ہالہ کی طرف کیا تھا۔۔

گاڑی روکیں خدا کیلئے۔۔۔ کسی کو بلائیں مجھے مت لے جائیں اس انسان کے ساتھ۔۔۔

زین کو دور کرتی وہ اب چلانے لگی تھی۔۔ہالہ کی تو آخری سانس بھی پکڑ لی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی کسی نے۔۔زین نے تیوری چڑھا کر ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔جیسے اب اس کی مزید ایک بات پر وہ وہیں اسے چبا جائے اور کسی کو اس کے وجود تک کا علم نہ ہو۔۔

کیوں تم اپنی محبت کے ساتھ نہیں جانا چاہتی سویٹ ہارٹ؟

فون دور ہھینک کر اس نے اب تیزی سے اسکا منہ پکڑا تھا۔۔

محبت نہیں ہو تم میری۔۔۔ تم ایک پاگل انسان ہو میری جان چھوڑو خدا کیلیئے۔۔۔

ہالہ پھر سے بھرپور قوت سے چلائی تھی۔۔

شیشے اوپر کرو۔۔۔

زین نے دوبارہ سے گن دکھا کر ڈرائیور کو حکم دیا تھا جو اسے ہر حال میں بجالانا تھا چاہے ماردیا جاتا۔۔

نہیں زین میرا سانس رک جائے گا شیشے نہیں۔۔۔

ہالہ نے اس سے التجا کی تھی۔۔

کم آن سویٹ ہارٹ میں ہوں نہ کچھ نہیں ہوگا۔۔۔

زین نے نہایت ڈھیٹائی سے کہا۔۔

زین مجھے پرابلم ہے میرا سانس بند ہوتا ہے میں مرجاؤں گی اندازہ ہے اس بات کا۔۔۔

اب کی بار ہالہ چلائی تھی۔۔

نہیں مری تو خود ماردوں گا۔۔۔

زین نے اب اسکے ماتھے پر گن رکھی تھی۔۔

ذلیل انسان۔۔۔

ہالہ نے زین کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا تھا۔۔

خاموش ہوجاؤ ورنہ واقعی قتل کردوں گا تمہارا میں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زین نے اب اسے جھنجھوڑ کر دور پھینکا تھا۔۔

سر ہم لوکیشن پر ہیں۔۔۔

گردن کی سیدھ میں ڈرائیور نے ہمت نہ کی تھی پیچھے مڑنے کی۔۔گاڑی ایک بنگلہ کے باہر آ کے رکی تھی۔۔

گاڑی کا دروازہ کھول کر اس نے ہالہ کو ایک ہاتھ سے گھسیٹا اور دوسرے ہاتھ سے ٹریگر پر اپنا دباؤ بڑھایا۔۔ہالہ گرتی پڑتی گاڑی سے نکل کر اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی۔۔

سیدھی کھڑی رہو ورنہ ابھی اسے تمہاری کھوپڑی میں خالی کر دوں گا۔۔

ہالہ کے سر پر گن تان کر اس نے ہالہ کی سانس کی آواز تک بند کر دی تھی۔۔مگر ہالہ نے پھر سے بغاوت کرنا چاہی اور نتیجتاّ۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔

گولی کی آواز نے ہالہ کی دلخراش چیخ کا راستہ کھولا۔۔آس پاس درختوں سے پرندے اڑنے لگے اور گہرے سرخ رنگ کے مائع نے اپنا راستہ نکالا۔۔کیا اسکی سانسیں چل رہی تھیں؟

زین العابدین ہوں میں, بھروسہ نہیں کرتا۔۔

ہالہ زمین پر ڈھے گئی۔۔زین کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔۔اتنا آسان ہوتا ہے کسی کی زندگی لے لینا؟ وہ زندگی جو اللہ نے دی ہو۔۔جس کو لیکر آپ کے سو ارمان ہوں۔۔ہزار خواب ہوں۔۔جس زندگی میں آپ نے ہزاروں پہاڑ سر کرنے ہوں۔۔آسان کہاں ہوتا ہے۔۔مگر زین جیسے لوگ آسان کام کرتے کب ہیں۔۔۔

ڈیڈ؟

زین نے آگے بڑھ کر سانس چیک کرتے ہوئے معصومانہ سوال کیا, اسکی سانس بند تھی۔۔یعنی موت نے اسے آن لیا تھا۔۔کیسے نہ گلے سے لگاتی موت؟ وار

دماغ میں کیا گیا تھا۔۔وہ چیز جو انسانی جسم کو کمانڈ دیتی ہے, وہی اس کو مفلوج بھی کر سکتی ہے۔۔

اور وہ اسے مفلوج کر گئی تھی۔۔

اسکی جان جا چکی تھی۔۔۔

تم نے مار دیا اسے۔۔۔ زین میں محبت کرتی تھی تم سے۔۔۔ تم ایک معصوم انسان کو کیسے مار سکتے ہو زین۔۔۔ کمینگی کی حدیں پار کردی ہیں تم نے زین۔۔۔ کس طرح۔۔۔ کس طرح آخر تم قاتل کیسے بن سکتے ہو زین۔۔۔ مجھے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔مجھے لگا تھا زین تم کچھ بھی کرسکتے ہو لیکن قتل نہیں۔۔۔ تم ہر حد پار کرسکتے ہو لیکن زین تم قاتل نہیں ہو سکتے۔۔۔ زین تم نے ماردیا اسے۔۔۔ اس معصوم ڈرائیور کا کیا قصور تھا زین۔۔۔ تم بہت بڑے جاہل ہو مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ خدا کیلیئے زین۔۔۔

ہالہ چلاتی ہوئے اس کے سینے پہ مار رہی تھی جب زین نے اس کے مسلسل چلتے ہاتھوں کو تھاما تھا۔۔

سویٹ ہارٹ میں زین ہوں۔۔۔ زین العابدین۔۔۔ زین کچھ بھی کرسکتا ہے مگر اپنی محبت نہیں دے سکتا کسی اور کو۔۔زین العابدین مواقع نہیں دیتا کسی کو۔۔۔

ہالہ کو پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے وہ اپنی بیسمینٹ میں لے گیا تھا۔۔

اندھیرے اور دھول سے ہالہ کو وحشت ہونے لگی تھی۔۔

ہالہ کو گھسیٹتے ہوئے اس نے اب لا کر زمین پر پھینک کر گن کا رخ اس کی طرف کیا تھا۔۔

ڈونٹ یو ڈیئر ٹو مووو۔۔۔

ہالہ کو وارن کرتے ہوئے زین فوراً سے ایک کرسی کو اس کے دوپٹے سے صاف کرنے لگا تھا۔۔ہالہ جان گئی تھی کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔۔مگر کچھ بولتی تو جان سے جاتی۔۔ابھی ایک موت وہ باہر دیکھ کے آئی تھی۔۔تو بس جو جو زین کرنے کو کہہ رہا تھا ہالہ کرتی جا رہی تھی۔۔ابھی اسے مرنا بھی تو نہیں تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اٹھو۔۔۔ اور اب ہلنا مت۔۔۔

ہالہ کو زمین سے اٹھا کر اس نے کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے خوب زور سے باندھا تھا۔۔ہالہ کو اگر وہ نہ بھی کہتا کہ ہلنا مت تو ہالہ آخری سانس تک ان مضبوط رسیوں میں ہل نہ پاتی۔۔

یہیں رکنا۔۔۔ قاری صاحب کو بلا کر لاتا ہوں۔۔۔

ہالہ کا گال سہلاتے ہوئے اس نے ہالہ کو خوشخبری سنائی تھی۔۔لیکن ہالہ کے کان میں صور پھونک دیا گیا تھا۔۔

کیوں؟

مر تو رہی تھی ہالہ۔۔۔ پھر بھی ہمت کرکے پوچھ ہی لیا اس نے۔۔

سویٹ ہارٹ نکاح کریں گے نہ ہم۔۔۔پھر دھوم دھام سے شادی ہو گی۔۔پھر تم میری اور میں تمہارا۔۔۔ کیونکہ۔۔۔

I Love you, you love me, we are a happy family with a great big hug and a kiss from me to you---

Won't you say you love me too?

ہالہ کے قریب ہوتے ہوئے اس نے گنگنانا شروع کیا تھا۔۔

NEWERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بکواس ہے مجھے تم سے شادی نہیں کرنی زین۔۔۔ میرا تمہارے ساتھ گزارا نہیں ہوسکتا۔۔۔

ہالہ نے خود کو پیچھے کرنے کی کوشش کی تھی مگر ناکام ہوئی۔۔

جسٹ شٹ یور ماؤتھ اپ۔۔۔

زین دھاڑا تھا۔۔ہالہ کی سسکی ہوا میں بلند ہوئی تھی۔۔

مت دلایا کرو نہ مجھے غصہ سویٹ ہارٹ۔۔۔ چلو اب میں جلدی جاکر جلدی آتا ہوں۔۔۔

ہالہ کے چہرے پر آئے بال اس نے پیچھے کئے تھے۔۔

اور ہاں جاؤ عیش کرو۔۔کچھ لمحے تم بھی اپنے عاشق کے ساتھ گزار لو۔۔۔ اگر اٹھتا ہے تو۔۔ورنہ سر میں ایک ہاکی ہی کھاکر دو گھنٹوں سے بیہوش پڑا ہے۔۔۔

جاتے ہوئے اس نے رک کر بیسمینٹ کی لائٹس آن کرتے ہوئے کہا۔۔

ہالہ نے رخ موڑا تو سامنے وہ تھا۔۔سامنے حزیفہ تھا جو خون میں لت پت وہاں مردوں کی طرح پڑا تھا۔۔ہالہ نے اسے دیکھ کر زوردار چیخ ماری تھی۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔

ہالہ کو حیرت ہوئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شوٹ کرنے آیا تھا۔۔سینز کافی اچھے ہیں۔۔۔

حزیفہ نے شوخ لہجے میں کہا۔۔

حزیفہ۔۔۔

ہالہ چلائی تھی۔۔

آہستہ ہیل پہلے درد ہورہا ہے۔۔۔

حزیفہ نے منہ بناکر اسے کہا تھا۔۔

تو تم ہوش میں ہو؟

ہالہ کو تجسس ہوا تھا۔۔

بالکل۔۔۔ بس اس خبیث انسان سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ہالہ یہ تو بالکل پاگل ہے آپ نے کیسے وقت گزارا اس کے ساتھ؟

حزیفہ نے افسوس کیا تھا۔۔

حزیفہ تم ٹھیک ہو اور یہاں کیسے؟

ہالہ نے سوال کرنا شروع کئے تھے۔۔

یپ میں ٹھیک ہوں اور یہاں بس جیسے آپ۔۔۔

حزیفہ کے لب ہلکی سی مسکان میں ڈھلے تھے۔۔

مجھے معاف کردیں حزیفہ میری وجہ سے آپ بھی۔۔

ہالہ کو افسوس اور شرمندگی دونوں ہوئیں تھیں۔۔

مسافروں کے عادت ہوتی ہے اس سب کی۔۔کیونکہ ہمارے سفر میں بے حد حادثات ہوتے ہیں اور سفر کا مزہ بھی تو تب ہی آتا ہے نہ۔۔۔ اور ہالہ یہ والا حادثہ سب سے زیادہ حسین ہے کیونکہ آپ ساتھ ہیں۔۔۔

حزیفہ نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔۔

آپ کو ڈر نہیں لگ رہا؟ مرگئے تو کیا ہوگا؟

ہالہ کو خوف تھا۔۔

کہانی ختم ہوجائے گی۔۔مسافر کا سفر ختم ہوجائے گا۔۔بس اور کیا۔۔۔

حزیفہ نے چھت پر نظر ڈالی تھی۔۔

اور آپ سے جڑے لوگ؟

ہالہ کو پھر تجسس ہوا۔۔

مجھ سے آپ کے علاوہ کوئی نہیں جڑا۔۔اور آپ یہاں ساتھ ہیں میرے۔۔۔

اور آپ کے گھر والے؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حزیفہ کی بات مکمل کرنے سے پہلے ہالہ نے سوال کیا۔۔

جب سے ہوش سنبھالی اور آنکھیں کھولیں خود کو یتیم خانے میں ہی پایا۔۔کوئی نہیں ہے ہالہ میرا۔۔اکیلا ہوں اپنے سفر میں۔۔آپ کو کبھی احساس نہیں ہوا مجھے دیکھ کر؟ ادھورا نہیں لگتا تھا میرا کردار؟ مجھے لگتا تھا۔۔مجھے کبھی کسی عورت نے مکمل نہیں کیا۔۔ماں بہن یا کوئی بھی رشتہ نہیں تھا میرے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حزیفہ کی نظر اب بھی وہیں تھی۔۔

یہی تو۔۔۔ ہمیشہ ہالہ کو حزیفہ ایلین لگتا تھا۔۔کچھ تو تھا جو اسکے ساتھ ٹھیک نہیں تھا۔۔وہ اب سمجھی کہ اس کا کردار کیوں ادھورا تھا۔۔

اب اگر یہاں مر گئے تو؟

ہالہ کا خوف بڑھتا جارہا تھا۔۔

آپ سے جب مولوی نکاح کا پوچھے گا تو انکار کردیجئے گا۔۔بار بار۔۔۔ پھر زین غصے میں آپ کو مار دے گا۔۔اور میرا تو ویسے کچھ نہیں کرنا اس نے تو مجھے بھی مار دے گا۔۔بس تب میں جلدی سے آکر آپ کا ہاتھ پکڑ لوں گا اور ہماری ہیپی اینڈنگ ہوگی۔۔زبردست۔۔۔

حزیفہ نے تحمل سے کہا تھا۔۔

جان جارہی ہے میری یہاں۔۔۔ مزاق سوجھ رہا آپ کو

ہالہ نے رسی سے ہاتھ نکالنے شروع کئے تھے۔۔مگر وہ یوں کر کے خود کو ہی تکلیف دے رہی تھی۔۔

ہالہ آج صبح کے سبق میں اللہ نے مجھے بہت خوبصورت آیت دکھائی قرآنِ پاک کی۔۔

لا تحزن ان اللہ معنا

گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔۔۔

تب مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آج اچانک یہ آیت کیسے۔۔مگر پھر میں نے مسلسل اس آیت کو زبان پہ جاری کردیا کیونکہ وجہ جانی تھی اور زندگی سے بھی

ریلیٹ کرنا تھا تو بس سمجھنا چاہتا تھا کہ کس موقع پر استعمال ہوگی۔۔اور آپ جان گئی ہونگی کہ اللہ نے یہ کیوں دکھائی ہے مجھے آج۔۔۔ تو میں مطمئن ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے۔۔۔

حزیفہ کی اس بات ہر ہالہ کو بھی کچھ تسلی و سکون ہوا تھا کہ اتنے میں ہی دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا۔۔

آنکھیں کھول کر دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ہاں وہ عزہ تھی۔۔زین کا دوسرا کھلونا جسے وہ وقتاً فوقتاً استعمال کیا کرتا تھا۔۔

گھبراؤ نہیں میں تم دونوں کی مدد کرنے آئی ہوں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ ہالہ کے قریب آئی تھی۔۔

تم کیوں آئی ہو اور تم ہماری مدد کیوں کررہی ہو عزہ؟

ہالہ کو حیرت ہوئی تھی۔۔ہونی بھی چاہئے تھی۔۔

تاکہ تم اور حزیفہ زین سے دور ہوجاؤ۔۔ورنہ وہ مجھے چھوڑ دیگا۔۔۔ میں نہیں رہ سکتی زین کے بغیر۔۔۔

عزہ نے اب اس کی رسی کھولنی شروع کی تھی۔۔

تمہیں یہ سب کیسے پتا چلا؟

ہالہ کو اس پر بالکل بھی یقین نہ تھا۔۔

زین کو فون پہ بات کرتے سن لیا تھا میں نے ہالہ۔۔۔

عزہ نے اب حزیفہ کی رسیاں کھولیں تھیں۔۔

نائس سویٹ ہارٹ۔۔۔ زین کے قریب رہ کر زین سے ہی غداری۔۔۔ سو سویٹ آف یو۔۔۔

عزہ کو اپنی طرف کھینچ کر اس نے عزہ کی کنپٹی پر گن رکھی تھی۔۔

زین۔۔۔ نہیں زین عزہ کو نہیں۔۔۔ عزہ نہیں زین۔۔۔ زین خدا کیلئے عزہ نہیں۔۔۔

زین دیکھو نہیں کرو پلیز۔۔زین تم پہلے ہی ایک قتل کرچکے ہو زین اب نہیں پلیز۔۔زین تم قاتل نہیں ہو پلیز زین۔۔زین تم نہیں ماروگے نہ عزہ کو۔۔زین نہیں نہ۔۔۔۔نہیں ماروگے نہ تم۔۔۔۔زین تم قاتل نہیں ہو۔۔زین خود کو سنبھالو پلیز۔۔ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں نہ۔۔۔۔زین عزہ کو نہیں پلیز۔۔۔

ہالہ چلاتی ہوئی اس کی طرف بڑھنا چاہتی تھی مگر حزیفہ نے اسے پکڑ کر اپنے قریب رکھا۔۔حزیفہ سامنے والے کے اندر کے جنگلی بھیڑیے کو جانتا تھا۔۔

شوٹ می دین۔۔۔ مگر گولی یہاں نہیں یہاں مارو۔۔۔

دماغ کی تو کوئی غلطی نہیں تھی۔۔دماغ تو کہتا تھا کہ ہالہ سے ہالہ کی محبت نہیں چھیننی۔۔دماغ کو تمہارے جنگلی ہونے کا پتا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غلطی تو ساری اس دل کی ہے۔۔یہی اندھا ہوکر تمہارا نام لیا کرتا تھا۔۔یہ جانتے ہوئے کہ تم کسی کی امانت ہو۔۔اس دل نے خیانت کروائی۔۔اور جو خیانت کرتے ہیں انکا یہی حال ہوتا ہے۔۔

عزہ نے گن کنپٹی سے ہٹا کر سینے پہ رکھوائی تھی۔۔

فلمی ڈائی لوگز نہیں پسند نہ مجھے عزہ۔۔۔

زین نے ٹریگر پر دباؤ بڑھانا چاہا۔۔۔

زین بیٹھ کر بات کرلیتے ہیں ہم؟

حزیفہ نے تحمل سے کہا تھا۔۔

کیوں نہیں ذرہ یہاں سے تو فارغ ہوجاؤں۔۔۔

زین کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔

زین ایسا کچھ مت کرنا خدا کیلئے ایک اور قتل نہیں زین۔۔۔

ہالہ چلائی تھی۔۔

ٹھاہ

ہالہ ایک بار پھر زمین پر گری تھی۔۔گولی کی آواز سن کر اس نے آنکھیں بند کرلیں تھیں۔۔حزیفہ نے اسے قریب کر کے اسکے گرد اپنے بازو حمائل کئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھے۔۔

ہالہ فوراً سے اس کے قریب جاکر بیٹھی تھی۔۔کچھ لمحات میں ہی وہ زمین بوس ہوگیا تھا۔۔

اس کی بانہوں میں اس کا نوسال کا عشق مرنے لگا تھا۔۔

آئی لووڈ یو سویٹ ہارٹ۔۔۔

بہتے آنسوؤں کے ساتھ ہالہ کے گال سہلاتے ہوئے اس نے اپنے آخری الفاظ بھی کہے تھے۔۔

زین۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہالہ نے درد بھری آہ بھری۔۔صرف محبت ہی تھوڑی چاہیئے ہوتی ہے ہمیں۔۔

ہالہ یہ کیا ہے؟ زین مجھے سانس نہیں آرہا۔۔تمہیں مرنے تھوڑی دوں گا سویٹ ہارٹ۔۔۔ اففف ہالہ احمق ہو تم بھی۔۔۔ یہ بال کیوں کھلے ہیں تمہارے؟ اپنے زین کو نہیں بتاؤ گی تم؟ مجھے بتاؤ میں حل کروں مسئلہ۔۔۔ ہرگز آگے مت بڑھنا ورنہ جان لیلوں گا تمہاری۔۔شوٹ ہم۔۔۔ خوبصورت ہے مگر میری ہالہ سے تو نہیں۔۔

اور یہ چاند میری چاند کی روشنی ہالہ کیلیئے۔۔۔ ہالہ ڈونٹ ڈو دس۔۔۔ درد ہورہا ہے؟ کس نے کہا تھا ننگے پاؤں دھوپ میں چلو۔۔تمہارے لئے کچھ بھی

ہالہ۔۔۔ نہیں مجھے درد نہیں ہورہا جب تک تمہیں سکون ہے۔۔اپنی ہالہ کیلئے ڈنر میں خود پریپئر کروں گا۔۔

اس کی ہمت کیسے ہوئی میری ہالہ کو یہ سب کہنے کی۔۔۔ جان لیلوں گا دوبارہ ہالہ کو کچھ کہا۔۔ہالہ تم اتنی خوبصورت ہو کہ میں پورا کا پورا تم پر عاشق ہوچکا ہوں۔۔اور اگر کسی نے اس عشق کو کم کرنا چاہا تو وہ جان سے جائے گا۔۔یہ جان تمہاری ہی تو ہے ہالہ۔۔۔ جب چاہے لیلو۔۔۔ اپنی محبت کے ساتھ نہیں جانا چاہو گی سویٹ ہارٹ؟ ارے ارے ہالہ مجھے بتایا ہوتا میں آجاتا۔۔ہالہ میری ہے اور اپنی محبت کسی کو دینے کا قائل نہیں ہوں میں۔۔اچھا تو ہوگئ پھر محبت مجھ سے؟ مسکرایا کرو ہالہ اچھی لگتی ہو۔۔۔

زین کی یادوں کے ساتھ اگر وہ باقی کی زندگی بھی گزار لیتی تو اس کیلئے بہت تھا۔۔نوسال کہاں کم ہوتے ہیں۔۔۔۔

زین اٹھو نہ۔۔۔۔زین دیکھو تمہیں اللہ کا واسطہ ہے اٹھ جاؤ زین۔۔۔۔ایسے نہیں کرو زین۔۔۔۔۔۔زین اٹھو خدا کیلئے زین۔۔۔

زین کا منہ ہاتھ میں لئے وہ مسلسل اسے ہلا رہی تھی۔۔ہالہ زین کے وجود سے نکلنے والے خون میں تر ہوچکی تھی۔۔

بابا یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔

ہاتھ میں گن پکڑے حاکان صاحب کی طرف دیکھ کر عزہ چلائی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری معافی تمہارے نوسال واپس نہیں کرسکی تھی ہالہ۔۔۔ مگر میری قید تمہاری باقی کی زندگی ضرور آزاد کردے گی۔۔۔

حاکان صاحب ہاتھ میں گن لئے وہاں سے گئے تھے۔۔عزہ بھی انکے پیچھے پیچھے نکلی تھی۔۔عزہ کو تو وقت نے اتنی مہلت بھی نہ دی تھی کہ وہ ایک لمحہ ٹھہر کر زین کو دیکھ ہی لیتی۔۔مگر وہ سب کچھ برباد تو کر ہی گئی تھی۔۔

ہالہ بنتِ عثمان کیا آپ کو حزیفہ سے نکاح قبول ہے؟

فیروز صاحب نے ہالہ سے نکاح کی تیسری دفعہ اجازت مانگی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخری سانس تک قبول ہے۔۔۔

برائٹ سلک مہرون گاؤن پر سلور جیولری پہنے سنڈریلا شوز کے ساتھ حزیفہ کے بالکل سامنے بیٹھی ہالہ نے اسے نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

حزیفہ کیا آپ کو ہالہ سے نکاح قبول ہے۔۔۔

پھر سے اب حزیفہ سے اجازت مانگی گئی۔۔

دل و جان سے قبول ہے۔۔۔

بلیک شیروانی کے نیچے وائٹ پجامہ کے ساتھ بلیک کھسہ پہنے وہ مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔

مبارک ہو جزلہ باجی۔۔۔

سب نے خوشی خوشی نکاح کی بہت دعائیں دی تھیں۔۔

وہاں موجود کالونی کے تمام لوگ خوشی خوشی ایک دوسرے کو مبارک دے رہے تھے مگر دور کھڑی عزہ دور سے ہی مسکرا رہی تھی۔۔

بہت ہمت تھی کہ وہاں آکر بھی مسکرارہی تھی۔۔ورنہ باپ کو عمر قید میں پاکر کون مسکراتا ہے۔۔زین نے تو اس دنیا داری کو ختم کرکے ہر سزا آخرت کیلئے رکھ دی تھی۔۔جہاں موت بھی جفا کر جاتی ہے۔۔مگر حاکان صاحب اپنی سزا دنیا میں ہی ختم کرنا چاہتے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Arshad|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ کے بنائے گئے انسانوں کے ساتھ کھیلنے والوں کے ساتھ جب اللہ کھیلتے ہیں نا تو انسان کہیں کا نہیں رہتا۔۔دنیا کا نہ آخرت کا۔۔۔

تب سمجھ میں آتی ہے کہ اصلی بادشاہ کون ہے۔۔

٠٠وَمَکَرُوْ۔۔۔۔وَمَکَرَاللہ۔۔۔۔واللہ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ••

ایک تدبیر وہ کرتے ہیں اور ایک تدبیر اللہ کرتا ہے۔۔۔۔بے شک اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews